

۲۴ تبلیغ و ۳۱۳۳ شش مطابق ۲۴ فروری و ۳ مارچ ۱۹۹۴ء

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللَّهُ بِبَدْرٍ وَأَنْتُمْ أَذِلَّةٌ

جلد: ۴۳ شماره: ۹۱۸

کونٹنٹ نمبر

قادیان

ہفت روزہ

بدر

یارو جو مرد آنے کو تھا وہ تو آپکا
یہ راز تم کو شمس و قمر بھی بتا چکا

THE WEEKLY **BADR** QADIAN — 143516.
POSTAL REGISTRATION NO. P/GDP-23. ۱۲-۱۹ رمضان ۱۴۱۴ھ



شیخ مبارک سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام (۱۸۳۵ء تا ۱۹۰۸ء)
آپ کے مبارک دور میں ۱۸۹۴ء میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق
کسوف خسوف (سورج چاند گرہن) کا عظیم المثل نشان ظاہر ہوا۔

میر احمد حافظ آبادی ایم۔ اے۔ پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروفرائیٹر:۔ نگران بورڈ بدر قادیان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ہفت روزہ بکدار قادیان
مورخہ ۲۴ تبلیغ و ۳۳ امان ۲۳ شمس

عید المثال نشان آسمانی

آج

سے ٹھیک سو سال قبل ۱۸۹۴ء کے رمضان میں سیدنا مولانا حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا سورج چاند گرہن سے متعلق ایک عظیم المثال نشان پورا ہوا۔ عید المثال اس لئے کہ سوائے سرور کائنات حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی فرزند ارجمند حضرت مہدی علیہ السلام کے کسی کے حق میں آج تک یہ نشان ظاہر نہیں ہوا۔ (دارقطنی ص ۹) چنانچہ تاریخ اٹھا کر دیکھ لیجئے کہ خدا کے مامورین نے اپنے بعد آنے والوں کے لئے نشان کے طور پر بہت سی پیشگوئیاں فرمائی ہیں۔ لیکن ایسی پیشگوئی جو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بعد آنے والے مسیح و مہدی کے لئے فرمائی، کسی نے نہیں کی۔ قرآن مجید اور سابقہ کتب مقدسہ ہمارے اس بیان کی تصدیق پر شاہد ناطق ہیں کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان کہ ”وَلَمْ تَكُنْ لَنَا مَتَدٌ خَلَقَ اللَّهُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ“ عین حق و صداقت پر مبنی ہے۔ اور تاریخ اسلام میں حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام وہ پہلے مدعی مہدویت ہیں جنہوں نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے اس نشان کے متعلق دعویٰ فرمایا کہ یہ نشان خاص آپ کے حق میں ظاہر ہوا ہے اور آپ ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے عین مطابق ”مہدیینا“ کے حقیقی دعویٰ دار و حقدار کہلاتے ہیں۔ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان فرمودہ یہ حیرت انگیز نشان ایسا نہیں ہے کہ صرف اور صرف حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کے زمانہ میں پورا ہونے پر اس کی حقیقت سے پردہ اٹھا ہے بلکہ پورے سو سال سے مسلمان بزرگان اسلام کے متعدد ارشادات کی روشنی میں اس نشان کے منتظر تھے۔ چنانچہ ایسے کئی ارشادات کے حوالے اور ان کے عکس اسی شمارہ میں پیش کئے گئے ہیں۔ اسی طرح اسلام سے قبل بھی دیگر مذاہب کی کتب مقدسہ اس عظیم نشان کی طرف نشاندہی کرتی ہیں۔ پس جہاں یہ پیشگوئی ایک عید المثال و عظیم التظہیر حیثیت رکھتی ہے۔ وہاں اسے ایک زبردست قوت و کثرت بھی حاصل ہے۔

سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ مبارک میں جب یہ پیشگوئی نہایت آب و تاب اور شان و شوکت سے پوری ہوئی تو جہاں سید رسول نے اس کے پورا ہونے پر اسے اسلام اور شخصیت صلی اللہ علیہ وسلم کے آفتاب صداقت کی روشنی خیال کیا اور مہدی برحق کے حضور میں حاضر ہو کر اور بذریعہ خطوط بیعت کرنے کی سعادت حاصل کی، وہیں بعض متعصبین نے اس عظیم نشانی پر پردہ ڈالنے کے لئے اور اپنی ضعیف العقولیت کا ثبوت دینے کے لئے اس مبارک حدیث کو ضعیف قرار دے دیا۔ دوسری طرف بعض ایسے مولوی بھی تھے جو دل میں سمجھتے تھے کہ اب یہ نشان پورا ہو گیا ہے۔ لیکن چونکہ آفتاب صداقت کے منہ پر محو کن ان کا شبیہ تھا اس لئے انہوں نے یہ کہہ کر نوحہ کرنا شروع کر دیا کہ اب تو دنیا مرزا صاحب کے ”دام فریب“ میں آجائے گی۔ اور گمراہ ہو جائے گی۔ بغض و حسد سے بھرے ہوئے ایسے ہی مولویوں میں ایک مولوی غلام ترقی بھی تھے جن کا نام تاریخ احمدیت میں محفوظ ہے (ملفوظات جلد نہم ص ۱۵۸) اور حقیقت یہ ہے کہ جہاں یہ مولوی ایک طرف اس نشان صداقت کے پورا ہونے پر ماتم کر رہے تھے، وہیں یہ نشان صداقت ان کی عقلوں پر ماتم کر رہا تھا۔ حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی صبح موعود و مہدی معہود علیہ السلام نے اس نشان سے ان مولویوں کی کیا خوب مطابقت فرمائی ہے،

”خدا نے اس کسوف خسوف کے نشان میں اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ علمائے محمدی جو چاند و سورج کے مشابہ ہونے چاہتے تھے۔ اس وقت ان کا نور فرست جاتا رہے گا اور مہدی کو شناخت نہیں کریں گے۔ اور تعصب کے گرہن نے ان کے دل کو سیاہ کر دیا ہوگا۔ اس لئے اس امر کے اظہار کے لئے ماحی نشان آسمان پر ظاہر ہوگا۔“ (تھوگولڈ ویہ ص ۶۷)

اس موقع پر ایسے ہی منکرین اور بغض و حسد سے بھرے ہوئے لوگوں کے لئے خدا کی جانب سے اس نشان کسوف و خسوف سے فائدہ نہ اٹھانے اور مسلسل انکار و شہارت کے باعث طاعون کا عذاب نازل ہوا۔ چنانچہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:-

”وَإِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ أَخْرَجْنَا لَهُمْ دَابَّةً مِّنَ الْأَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ أَنَّ النَّاسَ كَانُوا بِآيَاتِنَا لَا يُوقِنُونَ“ (الزلزلہ: ۸۳)

کہ جب ”القول“ (یعنی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک خاص بات) واقع ہو جائے گی (اور اس سے لوگ فائدہ نہ اٹھائیں گے تو ہم) (اس دور میں) ایک ایسا کیڑا نکالیں گے جو اس بناء پر لوگوں کو

”مبارک سو مبارک“

پیشگوئی کسوف و خسوف کی صداقت کی سوویں سالگرہ کے موقع پر ادارہ بکدار کی جانب سے سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور عالمگیر جماعت احمدیہ کو

”مبارک سو مبارک“

اللہ تعالیٰ اس عظیم الشان نشان آسمانی کی صداقت کو احمدیت کی کثیر المقاصد عالمگیر ترقیات کے لئے ایک سنگ میل بنائے۔ آمین

کاٹے گا کہ وہ ہمارے نشانوں پر یقین نہیں رکھتے ہوں گے۔

احادیث مبارکہ میں بھی طاعون کے اس نشان کی طرف نشاندہی کی گئی ہے۔ صحاح ستہ کے علاوہ شیعوں کی حدیث کی کتاب ”اکمال الدین“ میں بھی زمانہ مہدی میں طاعون پھوٹنے کا ذکر ہے۔ اس حدیث کا عکس کتاب ”اکمال الدین“ سے ہم دوسری جگہ شائع کر رہے ہیں۔ اسی طرح مذکورہ آیت کی تفسیر کرتے ہوئے مختلف مفسرین کرام نے بھی زمانہ مہدی میں طاعون کے پھیلنے کا ذکر کیا ہے۔ (دیکھو ابن کثیر بر حاشیہ فتح البیان سورۃ النمل ص ۲۳) طاعون کا یہ نشان بھی بڑا حیرت انگیز تھا۔ کہ حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے صاف طور پر فرمایا کہ چونکہ طاعون سچ اور جھوٹ میں امتیاز کی خاطر ایک نشان ہے اس لئے جو آپ پر ایمان لانے والے لوگ ہیں ان میں شامل نہیں ہیں جن کے متعلق قرآن مجید میں ”تکلیہم“ کے الفاظ اشارہ کر رہے ہیں۔ اس بناء پر آپ نے اپنی جماعت کو فرمایا کہ باوجود ٹھیک نہ لگوانے کے وہ طاعون سے محفوظ رہیں گے۔ اور پھر ہوا بھی اسی طرح کہ قادیان کے مشرق و مغرب، شمال و جنوب میں موت کا ایک سیلاب تھا۔ گھروں کے گھر خالی ہو رہے تھے۔ لیکن حضرت اقدس صبح موعود علیہ السلام کے ”دارالمسیح“ کو اللہ تعالیٰ نے اپنی حفظ و امان میں رکھا۔

پھر دیکھئے کہ طاعون کے اس نشان کو کسوف و خسوف کے ساتھ کیسی حیرت انگیز مطابقت ہے۔ جس طرح نشان کسوف و خسوف پہلے مشرقی دنیا کے لئے ظاہر ہوا اور پھر وہی نشان مغربی دنیا کے لئے بھی ظاہر ہوا۔ اسی طرح طاعون پہلے مشرقی دنیا میں پھوٹی اور پھر اسی شکل میں اب مغربی ممالک میں کثرت سے پھیل رہی ہے۔ پس نشان کسوف و خسوف کا اندازہ پہلو تو آج تک جاری ہے۔

آسمان بار د نشان الوقت میگوید زبیں

بار بغض و کینہ و انکار اینا را بہ ببین

آج جبکہ اس عید المثال اور حائل جمال و جلال پیشگوئی کو پورا ہو کر ایک سو سال کا عرصہ پورا ہو چکا ہے اور جماعت احمدیہ عالمگیر اس کی سوویں سالگرہ منا رہی ہے ہم احمدیوں پر بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ اپنے مسلمان بھائیوں سمیت تمام غیر مسلم بھائیوں کی خدمت میں بھی اسی پیشگوئی کی صداقت کا اظہار کریں اور اس کے عظیم الشان رنگ میں پورا ہونے کا تذکرہ اجلاس و اخبارات کے ذریعہ کر کے تمام انسان بھائیوں کو آج کے انسانوں کی امید — اسلام کی طرف مائل کریں۔

الحمد للہ کہ جس طرح یہ پیشگوئی رمضان کے مہینہ میں پوری ہوئی، آج چھ رمضان کے مبارک مہینہ میں ہی اس کی سوویں سالگرہ منائی جا رہی ہے۔ گویا اس ماہ مبارک میں ہمارے لئے بنی نوع انسان کی ہدایت کی دعا کے لئے بھی ایک خاص موقعہ ہے۔

(منیر احمد خادم)

ایڈیٹر: منیر احمد خادم
ناشر: { قریشی محمد فضل اللہ }
محمد فیصل خان

حدیث نبویؐ

حُجَّانْد اور سُورج گرہن

ہمارے مہدی کے دُوشان یں !

الدَّارِ قُطْنِی کی حدیث کا عکس

- ۹۵ -

دُبَّار الطَّاحِی عن یونس عن الحسن . عن اَبی بکر قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم :
 . ان الله عز وجل اذا تجلى لشيء من خلقه لم يصب له ، فانه نوح بن قيس بن يونس
 ابن عبيد .

۱۰ - حدثنا ابو سعيد الاسطخري ثنا محمد بن عبد الله بن نوفل ثنا عبيد بن يعيش ،
 ثنا يونس بن عيسى عن عمرو بن (۱) بن شمر عن جابر : عن محمد بن علي قال : ان مہدینا آیتین لم
 تکرنا منذ خلق السماوات والارض . تنكسف القمر لأول ليلة من رمضان . وتنكسف
 الشمس في النصف منه . ولم تکرنا منذ خلق الله السماوات والارض .

سلسلة مطبوعات كتب السنة النبوية
 (٦)

هذا الكتاب يحتوي على كتابين جليلين

۱- سنن الدارقطني

تأليف الشيخ العلامة
 الإمام الكبير علي بن عمر الدارقطني
 المولود سنة ۲۰۱ هـ الموافق سنة ۸۱۶ م

ورنر

التعليق لمفني علي الدارقطني

تأليف المحدث العلامة
 أبي العباس محمد بن الحسين النخعي

الجزء الأول

عن أبي بصير عن نسيم بن رستم عن حبيب بن النعمان عن ديار مر

السيد عبد الله هاشم بن أبي المديني

بأبدينة المنورة - الحجاز

۱۳۸۶ هـ - ۱۹۶۶ م

دار المصنفين للطباعة
 ۱۱ شارع النهضة - المنورة

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ : إِنَّ لِمَهْدَيْنَا آيَتَيْنِ لَمْ تَكُونَا
 مِنْذُ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ . تَنْكِسِفُ الْقَمَرُ لِأَوَّلِ
 لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ . وَتَنْكِسِفُ الشَّمْسُ فِي النِّصْفِ مِنْهُ
 وَلَمْ تَكُونَا مِنْذُ خَلَقَ اللَّهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ .

(سنن دارقطني - مطبوعه قاهره - طبع ۱۹۶۶ء صفحہ ۹۵)

ترجمہ :- ہمارے مہدی کے لئے دُوشان مقرر ہیں۔ اور جب سے آسمان اور زمین پیدا ہوئے ہیں یہ نشان اس طرز پر ظاہر نہیں
 ہوئے۔ چاند کو ماہ رمضان میں (اُس کی مقررہ تاریخوں یعنی ۱۳ - ۱۴ - ۱۵ میں سے) پہلی رات کو گرہن لگے گا۔ جبکہ اسی رمضان میں سُورج
 کو (اس کی مقررہ تاریخوں یعنی ۲۷ - ۲۸ - ۲۹ میں سے) درمیانی تاریخ کو گرہن لگے گا۔ جب سے خدا تعالیٰ نے آسمان و زمین پیدا
 کئے ہیں، نشان کے طور پر اس رنگ میں ظاہر نہیں ہوئے۔

دو دفعہ خسوف خسوف کا حوالہ

إِنَّ الشَّمْسَ تَنْكِسِفُ مَرَّتَيْنِ فِي رَمَضَانَ .

(مختصر تذکرۃ قرطبی صفحہ ۱۳۸ للقطب الربانی شیخ عبد الوہاب الشعرانی)

ترجمہ :- سُورج کو ماہ رمضان میں دو دفعہ گرہن لگے گا۔ !!

عظیم المثال نشان کسوف خسوف کے متعلق

سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی مہر علیہ السلام کی ایمان افروز تحریرات

(۱) - یلعشرا لآخوان وصفوة الخلان ان آیام الله قد قرأت وکلمات الله تجللت
اے بھائیو! اور دوستو تمہیں معلوم ہو کہ خدا تعالیٰ کے دن نزدیک آگئے اور خدا تعالیٰ کا کلمہ
و بدت وظہرت الایتان المتظاہرتان وانخفض النیران فی رمضان وجماد الحاء
ظاہر ہو گیا اور روشن ہو گیا۔ اور دوائے نشان ظاہر ہو گئے جو ایک دوسرے کو قوت دیتے ہیں اور سورج اور چاند کسوف
لاطماء النیران قسطنطینی لکم یلعشرا المسلمین ونشری لکم یا طوائف المؤمنین۔
کو بڑھانے میں واقع ہو گیا اور آگ کے بجائے کیلئے پانی آگیا سو اے مسلمانو! تمہیں مبارک ہو اور اے مومنو! تمہیں بڑھانے
کا۔

(۲) - ظهر الخسوف وفیه نور والهدی
خسوف ظاہر ہو گیا اور اس میں نور اور ہدایت ہے
ہبت ویا ح النصر من محبو بنا
مرد کی ہوائیں ہمارے دوست کی طرف سے چلیں
فی لیلۃ قدت شباب غمامها
اس رات میں خسوف ہوا جس کا بدل کے پڑے بھاڑ گئے
تمہارے معین الصادقین مبارک
ایک ایسا پانڈ ہے جو بچوں کی مدد کرتا ہے
ساروق الکسوف خسوف من ربنا
خسوف کے بعد ایک ہی مہینہ میں کسوف آیا
شمس الضحیٰ برزت برعب مبارز
سورج ایک عینا کے شکل میں سپاہیوں کی طرح ظاہر ہوا
سقطت علی راس الطحالف صخرة
مخالف کے سر پر ایک پتھر پڑا
انا صفحنا عنک نفا حش قولہ
ہم نے اس کی بدگوئی سے اعراض کیا
الکون مؤیدنا الذی ہو ناظر
مگر وہ مؤید جو دیکھ رہا ہے
نصر من الله القریب بفضلہ
یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے مدد ہے جو قریب ہے

(۳)

وهذا انباء عظیم من انباء الغیب و ارفع من مبلغ العقول فلا شاک
(اور یہ غیب کی خبروں میں سے ایک عظیم خبر ہے اور عقول کی پہنچ سے بالاتر ہے) پس شک نہیں کہ
انہ حدیث من خیر المرسلین۔ ولہ طرق آخری تشهد علی صحتہ وصدقہ
یہ حدیث پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بہترین مرسلین ہے۔ اور اس حدیث کیلئے اربعہ طریق ہیں جو اس کی صحت پر دلالت
القرآن فلا شککہ الا المحدثان ولا یکذبہ الا من کان من الظالمین۔
کرتے ہیں اور قرآن نے اس کی تصدیق کی ہے۔ پس بجز محدثینہ غیر کے اور کوئی انکار نہیں کریگا اور بجز ظالم کے
وقال المعاندون والعلماء المتعصبون ان هذا الحدیث لیس بصحیح بل عو
کئی لکڑب نہ ہوگا اور متعصب معاندوں اور متعصب علماء نے کہا کہ یہ حدیث صحیح نہیں ہے بلکہ وہ
قول کذاب و فیہم وما اہم بذلك من علم کبرت کلمۃ مخرج من افواہہم
کسی جھوٹے بے شرم کا قول ہے اور ان مولیوں کے پاس اس لکڑب پر کوئی دلیل نہیں بہت بڑی بات ہے جو
ان یقولون ان کذباً و کذبوا ما اظہر الله صدقہ و جلی
ان کے منہ سے نکل رہی ہے سراسر جھوٹ کہتے ہیں اور انہوں نے اس حدیث کی تکذیب کی جسکی خدا تعالیٰ نے سچائی ظاہر کر دی۔
(نور الحق حصہ دوم صفحہ ۲۱)

(۴)

ان هذا الخسوف و الکسوف فی رمضان آیتان مخوفتان لیقوم
یہ خسوف اور کسوف جو رمضان میں ہوا ہے یہ دو خوفناک نشان ہیں جو ان کے ڈرانے کیلئے ظاہر ہوئے ہیں جو

۱۔ نور الحق حصہ دوم صفحہ ۲۱ ۲۔ نور الحق حصہ دوم صفحہ ۲۱

اتبعوا الشیطان واثروا الظلم والطغیان وھیجوا الفتن واجبوا
شیطان کا پیروی کرتے ہیں جنہوں نے ظلم اور بے اعتدالی کو اختیار کر لیا۔
الافتنان وما کانوا منتمہین فخورہم الله بهما وکل من تبع هواہ
سو خدا تعالیٰ ان دونوں نشانوں کے ساتھ ان کو ڈراتا ہے۔ اور ہر ایک ایسے شخص کو ڈراتا ہے جو ہرج
وخات وتولک الصدق ومان وعصى الله الرحمن فیتاخذ الله لسن
وہو اکابر وہو اور سچ کو چھوڑا اور جھوٹ بولا اور خدا تعالیٰ کی نافرمانی کی پس خدا تعالیٰ پکارتا ہے کہ اگر وہ گناہ کی
استغفر لیغفرن لہم ویری المن والاحسان ولئن ابوا فان العذاب
معانی چاہیں تو ان کے گناہ بخشے جائیں گے افضل اور احسان کو کہیں گے اور اگر نافرمانی کی تو عذاب کا
قدحان وفيہا انذار للذین اختصموا من غیر الحق وما اتقوا الرب الذیان و
وقت تو آگیا اور اس میں ان لوگوں کو ڈرانا بھی مقصود ہے جو بغیر حق کے جھگڑتے ہیں اور خدا تعالیٰ سے نہیں ڈرتے اور
تہا ید للذی ابی واستکبر۔ وما تزل الحسان فادعوا الله ولا تعشوا فی الارض
ایسے شخص کے لئے تہدید ہے جو نافرمانی اور تکبر اختیار کرتا ہے۔ اور کشتی کو نہیں چھوڑتا سو خدا سے ڈرو اور زمین پر
مفسدین۔

نار کرتے مت پھرو۔ (نور الحق حصہ دوم صفحہ ۲۱، ۲۲)

(۵)

وحاصل الکلام ان الخسوف و الکسوف آیتان مخوفتان و اذا اجتماعا
اور حاصل کلام یہ کہ خسوف اور کسوف دو ڈرانے والے نشان ہیں اور جب یہ دونوں جمع
فہو تہدید شدید من الرحمن وامارۃ الی ان العذاب قد تقرروا کد من الله
ہو جائیں تو وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک سخت طور کا ڈرنا ہے اور اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے
لاهل العدوان ومعذلت من خواصہما انہما اذا ظہر فی زمان وتجلیا
ظالموں کے لئے بہت نزدیک عذاب قرار پا چکا ہے اور باوجود اس کے ان کے خواص میں سے ایک یہ بھی ہے کہ جب
لبدان فینص الله اهلہا المظلومین۔ ویقوی المستضعفین المغلوبین و
دونوں ملک کی زائد میں ظاہر ہوں اور کسی ملک کے ان ظہور ہوسوں ملک میں جو کہ مظلوم ہیں ان کی خدا تعالیٰ مدد کرتا ہے اور مستضعفوں اور مغلوبوں
یہ جم قوماً اذوا وكفر واولعنا من غیر حق فینزل لہم آیات من السماء
کو قوت بخشتا ہے۔ اور اس قوم پر ہم کرتا ہے جو کلمہ دینے کے اور کلمہ پھرنے کے اور حق تعالیٰ کی لعنت کے سوان کی تائید
وحایات من حضرة الکبریاء۔

کے لئے آسمان سے نشان اترتے ہیں اور حمایت الہی نازل ہوتی ہے۔ (نور الحق حصہ دوم صفحہ ۲۱)

(۶)

ومن خواص ہذین الکسوفین انہما اذا اجتماعا فی رمضان
اور اس خسوف کسوف کے خواص میں سے ایک یہ بھی ہے کہ جب وہ رمضان میں
الذی انزل الله فیہ القرآن۔ فیشیع الله بعدہا العلوم الصادقة
جمع ہوں وہ رمضان میں قرآن نازل ہوا۔ سو ان کے بعد خدا تعالیٰ علوم صحیحہ کو پھیلانے لگا اور
الصحیحة ویبطل البدعات الباطلة القبیحة ویہوی الناس الی اماہم
بدعات باطلہ کو دور کرے گا۔ اور خدا تعالیٰ امام زمان کے لئے ایک عظیم الشان تجلی دکھلائے گا۔
باستعداد ادات شیعہ و تفسیری من العلوم الحقۃ انہما عظمیٰ وستوجہ الخلق
وہ نہایت مہربانی کی تجلی ہوگی اور زمین میں اس کی مثل نہ پائی جائے گی اور لوگ اپنے امام کی طرف مختلف استعدادوں
من القشر الی اللب ومن البغض الی الحب ومن الجار الی الحقیقۃ
کے ساتھ آئیں گے اور علوم حقہ سے نہری جاری ہوگی اور لوگ جھگڑنے سے مغرکین قہور کیلئے ان بغض سے بغیر پھریں گے اور
ومن التیہ الی الطریقۃ یتذبذبن الذین اخطوا و امشوا من الحق والصواب
مجاز سے حقیقت کی طرف آئیں گے اور آواز دے دیں گے کہ غرض کرینگے اور جنہوں نے اپنے شرب حق میں خطا کی وہ متنبہ ہو

ویرجع الذین سرحوا افکارہم فی معنی التباب ویتندم الذین ضاع مسر
جائیں گے اور جہالت کی طرف گئے تھے وہ پھر رجوع کریں گے اور جن کے احمقوں سے امام کی تعظیم ضائع ہوئی وہ

کہ ایسا نشان کبھی ظہور میں نہیں آیا۔ اور اگر یہ مطلب ہوتا کہ کسوف خسوف پہلے ظہور میں نہیں آیا تو لفظ لَمْ یَكُونَا مذکر کے صیغہ سے چاہیے تھا نہ کہ لہر نکونا کہ جو مؤنث کا صیغہ ہے جس سے صریح معلوم ہوتا ہے کہ اس سے مراد ایتین ہے یعنی دو نشان۔ کیونکہ یہ مؤنث کا صیغہ ہے پس جو شخص یہ خیال کرتا ہے کہ پہلے بھی کئی دفعہ کسوف خسوف ہو چکا ہے اُس کے ذمہ یہ بار ثبوت ہے کہ وہ ایسے مدعی مہدویت کا پتہ دے جس نے اس کسوف خسوف کو اپنے لئے نشان عظمیٰ ایا ہ۔ اور یہ ثبوت یقینی اور قطعی چاہیے اور یہ صرف اسی صورت میں ہوگا کہ ایسے مدعی کی کوئی کتاب ہمیشہ کی جائے جس نے مہدی مہود ہونے کا دعویٰ کیا ہو اور نیز یہ لکھا ہو کہ کسوف خسوف جو رمضان میں دارقطنی کی مقرر کردہ تاریخوں کے موافق ہوا ہے وہ میری سچائی کا نشان ہے۔ غرض صرف کسوف خسوف خواہ ہزاروں مرتبہ ہوا اس سے بحث نہیں۔ نشان کے طور پر ایک مدعی کے وقت صرف ایک دفعہ ہوا ہے اور حدیث نے ایک مدعی مہدویت کے وقت میں اپنے مضمون کا وقوع ظاہر کر کے اپنی صحت اور سچائی کو ثابت کر دیا ہے۔

(چشمہ معرفت ص ۳۱)

(۱۰)

منظوم کلام

اس قدر مجھ پر ہوئیں تیری عنایات کرم
جن کا مشکل ہے کہ تا روز قیامت ہوشمار
آسمان میرے لئے تو نے بنایا اک گواہ
چاند اور سورج ہوئے میرے لئے تاریک و تار
اس قدر ظاہر ہوئے ہیں فضل حق سے معجزات
دیکھنے سے جن کے شیطان بھی ہوا ہے ولفکار
پنہیں اکثر مخالف لوگوں کو شرم و حیا
دیکھ کر سو سونشاں پھر بھی ہے تو ہیں کاروبار
صاف دل کو کثرتِ عجز کی حاجت نہیں
اک نشاں کافی ہے کہ دل میں ہے خوفِ کردگار
بدگمانی نے تمہیں مجنون و اندھا کر دیا
در نہ تھے میری صداقت پر براہیں بے شمار
اسْمَعُوا اصْوَاتَ السَّمَاءِ جَاءَ الْمَسِيحُ جَاءَ الْمَسِيحُ
نیز بشنو از زمیں آمد امام کامگار
آسمان بار و نشاں الوقت می گوید زمیں
اب دو شاہد از پی من نعرہ زن چوں بے قرار
قوم کے لوگو! ادھر آؤ کہ نہا آفتاب
وادی ظلمت میں کیا بیٹھے ہو تم لیل و نہار
یہ اگر انسان کا ہوتا کار و بار اے ناقصاں
ایسے کاذب کے لئے کافی تھا وہ پتہ وردگار

ہر قدم پر میرے مولیٰ نے دے مجھ کو نشاں

ہر عدو پر مجھ پر جنتی چمکی پڑی ہے ذوالفقار

(ب)

یارو جو مرد آئے کو تھا وہ تو آچکا
یہ راز تم کو شمس و شمس بھی بتا چکا

تھوڑے نہیں نشاں جو دکھائے گئے تمہیں
کیا پاک راز تھے جو بتائے گئے تمہیں

چراغِ تم نے اُن سے کچھ بھی اٹھایا نہ فائدہ
نہ بھیر کر ہٹا دیا تم نے یہ فائدہ

(ہر تسمین)



ایذیہم تعظیم الامام ویتطہرو الذین تلطخوا من انواع الاثام ویحییہم تلاف
شر مذہ ہوں گے اور جنہوں نے ان دنوں کا قدر نہیں کیا وہ مذمت اٹھاویں گے اور جو لوگ گناہ میں آلودہ تھے
التائیرات فی قری الا فلاک بحکم مالک الا لہلالک فیمتلا
وہ پاک ہو جائیں گے اور یہ تاثیریں افلاک کے قوی میں ہوش میں آئیں گی۔ اُس مالک کے حکم سے جو زندہ کرتا
العالم من الوحدانیۃ و انوار العرفان و یحیی الذین حماۃ الشریک و الکذب
اور مارتا ہے۔ پس یہ عام توحید اور معرفت کے نور سے بھر جائیگا اور خدا تعالیٰ نے شرک اور جھوٹ اور ظلم کے
والعدوان و تاتی ایام حید بات اللہ بعد ایام الضلال و یجد کل نفس
حامیوں کو رسوا کرے گا اور بعد گمراہی کے جذبات الہی کے دن آئیں گے۔ اور ہر ایک نفس اُس کمال کو
ما تلیق بہا من الکمال فمن کان حریا بمعارف التوحید یعطى له غرض
پالیکا جو اس کی شان کے لائق ہے۔ پس جو شخص توحید کے معارف کے لائق ہوگا اُس کو تازہ بہ تازہ
طریق من حقائق الکتاب المجید و من کان مستعدا للعبادات یعطى له
ناتقہ قرآن شریف عطا ہوں گے۔ اور جو شخص عبادات کے لئے مستعد ہوگا اُس کو حسنات کی
توفیق الحسنات والطاعات و یجعل اللہ مقام المجد و مرکز البلا
توفیق دی جائے گی۔ اور خدا تعالیٰ مجدد کے مقام کو مرکزِ بلا کرے گا اور مرجع
و مرجع العباد و یبلغ اثرہ الی اقصى الارضین۔

عبد مٹھرائے گا۔ اور زمین کے کناروں تک اس کا اثر پہنچا دے گا۔ (نور الحق حصہ دوم ص ۳۸)

(۷)

ان من خواص هذا الاجتماع رجوع الخلق الى الله المطاع
اس کسوف خسوف کے اجتماع کے خواص میں سے ایک یہ خاصہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف
و عسر المتکبرین و یسر المنکسرین واللہ فیہا تجلیات جمالیۃ و جلالیۃ
لوگوں کا مجموع ہوگا اور متکبر تنگ ہوں گے اور شکستہ دل راحت پائیں گے اور خدا تعالیٰ کی اس کسوف خسوف
فلا یجب فان الحضرة متعالیۃ فتقدم القبر علی الشمس اشارۃ الی تقدیم
میں تجلیات جمالی اور جلالی ہیں۔ پس قمر کا شمس پر مقدم کرنا جمالی تجلی کی طرف اشارہ ہے۔
التجلی الجمالی و انکشاف الشمس بعد اشارۃ الی التجلی الجلالی فاتقوا
اور پھر اس کے بعد سورج گرومن ہونا جلالی تجلی کی طرف اشارہ ہے
ان کنتم متقین و فی هذا التجلی الجلالی و الجمالی اشارۃ الی ان مہدی
اور اس جلالی اور جمالی تجلی میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ
آخر الزمان و مسیح ثلاث الا وان یوصف بكل نوع فقر و سیادة و یعطى
مسیح آخر الزمان دونوں نوع فقر اور سیادت سے حصہ پائے گا اور ہر ایک سعادت میں
نصیباً معتدا بہ من کل سعادة۔

سے اس کو نصیب ہوگا۔ (نور الحق حصہ دوم ص ۴۹)

(۸)

”جیسا کہ ایک حدیث میں بیان کیا گیا ہے یہ گرومن دوم تبہ رمضان میں واقع ہو
چکا ہے۔ اولیٰ اس ملک میں اور دوسرے امریکہ میں۔ اور دونوں مرتبہ انہی تاریخوں میں ہوا
تین کی طرف حدیث اشارہ کرتی ہے اور چونکہ اس گرومن کے وقت میں مہدی موعود ہونے
کا مدعی زمین پر بجز میرے نہیں تھا۔ اور نہ کسی نے میری طرح اس گرومن کو اپنی مہدویت کا نشان قرار
دے کر صدمہ اشتہارات اور رسالے اردو اور فارسی اور عربی میں دنیا میں شائع کئے۔ اس لئے یہ
نشاں آسمانی میرے لئے متعین ہوا۔ اور دوسری اس پر دلیل یہ ہے کہ بارہ برس پہلے اس نشان کے
ظہور سے خدا تعالیٰ نے اس نشان کے بارے میں مجھے خبر دی تھی کہ ایسا نشان ظہور میں آئے گا اور وہ
خبر براہین احمدیہ میں درج ہو کر تیس اس کے جو یہ نشان ظاہر ہو، لاکھوں آدمیوں میں مشہور ہو
چکی تھی۔“

(حقیقۃ الوحی ص ۱۹۵)

(۹)

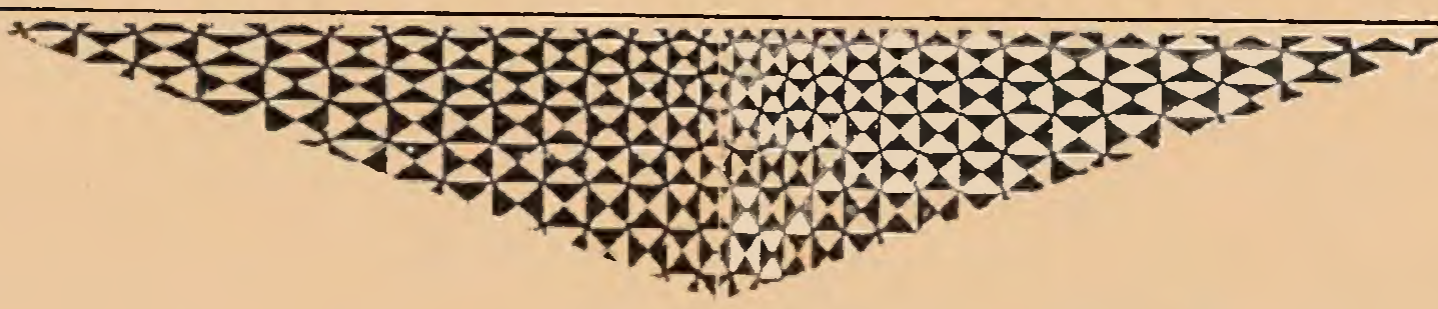
”ہمیں اس بات سے بحث نہیں کہ ان تاریخوں میں کسوف خسوف رمضان کے مہینہ
میں ابتداء دُنیا سے آج تک کتنی مرتبہ واقع ہوا ہے۔ ہمارا مدعا صرف اس قدر ہے کہ جب
یہ نسلِ انسان دُنیا میں آئی ہے، نشان کے طور پر یہ کسوف خسوف صرف میرے زمانہ میں میرے
لئے واقع ہوا ہے۔ اور مجھ سے پہلے کسی کو یہ اتفاق نصیب نہیں ہوا کہ ایک طرف تو اُس نے
مہدی موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہو اور دوسری طرف اس کے دعویٰ کے بعد رمضان کے مہینہ میں
مقرر کردہ تاریخوں میں کسوف خسوف بھی واقع ہو گیا ہو اور اس نے اس کسوف خسوف کو اپنے
لئے ایک نشان ٹھہرایا ہو۔ اور دارقطنی کی حدیث میں یہ تو کہیں نہیں ہے کہ پہلے کسوف خسوف
نہیں ہوا۔ بلکہ یہ تصریح سے الفاظ موجود ہیں کہ نشان کے طور پر یہ پہلے کسوف خسوف نہیں ہوا۔
کیونکہ لَمْ یَكُونَا کا لفظ مؤنث کے صیغہ کے ساتھ دارقطنی میں ہے جس کے معنی ہیں

پیشگوئی سورج چاند گرہن کی صداقت کے اظہار پر

حضرت مولانا سید محمد احسن صاحب امر دہوی رضی اللہ عنہ کا اہم اشتہار

مطبوعہ ۲۸ رمضان المبارک ۱۳۱۱ھ مطابق ۶ اپریل ۱۸۹۴ء بزرگ جمعہ

ذیل میں حضرت مولانا سید محمد احسن صاحب امر دہوی صحابی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس اشتہار کی فوٹو کاپی شائع کی جا رہی ہے جو آپ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی عظیم پیشگوئی سے بابت سورج چاند گرہن کے نہایت آب و تاب سے پورے ہونے پر شائع فرمایا۔ (ادارہ)



التبصیر جلد اول

الحسب الشمس والقمر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 اِذَا ابْرَ الْبَصَرِ وَخَسَفَ الْقَمَرُ وَجَمَعَ الشَّمْسُ الْقَمَرَ يَقُولُ الْإِنْسَانُ مِثْلَ الْفَقْرَاءِ يَوْمَ تَأْجُرُوا
 عَنْ مُحَمَّدٍ عَلِيٍّ قَالَ لَنْ لَمْ يَدِينَا اَيْنِمْ لَمْ يَكُنْ اَمِنْ دَخَلَ السَّمُوتُ وَالْاَرْضُ تَكْسِفُ الْقَمَرَ لَوْلَا لَيْلَةُ مَرْمُضَانَ وَ
 تَكْسِفُ الشَّمْسُ النَّصْفَ وَهَلْ يَكُونُ اَمِنْ دَخَلَ السَّمُوتُ وَالْاَرْضُ -
 بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اشہاد ان لا اله الا الله وحده لا شریک لہ واشہدان محمد عبدک ورسولہ والصلوٰۃ والسلام علیہ وسلم واللعنۃ علی من اذہنہ فکروا
 ومنتہیہ الی اللہ القیام بعد موت محمد یومہ دن (روزِ مجسمہ عشرہ نبویہ) مبارک خدا آن شریف مکی اور مدنی کی
 راتوں میں لیلۃ القدر کا منظر ہے بڑا ہے مبارک ان کو کہ وہ پیشین گوئی جو تفسیر تیس سو برس کی مشہور نبی اور اہل کتب پر
 قرآن مجید میں ہی مذکور تھی اور کتبِ عادیہ میں شائع تھی وہی غیر من براہی بنی آتی تھی اور تمام اکابر محدثین عرب اور اہل
 کے اسکے واقعہ میں کی زبان مہدی اگر ایک منظر سے سوہ یک دن کا بل ہو چکے ہیں سنتِ قمر تا پنج ۱۲ رمضان المبارک سنہ
 چار ہشتاد و شش ہجری میں کو وقت تخمیناً ساڑھے چوبیسے شام کو ہونے لگا اور ان کے ناظرین کو قریب دو گھنٹہ تک اپنا نظارہ
 دکھا رہا اور اس کے شروع ہوتے ہی اہل شب میں واقع ہوا مہیا کہ حدیث شریف میں مذکور تھا۔ اور جمعہ میں شمس والقمر
 یعنی کسوت شمس آجکی تاریخ ۴ رمضان شریف روزِ جمعہ وقت صبح تخمیناً ساڑھے سات بجے سے ایک بجے تک اور غریب
 اور ان کے ساتھ تخمیناً دو گھنٹہ تک اشجور تشریف آتے اور تشریف کا وقت طلق کا دکھا رہا۔ جبے فانی اور غریب اس عاجز

دہر ہر وقت پر جاویشے آئین اور جانہ گہن ان موانہ اشیا کا دیکھا سورج اور چاند ایکے ساتھ ان کہاں ہے آجے کیا گئے
 کی ہڈ۔
 جو حضرت محمد بیٹے سے روایت ہے کہ تحقیق البتہ ہمارے سہری کے لئے
 و نشان میں جیسے آسمان و زمین پیدا کئے گئے ہیں وہ دونوں نہیں ہوتے پانہ گہن جو کہ آغاز اور شہرہ رات میں مصافحہ
 سے اور سورج گہن ہوگا باقی نصف اسی مصافحہ میں اللہ تعالیٰ نے جب آسمان و زمین پیدا کئے تھے وہ دونوں اس طرح
 (۱) یعنی اپنے اپنے لوازم اور مواضع کے جو رسالہ القول المعروف فی بعض اصل طور پر شرح
 پر نہیں ہوئے۔ ۱۲
 کے لئے ہیں۔ منتر۔ ۱۳

کے اور جب توں تشریف ان ماضیوں کی جو آج کے دن میں کسوت شمس کو روز اور تیر روز خوسف قادیان میں
 محل تشریف مبارک قرآن داسر از قوت موجد ہے اور دونوں نماز میں خوسف اور کسوت کی ممد و ماہرہ مستغفار
 سوز و شعہ سلام کے انہوں نے ادا کئے۔ اس مہدی موعود کے ساتھ جبکہ واسطے اسی کی وقت میں یہ دونوں
 نشان عظیم الشان روزانہ سے اللہ تعالیٰ نے مقرر فرمائے تھے اور اب وہ واقع ہو گئے اس عاجز نے نا سوز و
 کسوت کی بیکم حضرت مہدی و مسیح موعود جماعت سے بڑائی اور تیر خطبہ سوز و دعا و مستغفار اور دیگر وعظ و نصیحت
 مستغفار و کسوت کو پڑھا اور تفسیر آیت و حدیث معونہ کی بیکم حضرت اقدس باقرین کونانی اور حضرت اقدس نے
 جو قصیدہ مولیٰ اس اجتماع خوسف و کسوت کے بارہ میں اتنا فرمایا اور کومد ترجمہ اردو کے ساتھ نکات و اسرار متعلقہ
 اسکے اس عاجز نے بیان کیا جس سے ناظرین جماعت ایسی متاثر ہوئی کہ کوئی شخص نہیں سے باقی نہ رہا تھا جس نے
 تفریح و خوشی سے گریہ و زاری نہ کی ہو یہ قصیدہ عربی و دیگر تشریری حضرت اقدس نے اس باک میں تحریر فرمایا ہے
 وہ حمد و دم و ذائقہ میں منظم ہو کر انشا اللہ تعالیٰ عنقریب ناظرین کیلئے مانند کحل الجواہر کے جالی ابصار ہوگا اور
 تیر حکم و دلائل میں من کمال لکرا مضیبت کے اردو میں بھی ایک سالہ می بالقول المعروف فی اجتماع
 الخسوف و الکسوف اس عاجز نے مرتب کیا ہے جس میں تمام شکوک و شبہات ناظرین کے جو اس پیشین گوئی بخیر
 صادق برالگو ظاہر ہوا ہوتے معلوم ہوتے ہیں زائل ہو گئے ہیں اور علم توفیق و تطبیق میں الاماریت سے بقدر امداد مددنا گفتار
 کی ہے اور وہی مطبع سیالکوٹ چھاپکڑ میں پہنچ چکا ہے انشا اللہ القدر بہت قریب طبع ہو کر شائع ہوگا کیونکہ حضرت
 اقدس نے اس تہیہ سالہ توفیق میں الروایات کو بہت پسند فرمایا ہے اب نہ متنبین ناظرین کو گذارش ہے کہ ان دونوں
 نشانوں کے ظاہر ہونے کے اکر البہا مات حضرت اقدس کی پوری ہو گئے اور سید طہر انشا اللہ تعالیٰ آئندہ بھی پورے ہوتی رہیں گے
 و کہہوئے یہ البہا مات حضرت اقدس کی ہو چکا تھا جو رسائل شہرہ میں شائع ہو چکا ہے وہ ان نزل علیک آیات من السماء
 و تفریق لاعداء کل من فی حکم اللہ الرحمن الخلیفۃ اللہ السلطان یہ کیا اور ابویا ہے پر اب کہو کہ اگر آسمان کا نشان اگلے
 ساتھ نہ تھا تو اس مہدی اگر موعود کو جو صدق کا المہدی لا عیسے بن مریم کا ہے یہ البہا مات ذیل کیوں ہوا تھا۔
 قل عندی شہادۃ من اللہ و معک جند السموت و الارضین فغان ان لغان و تعرف بین الناس و حل
 علی محمد و الی محمد سید ولد آدم و خاتو النبیین بیٹہ الارض پر کوئی ملک اور شہر ہی باقی رہے جس طرح کہ ان

جو کہ ہر گز کے پالہ میں زمین کا ہی حصہ و نصیب ہوتا ہے ۱۲۰۴
 آسمان سے زمین اور ہم دشمنان دین اسلام کو کڑے کڑے کر دیں ہی حکم ہے کہ وہ کہ جو اہل ایمان ہیں واسطے طہیر اللہ
 جو آسمانی مملکت کا بادشاہ ہے ۱۲۰۵
 ۱۲۰۵ تکبیر میرے اس گواہی ہے اور خاتو النبیین سے اور میرے ساتھ
 آسمان و زمینوں کو ان گہن میں بل بوقت قریب کے تیری مدد کیا دے اور تمام زمینوں میں تو بھیجا تا جاوے اور درود بھیج
 اور پھر اور آل محمد کے جو سراسر بنی آدم کے میں اور خاتم النبیین میں بنو کوئی نبی نہ آیا پرانا اب قیامت کے نہیں آوے گا ۱۲۰۶

حکومت قذافیہ جمعہ ۲۵ فروری ۱۹۹۴ء بمقام مسجد لندن

ایک دنیا بھر میں چاند اور سورج کے گہنوں کو اپنی صدائے نشان طوری پیش کیا ہو

جو دعوے کے پس منظر رہا ہو اور اُس کے ماننے والے منتظر رہے ہوں

یہ آسمان کی گواہیوں کا سال ہے اور سی و تین کے درجے سب نبی اکابر احمدیہ پیغام کو سننا بھی ایک آسمانی گواہی ہے!

از سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

<p>خوشیاں منانے والے سارے عالم میں اُن کی طرف سے خوشیاں منائی گئے۔ حضور نے فرمایا، جماعت احمدیہ کو ان تکلیفوں سے کسی طرح کا غم کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ یہ ہماری کامیابیوں کا لازمی حصہ ہیں۔</p>	<p>تم نہیں روک سکتے۔ اور ان شمعوں کو تم نہیں بجھا سکتے۔ یہ آسمان سے نازل ہونے والے نور ہیں اُن پہ بندے کا کوئی اختیار نہیں حضور نے فرمایا، اہل ربوہ کو خوش ہونا چاہیے کہ پہلے تو اُن کی آواز دہادی جاتی تھی۔ اب یہ آواز نہیں دے گی۔ کیونکہ</p>	<p>ہوئے ہیں یہ آسمان کی گواہیوں کا سال ہے۔ اور سیلی و تین کے درجے سب دنیا کا جماعت احمدیہ کے پیغام کو سننا بھی ایک آسمانی گواہی ہے۔ عجیب اللہ کی شان ہے کہ اس سال یہ دونوں باتیں اپنے درجہ کمال کو پہنچیں۔</p>	<p>آج سے پورے سو سال پہلے تادیان کے افق پر خدا کے فضل و رحم کے ساتھ تیرہ سو سال پہلی بار اُس عظیم پیشگوئی کا ظہور ہوا جو حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مہدی کی صداقت کا نشان تھا جس کا ذکر اس حدیث میں ملتا ہے کہ إِنَّ بِالْمَدِينَةِ آيَاتَيْنِ لَمْ تَكُونَا مَعْدُ خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ يَنْكَسِفُ الْقَمَرُ لَأَوَّلِ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ وَتَنْكَسِفُ الشَّمْسُ فِي النِّصْفِ مِنْهُ وَلَمْ تَكُونَا مَعْدُ خَلْقِ اللَّهِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ۔ (الدارقطنی) حضور نے فرمایا کہ اس کے متعلق تفصیلی گفتگو تو بعد میں ہوگی۔ لیکن چونکہ کل رمضان المبارک کی تیرہ تاریخ تھی جبکہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے صحابہ کی نگاہیں آسمان پر اس حالت میں پڑی تھیں کہ ان کی جبینیں سجدہ ربیہ بقیں اور وہ اس کے بعد سورج گرہن کے انتظار میں تھے اور پھر وہ ۲۸ تاریخ آپہنچی جس میں دن کے وقت سورج نے بھی گہنا یا جانا تھا۔ اور اس طرح حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظیم پیشگوئی پوری ہوئی۔ حضور نے فرمایا یہ عجیب بات ہے کہ اگرچہ</p>
---	--	--	---

سورج چاند گرہن کی صداقت پر خوشیاں منانے سے اہل ربوہ کو حکم روک دیا گیا

لندن ۲۵ فروری - (ایم۔ ٹی۔ اے)؛ حکومت پاکستان نے رمضان کی تیرہ تاریخ کو اہل ربوہ کو نشان کسوف خسوف کی صد سالہ تقریب منانے سے جبراً اور حکماً روک دیا۔ انہیں کسی قسم کی دعائیں تقریب کرنے اور چسپاں غاں کرنے کی اجازت نہیں دی گئی۔

چنانچہ بالخصوص اُن کی طرف سے مسجد فضل لندن کے میدان میں ایک تقریب کی گئی۔ جس میں احباب جماعت لندن شامل ہوئے۔ کم مولانا عطاء المجیب صاحب راشد نے نشان کسوف و خسوف کا پس منظر بتاتے ہوئے اس عظیم نشان کی صداقت پر روشنی ڈالی۔ احباب نے خوشیوں سے نرے لگائے۔ اس موقع پر مسجد فضل لندن پر چسپاں غاں بھی کیا گیا۔ بر تقریب مسلم میل و تین اتحادیہ کے ذریعے پوری دنیا میں ٹیلی کاسٹ کی گئی۔

یاد رہے کہ اس سے قبل ۱۹۸۹ء میں بھی حکومت پاکستان کی طرف سے جماعت پاکستان اور بالخصوص ربوہ کو جماعت کی صد سالہ تقریبات منعقد کرنے، چسپاں غاں کرنے، یہاں تک کہ بچوں کو نئے کپڑے پہننے اور کھلونے تک خریدنے کی مناجا کر دی گئی تھی۔ اعلیٰ حکام کا کہنا ہے کہ جماعت احمدیہ کی ایسی تقریبات سے، اُن کے چسپاں غاں کرنے، نئے کپڑے پہننے اور ان کے بچوں کے مٹھائیاں کھانے اور کھلونے خریدنے سے پاکستان کے عوام کو اشتعال آتا ہے۔

حضور نے فرمایا، اللہ تعالیٰ کے ان احسانات کا جتنا شکر ادا کریں کم ہے۔ لیکن ان خوشیوں کے ساتھ کچھ کانٹے بھی تو ہیں۔ یہ کانٹے وہ ہیں جو دشمن کے دل کا عذاب ہیں۔ اور ہمارے لحاظ سے کانٹے بن جاتے ہیں۔ اور یہ پیشگوئی بھی لازماً پوری ہونی تھی۔ کیونکہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ان غلاموں کے حق میں جنہوں نے آخرین میں ظاہر ہونا تھا خصوصیت سے یہ پیشگوئی پوری ہونی تھی کہ مہدی کے ماننے والوں نے روحانیت کی جس کھیتی کو بونا تھا اور جس کی نشوونما سے خوش ہونا تھا لازماً اس کی نشوونما سے اُن کے منکرین نے غیظ و غضب میں مبتلا ہونا تھا۔

حضور نے فرمایا چھوٹوں سے یہ چراغ ہرگز بجھایا نہیں جاسکتا۔ حضور نے فرمایا اگرچہ حکومت پاکستان نے ربوہ والوں کو رمضان کی تیرہ تاریخ کو عظیم نشان کے پورا ہونے پر چسپاں غاں نہیں کرنے دیا۔ مگر ربوہ کی طرف سے جو چسپاں غاں ہم نے (مسلم ٹیلی ویژن ایچ کے ذریعے) پورے عالم کو دکھایا ہے اسے کس طرح روکو گے۔ یہ وہ چراغ نہیں ہے جو تمہارا چھوٹوں سے بجھ سکے۔ تمہارے سینوں کی آگ بھی ظاہر ہوتی ہے اور دنیا دکھتی ہے۔ لیکن وہ روشنی کے چراغ جو اللہ نے اجدیوں کے سینوں میں روشن کر دیئے ہیں۔ تمام دنیا میں اس سے نور ہی نور پھیل رہا ہے۔ اُن کی راہ

دنیا میں بہت سے مہدویت کے دعویداروں کا ذکر ملتا ہے۔ لیکن ساری تاریخ کو کھنگال کے دیکھ لو ایک بھی دعویدار مہدویت ایسا نہیں جس نے چاند اور سورج کے گہنوں کو اپنی صداقت کے نشان کے طور پر پیش کیا ہو جو خود منتظر رہا ہو۔ دعوے کے بور اُس سے ماننے والے منتظر رہے ہوں کہ کب آسمان سے نشان ظاہر ہوں گے۔ اور اُن کے منکرین بھی منتظر رہے ہوں کہ ان نشانات کے ظاہر ہونے سے پہلے یہ دعویدار مر جائے اور ہم اپنی آنکھوں سے ان کا جھوٹا ہونا دیکھ لیں۔ یہ دوسرے انتظار کی کیفیت تھی جو ۱۸۸۹ء سے شروع ہوئی۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ۱۸۹۴ء میں یہ پیشگوئی اپنی تمام شان کے ساتھ پوری ہوئی۔

حضور نے فرمایا، ہم جس سال میں داخل

سورج چاند گرج بن کے گواہ بزرگان دین

از مکتوبہ مولیٰ عبد السمیع خان صاحب پروفیسر جامعہ امجدیہ روہ

ذیل سے اپنے بزرگان دین کے گواہیات پیش کئے جاتے ہیں جنہوں نے ۱۸۹۴ء کے سورج چاند گرج بن کے گواہیات دیئے کہ یہ گرج بن امام مہدی علیہ السلام سے صداقت کے لئے ظاہر ہوا ہے نمونہ چند واقعات پیش کیے۔

(۱)۔

ریاست بہاولپور کے پیر اور جنوبی پنجاب کے مشہور بزرگ حضرت خواجہ غلام فرید صاحب آف چاچراں شریف نے بھی فرمایا کہ حدیث نبوی کے مطابق یہ گرج بن واقع ہو چکا ہے۔ (اشارات فریدی جلد ۲ ص ۱۷)

پہلے ذکر کیا جا چکا ہے کہ حافظ خد لکھو کے نے اپنی کتاب احوال الاخرۃ میں اسی پیش گوئی کا ذکر کیا تھا جب یہ گرج بن ہو چکے تو ۱۸۹۹ء میں احوال الاخرۃ کے نام سے ایک اور کتاب شائع ہوئی جس میں چاند سورج گرج بن واقع ہونے کا بڑے زور و شور سے ذکر کیا گیا۔ اس کے دو پنجابی اشعار یہ ہیں۔

جن سورج نوں گرج بن لگے گا وچہ رمضان مہینے
ظاہر جدوں خبر مہدی ہوسی وچہ زمینے
تیراں سوتے یاراں سن دین ایہہ بھی ہوگی پوری
گر بن لگا جن سورج تائی جیونکر امر حقوری

(احوال الاخرۃ ص ۲۸)

(۲)۔

ان میں سے ایک بزرگ حضرت قاضی محمد اکبر صاحب تھے جو اپنے علاقہ کے امام تھے اور دینی تعلیم اور مدرس میں مشغول تھے کہ سورج اور چاند گرج بن کا نشان ظاہر ہوا تو قاضی صاحب نے فرمایا کہ امام مہدی کے ظہور کا ہم نشان ظاہر ہو گیا۔ ہمیں انکی تلاش کرنی چاہیے چنانچہ آپ نے تحقیق کے لئے تین افراد پر مشتمل وفد قادیان بھیجا مولوی عبدالواحد صاحب میاں غلام قادر صاحب اور میاں دیوان علی صاحب۔

راستے میں ان کی ملاقات بنا ابھی مولوی محمد حسین صاحب بنالوی سے ہوئی جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف باتیں کیں اور اس وفد کو دایں بھجوانے کی کوشش کی مگر یہ وفد قادیان پہنچا اور اس کے تینوں ممبروں نے حضور کے ہاتھ پر بیعت کر لی اور ان کے واپس آنے پر حضرت قاضی صاحب نے بھی بیعت کر لی۔ (تاریخ احمدیت کثیر ص ۵۸، ۵۹)

(۳)۔

ایک اور بزرگ حضرت میاں صلاح خد صاحب ضلع پونچھ کٹیمبر کے رہنے والے تھے وہ فرمائیں کہ ہم بچپن میں ایک کتاب احوال الاخرۃ پڑھا کرتے تھے اس میں حضرت امام مہدی کے ظہور کی علامت درج تھیں جب ۱۳۱۱ھ میں سورج چاند گرج بن کا نشان ظاہر ہوا تو یقین ہو گیا کہ امام مہدی کا ظہور ہو چکا ہے چنانچہ آپ اور آپ کے ایک اور دوست میاں سنگا صاحب نے تلاش شروع کر دی اور دونوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قبول کر لیا۔

(۴)۔ ایک اور بزرگ حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب بقا پوری ۱۸۹۴ء میں ہندوستان کے شہر مندرام میں ایک عربی مدرسہ میں عربی پڑھانے پر مقرر تھے اور انکی عمر ۲۰ سال تھی وہ فرمائیں

رمضان شریف میں جو کوف خوف ہوا تھا مجھے لوگوں نے پوچھا کہ کیا حوالہ تارخوں میں سورج چاند کا گرج بن ہوا ہے یہ حضرت امام مہدی کے ظہور کی علامت ہے اس نشان سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ مرزا صاحب سچے ہیں۔ میں نے ان کو یہ جواب دیا کہ یہ علامت حضرت امام مہدی کے پیدا ہونے کی ہے اور حضرت امام مہدی پیدا ہو چکا ہے۔ لیکن اس کا اثر میرے دل پر یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود کی طرف میری توجہ ہو گئی اور میں بھی قادیان آیا جا بکرتا تھا اور ہر قادیان آنے کے ساتھ میں سلسلہ کے قریب ہوتا جاتا تھا۔ حضرت مولوی صاحب ۱۹۰۳ء میں حضرت مسیح موعود سے ملاقات کے بعد بہت متاثر ہوئے اور آئندہ بیعت کے لئے تیار ہو کر آنے کا ارادہ کر لیا۔ قادیان سے واپسی پر گاؤں پہنچتے ہی انہوں نے حضرت مسیح

(۱) تاریخ احمدیت کثیر ص ۵۸

(۲) صاحب احمد ص ۱۰ ص ۱۱

موعود کی صداقت کا تذکرہ شروع کر دیا۔ اپنی حدیث گروہ نے انہیں روکنے کے لئے بڑا کبار غرنوی صاحب کو امرتسرست منگوا یا ان کی کوششوں کے باوجود حضرت مولوی صاحب کی توجہ حضور کی طرف بڑھتی چلی گئی اور بالآخر انہوں نے زمانے کے امام کو پس پا لیا۔ (حیات بقا پوری جلد اول ص ۲۷)

(۵)۔

ایک اور بزرگ جن کا اہم حدیث مسک سے تعلق تھا حضرت غلام رسول صاحب (آف جھوک) تھے۔ آپ بیان کرتے تھے کہ ۱۸۹۴ء میں جب سورج چاند گرج بن ہوا۔ اس وقت میں لاہور میں ایک استاد سے حدیث پڑھا کرتا تھا علماء کی پریشانی اور گھبراہٹ نے میرے دل میں اثر کیا۔ مولوی لگ ڈور سے تھے کہ اس سچے نشان کی وجہ سے لوگوں کی توجہ بڑی تیزی سے حضرت باقی سلسلہ احمدیہ کی طرف ہو گئی ان دنوں حافظ محمد لکھو کے والے پتھری کا آپریشن کروانے کے لئے لاہور آئے ہوئے تھے۔ میں بھی انکی خدمت میں حاضر ہوا عوام نے ان سے دریافت کیا کہ یہ نشان آپ نے اپنی کتاب احوال الاخرۃ میں واضح طور پر لکھا ہے اور امام مہدی کے دعویٰ اور مرزا صاحب موجود ہیں اور اس نشان کو اپنا تائیدی گواہ قرار دے رہے ہیں آپ کا اس بارہ میں کیا خیال ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں بیمار اور سخت کمزور ہوں موت کی دستی کے بعد کچھ کہہ سکوں گا البتہ اپنے نزدیک عبدالرحمن محمد الیٰ بن کو حضرت مرزا صاحب کی مخالفت سے روکنا اور حافظ خد لکھو کے کو ہٹانے کی کوشش کر لی۔ اس طرح بہت سے سعادت مند لوگوں نے اسی نشان کو دیکھ کر حضرت امام مہدی کو قبول کر لیا۔

چاند سورج بن گئے اسکی سچائی پر گواہ

جب مسیح دقت دنیا میں ہوئے جلوہ نما
چاند سورج بن گئے اس کی سچائی پر گواہ

ماہ رمضان میں گرج بن کا نشان پورا ہوا
مہدی موعود کی پھیلی سچائی کی ضیاء
من اتھارہ سوچو رانوسے میں یہ چمکا تھا نشان
گلشن اسلام کو حاصل ہوئی پھر سے بقا
اس نشان پر اک صدی پوری ہوئی ہے دوتو
ساری دنیا میں مسیح کی ہے شہرت جا بجا

مہدی موعود کے اب تو ترانے ہر گھڑی
گو جتے ہیں اب فضا میں دمیدم صبح و صبا
کاش دنیا کی کھلیں آنکھیں دو دیکھیں تھاپ
ہو رہی ہے جس سے روشن سا عالم کی فضا

ہے دعا مومن کی یا رب عالم اسلام پر

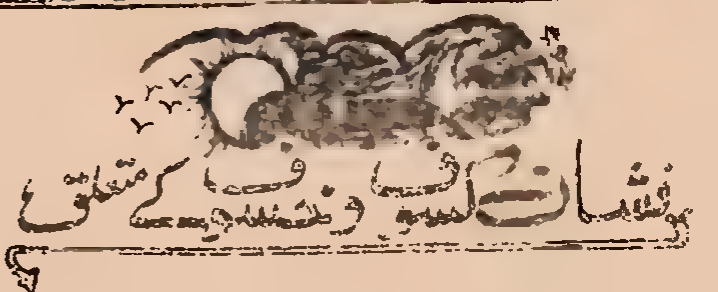
تیری رحمت کی چٹے ہر دم سدا ٹھنڈی ہوا

خواجہ عبدالمومن اوسلوئے ناروے

جلسہ یوم میلہ موعود

عہد یدارائت جماعت و مبلغین و مسلمین کو ام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ ۲۳ مارچ کو جلسہ یوم میلہ موعود علیہ السلام منعقد کیے گئے دیگر تقاریر کے علاوہ اس سال نشان کوف و خوسف کی صداقت پر بھی روشنی ڈالی جائے گی۔

ناظر و خور و تبلیغ قادیان



بعض شکوک کا ازالہ

از ختم مولانا محمد کریم الدین شاہ شاہد پیرا ستر درمہ جدید قادیان

انبیاء اور مومنین کے مخالفین کا
ہیشہ یہ وظیرہ رہا ہے کہ جب بھی کوئی نشان دکھایا جائے تو اس سے منہ موڑ کر کئی قسم کے بہانے بناتے، شکوک و شبہات پیدا کر کے حق کو دبانے کی کوشش کرتے اور اس کو دھوکہ اور فریب دیتے ہیں، چنانچہ جب حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں معجزہ نطق القمۃ ظہور ہوا تو مخالفین نے یہ بھی بدوش اختیار کی جس کا اظہار قرآن مجید میں یوں کیا گیا ہے کہ

وَاِنْ يَنْزِلْ اَيُّهَا اَيُّهَا يُعْرَضُوا

وَيَقُولُوا سِحْرٌ مُّسْتَمَرٌّ

(سورۃ القمر آیت ۳)

ترجمہ: اور اگر وہ کوئی نشان دکھائیں گے تو ضرور عرض کریں کہ جانیں گے اور کہیں گے کہ یہ جتنی ایک دھوکہ ہے جو ہمیشہ سے چلتا آ رہا ہے۔

یعنی ایسے فریب کی باتیں تو ہمیشہ ہی نبوت کے دشمنان بننے چلتے آ رہے ہیں۔ اور یہی واقعہ سیدنا حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ساتھ ہوا اور ہوا ہے کہ جب سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے مسیح موعود اور مہدی مسعود ہونے کا دعویٰ فرمایا تو مسلمانوں کی طرف سے آپ کی شدید مخالفت کی گئی۔ اس مخالفت کے وقت میں اللہ تعالیٰ نے جب آپ کی نقد تہ اور زمانے کی تعیین کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق ۱۹۶۴ء میں رمضان کی مہینہ تاریخوں میں چاند گرہن اور سورج گرہن کا نشان ظاہر فرمایا تو وہی لوگ جو پہلے حضور علیہ السلام سے یہ مطالبہ کرتے تھے کہ اگر آپ سچے ہیں تو ماہ رمضان میں کسوف و خسوف کا نشان ظاہر ہونا چاہیے اور جو سلاسل امام مہدی کی علامت کے طور پر انگریزوں کو نشان قرار دے رہے تھے اس کو نشان قرار دے رہے تھے اس نشان سے منہ موڑ لیا اور کہنے لگے

کہ یہ تو مرزا صاحب کا اختراع اور دھوکہ ہے کسوف و خسوف کی کوئی ایسی پیشگوئی نہیں تھی اور دارقطنی کی جس حدیث کا حوالہ دیا جا رہا ہے وہ ایک ضعیف اور موضوع حدیث ہے اور اگر اس حدیث کو صحیح مان لیں تو بتائیں اس میں کیا کی گئی ہے اس کے مطابق ہمیں نہیں ملتا۔ کیونکہ حدیث کے مطابق رمضان کی پہلی تاریخ کو چاند گرہن اور رمضان کی ۱۵ تاریخ کو سورج گرہن لگنا چاہیے تھا جبکہ یہ گرہن چاند کو رمضان کی ۱۳ تاریخ اور سورج کو رمضان کی ۲۲ تاریخ کو لگا ہے اور پھر ماہ رمضان میں چاند اور سورج گرہن کا واقعہ کوئی انوکھا نہیں کہ اسے نشان قرار دیا جائے کیونکہ اس طرح کے گرہن گزشتہ صدی میں اور بھی کئی دفعہ لگ چکے ہیں۔ اور بعض جھوٹے مدعیان کے وقت میں بھی ماہ رمضان کی مبین تاریخوں میں چاند سورج کو گرہن لگ چکا ہے۔ اس لئے ۱۳۱۱ھ کا گرہن بھی مرزا صاحب کے لئے کوئی نشان صداقت قرار نہیں پاتا گویا اس عظیم الشان آسمانی نشان پر ہمارے مخالفین کو تین پہلوؤں سے اعتراض ہے۔ جسکی وضاحت ہم الگ الگ مختصراً کرتے ہیں۔ وباللہ التوفیق۔

①

پہلے ہم حدیث کی سمت کا رخ کرتے ہیں کہ روایت اَنْ لَمْ يَهْدِنَا اَيُّهَا... الخ کو چوتھی حدیث جبری کے بلند یہ حدیث حضرت علی بن عمر بغدادی الدار قطنی (۲۰۶ھ تا ۳۸۸ھ مطابق ۹۱۸ء تا ۹۹۵ء) نے اپنی سنن دار قطنی باب منہ ملاء الخسوف والكسوف وھيتمتھا میں درج فرمایا ہے۔ اس حدیث کے راویوں میں سے عربین شمر پر خاص طور پر جرح کی گئی ہے اور پھر دوسرے راوی جابر کے بارے میں بھی یہ کہہ کر اشتباہ پیدا کیا جاتا ہے کہ کئی جابر میں پتہ نہیں کرنا جابر ہے اگر جابر جعفر اس سے مراد ہے تو اس کو جھوٹا

قرار دیا گیا ہے۔ اور یہ کہ دارقطنی کے حاشیہ التعلیق المغنی میں ان دونوں راویوں کو ضعیف قرار دیا گیا ہے۔ اور پھر یہ بھی کہا جاتا ہے کہ محمد بن علی بن یحییٰ یہ تعیین نہیں ہو سکتی کہ اس سے مراد امام باقری ہیں۔

یہ عجیب بات ہے کہ جب تک یہ نشان ظاہر نہیں ہوا تھا تب تک تو اس کے راویوں پر بھی جرح نہیں ہوتی تھی اور نہ اس حدیث کو ضعیف قرار دیا جاتا تھا۔ اور جب اس میں موجودہ ہونے کی پوری ہو گئی تو فوراً اس کے اوسا بھی جرح اور شکوک ہو گئے اور حدیث بھی ضعیف قرار دی جانے لگی۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ ایسے شکوک بعض عداوتی وجہ سے پیش کئے جا رہے ہیں ورنہ نیک نیتی، تقویٰ اور دین تہاری سے اس پر غور کرتے تو یہ اشتباہ خود ہی رنج ہو جاتا۔ کیونکہ عربین شمر پر جرح کر کے یہ کہنا کہ وہ جھوٹا راوی تھا اس نے ساری حدیث ہی جھوٹی ہے محض ایک شک ہے کیونکہ کبھی کاذب بھی صحیح بول لیتا ہے۔ اور جب نفس معنوں کے مطابق پیشگوئی کا ظہور ہوا تو ایک یقینی واقعہ کی صورت بن گئی۔ اور یہ ظاہر ہے کہ شک کے مقابل پر یقینی واقعہ اس حدیث کی صحت پر ایک قوی دلیل بن گیا اور اس بات کا یقینی ثبوت بن گیا کہ جس کے منہ سے یہ کلمات نکلے تھے اس نے سچ کہا تھا اب محض ایک راوی کے چال چلن کو لے کر ساری حدیث کو ہی موضوع یا ضعیف ٹھہرانا محض ضد اور شہ دھڑی ہے۔

پھر حضرت علی بن عمر بغدادی الدار قطنی اس بلند پایہ کے محدث نے کہ علامہ حاتط ابن حجر عسقلانی نے اپنی کتاب تحفۃ الفکرہ ۵۶ کے حاشیہ میں ان کا یہ قول نقل کیا ہے کہ

”اول بعد انہ یہ خیال نہ کرنا کہ یہ راوی زندگیاں کوئی شخص رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم کی طرف جھوٹی حدیث منسوب کر سکتا ہے (ترجمہ) ایسے محدث کی بیان کردہ حدیث کو ایک راوی کی دوسرے سے موقوف قرار دینا خود اس محدث کے اس قول کی تردید کے مترادف ہے۔ اس اعتراض کا جواب دیتے ہوئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:-

”اور یہ کہنا کہ اس حدیث میں بعض راویوں پر محدثین نے جرح کیا ہے یہ تو ان میں امر حرجی ہے کیونکہ یہ حدیث ایک پیشگوئی پر مشتمل تھی ہوائے وقت پر پوری ہو گئی۔ پس جبکہ حدیث نے اپنی سچائی کی کتاب ظاہر کر دیا تو اس کی صحت میں کیا کلام ہے؟“ (انجامِ حق ص ۲۹۴)

اسی طرح آپ نے فرمایا:-

”اول عذر یہ ہے کہ بعض راوی اس حدیث کے ثقہ میں سے نہیں ہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اگر درحقیقت بعض راوی مرتبہ اعتبار سے گرسے ہوئے تھے تو یہ اعتراض دارقطنی پر ہوگا کہ اس نے ایسی حدیث لکھ کر مسلمانوں کو یوں دھوکا دیا؟ یعنی یہ حدیث اگر قابل اعتبار نہیں تھی تو دارقطنی نے اپنی صحیح میں کیوں اس کو درج کیا؟ حالانکہ وہ اس مرتبہ کا آدمی ہے جو مجمع بخاری پر بھی تعاقب کرتا ہے اور ان کی تنقید میں کسی کو غلام نہیں اور اس کی تالیف کو ہزار سال سے زیادہ عرصہ گزر گیا ہے۔ مگر اب تک کسی عالم نے اس حدیث کو زیر بحث نہ لایا اس کو موضوع قرار نہیں دیا۔۔۔۔۔ اگر کسی نے اکابر محدثین میں اس حدیث کو موضوع ٹھہرایا ہے تو ان میں سے کسی محدث کا فعل یا قول پریش تو کر دے جس میں لکھا ہو کہ یہ حدیث موضوع ہے۔“

(تحفۃ الملوک ص ۱۳۳)

بعض لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ اگر مان لیا جائے کہ یہ حدیث سچ ہے تو بھی زیادہ سے زیادہ ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ قول امام باقرؑ کا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک اس کی سند نہیں پہنچتی۔ اس لئے اس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قول قرار نہیں دیا جاسکتا۔ یہ اعتراض

کہ نہ والد کی عقل پر بھی خسوف پڑتا ہے کہ جب ایک بات جو علم غیب پر مشتمل تھی اپنے وقت پر بعینہ پوری ہو جائے تو بعد ازاں آیت کریمہ **فَلَا يَنْظُرُونَ عَلَىٰ غَيْبِهِ أَحَدًا إِلَّا مَن ارْتَفَعَىٰ مِن رَّسُولِي** (الحجہ: ۲۶) علم غیب کا اظہار تو اللہ تعالیٰ صرف اپنے رسول پر ہی کیا کرتا ہے اس لئے لازماً یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہی قرار پاتا ہے جو مصطفیٰ غیب پر مشتمل ہے۔

علامہ ازہر ابن ابی بکر بیت کا یہی طریق تھا کہ وہ روایت کو نام بنام آیت تک پہنچانا ضروری نہیں سمجھتے تھے اور ان کا یہ طریق محدثین کے نزدیک مشہور ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

”تیسرا یہ اعتراض پیش کیا جاتا ہے کہ یہ حدیث مرفوعہ متصل نہیں ہے۔ صرف امام باقر رضی اللہ عنہ کا قول ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ ائمہ اہل بیت کا یہی طریق تھا کہ وہ بوجہ اپنی وجاہت ذاتی کے سلسلہ حدیث کو نام بنام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچانا ضروری نہیں سمجھتے تھے۔ ان کا یہ عادت شائع متعارف ہے۔ چنانچہ شیعہ مذہب میں صد اس قسم کی حدیثیں موجود ہیں اور خود امام دارقطنی نے اس کو احادیث کے سلسلہ میں لکھا ہے۔“

(حقیقۃ الوحی ص ۲۳)

پھر یہ بات بھی قابل غور ہے کہ کسوف و خسوف کی پیشگوئی کا انحصار صرف دارقطنی کی ایک روایت پر ہی نہیں ہے بلکہ سنن اور شیعہ دونوں فرقوں کی متعدد کتب میں اس پیشگوئی کا ذکر کیا گیا ہے۔ اگر یہ حدیث واقعی میں موضوع تھی تو پھر متعدد مستند کتابوں میں اس کا ذکر نہ ملتا۔ چنانچہ اس سلسلہ میں درج ذیل کتب ملاحظہ ہوں (۱) حج الکرامہ مصنفہ نواب صدیق حسن خان صاحب میں ص ۳۲۲ پر ماہ رمضان میں چاند سورج گرہن کا وقوع انہی معینہ تاریخوں میں ہونے کا ذکر کیا گیا ہے اور لکھا ہے کہ اس روایت کو الجزئیات میں نعیم بن حماد اور ابوالحسن الخیری نے بیان کیا ہے۔ اسی طرح حافظ ابوبکر احمد بن الحسن اور ابن حبان نے بھی کثیر بن مرۃ الخفزی سے یہ بات بیان کی اور بیہقی نے بھی اور محمد بن علی نے بھی اس کو بیان کیا ہے۔

(۲) دناوی حدیثہ حافظ ابن حجر مکی مصنفہ

علامہ شیخ احمد شہاب الدین حجر البیہقی صاحب مدظلہ ص ۳۲۲ (۲)۔ احوال الاخرۃ حافظ محمد لکھو کے ص ۲۳۲ مطبوعہ ۱۳۰۲ھ (۳)۔ عقائد الاسلام مصنفہ دانا عبدالحی صاحب مدظلہ دہلوی ۱۸۲۱ء مطبوعہ ۱۹۱۲ء (۴)۔ قیامت امام غامدی و علامت قیامت اردو مصنفہ حضرت شاہ رفیع الدین صاحب مدظلہ دہلوی۔ (۵)۔ آتراب الساعۃ مصنفہ نواب صدیق حسن خان صاحب مدظلہ مطبوعہ ۱۱۰۱ھ (۶)۔ مکتوب امام ربانی مجدد الف ثانی جلد ۲ ص ۱۳۲ (۷)۔ آخری گت مصنفہ مولوی محمد رمضان حنفی مجتہبی مطبوعہ ۱۲۷۸ھ (۸)۔ رشید اصحاب کی معتبر کتابیں بی رالاولہ جلد ۱۳ ص ۸۵ اور کمال الدین مطبوعہ المطبعہ الحیدریہ۔ الخف ص ۶۱۵ علاوہ ازہر ابن ابی بکر حدیث کی صحت کا ثبوت قرآن مجید سے بھی ملتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

فَاِذَا بَرِقَ الْبَرْقُ جُوهٌ وَخَفَّ الْقَمَرُ وَجَمِيعُ الشَّمْسِ وَالْقَمَرُ يَقُولُ الْاِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ اَيْنَ الْمَقَرَةُ (سورۃ القیامۃ: ۸ تا ۱۱)

یعنی جس وقت آنکھیں پتھر جانیں گی اور چاند گرہن ہوگا اور سورج اور چاند اٹھنے کے جائیں گے (یعنی سورج کو بھی گرہن لگے گا) تب اس روزانہ ان کہے گا کہ جہاں گئے کی جگہ کہاں ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

”آسمان نے رمضان کے کسوف و خسوف سے گواہی دی اور یہ گواہی نہ صرف شیعوں کی کتاب دارقطنی میں درج ہے بلکہ شیعوں کی کتاب کمال الدین نے بھی جو نہایت معتبر بھی جاتی ہے یہ حدیث کسوف و خسوف کی مہدی موعود کی علامت لکھی ہے مگر پھر بھی ان لوگوں نے صریح بے ایمانی سے اس حدیث کو بھی رد کر دیا ہے۔ کیا باوجود اتفاق دونوں فرقوں کے پھر بھی یہ حدیث صحیح نہیں؟“

(نزل المسیح ص ۲۸۵)

اسی طرح فرمایا :-

”اس نشان کی تفصیل جیسا کہ کتب حدیث میں آل خیر السلیل

مذکور ہے یہ ہے کہ دارقطنی نے امام محمد باقر سے روایت کی ہے ۔۔۔۔۔ ایسا ہی بیہقی اور دوسرے محدثوں نے لکھا ہے اور صاحب زادہ حشریہ نے بھی بیان کیا ہے کہ یہ کسوف و خسوف رمضان میں ہوا (نجم المہدی ص ۱۱۴) اور فرمایا :-

”ایک ایسی حدیث ہے کہ انکار کرنا جو اور طریقوں سے بھی ثابت ہے اور خود قرآن و آیت جمیع الشمس والقمر ہیں اس کے منہوں کا مصدق ہے کیا یہی ایمان داری ہے؟“

(تحفہ گولڑیہ ص ۱۲۲ روحانی خزائن جلد ۱۱) نیز فرمایا :-

”حسب اقرار شوکانی صاحب۔ مصنف کتاب توفیق کسوف و خسوف کی پیشگوئی بلاشبہ رفع کے حکم میں ہے بلکہ یہ پیشگوئی مرفوعہ متصل حدیث سے بھی صدہا درج قوی تر ہے کیونکہ اس نے اپنے وقوع سے اپنی سچائی آپ ظاہر کر دی اور قرآن شریف نے اس کے منہوں کی تصدیق کی۔“

(تحفہ گولڑیہ ص ۱۲۲ حاشیہ روحانی خزائن جلد ۱۱)

(۲)

دوسرا پہلا اعتراضات کا یہ ہے کہ کسوف و خسوف کی حدیث میں رمضان کی جواز نہیں بیان کی گئی ہے اس کے مطابق گرہن نہیں لگتا۔ کیونکہ حدیث کے الفاظ کے مطابق رمضان کی پہلی رات کو چاند گرہن اور رمضان کی پندرہ تاریخ کو سورج گرہن لگنا چاہیے تھا۔ جبکہ یہ گرہن چاند کو ۳۱ رمضان میں اور سورج کو ۲۸ رمضان میں لگنا اس قسم کا اعتراض کرنے والے دراصل عربی زبان اور علم ہیئت و جغرافیہ سے عموماً ناواقف ہوتے ہیں۔ کیونکہ حدیث میں یکسلف القمر کے الفاظ آئے ہیں۔ اور قمر عام طور پر تیسری رات کے بعد کے چاند کو کہا جاتا ہے چنانچہ لسان العرب اور اقرب الموارد وغیرہ لغت کی کتابوں میں یہی تعریف کی گئی ہے۔ بعض لوگ آیت کریمہ **وَالْقَمَرُ قَدْ رُفِئَ مَنَازِلَہٗ** الایت سے یہ دلیل پیش کرتے ہیں کہ قمر کا لفظ شروع سے لے کر آخر تک کے چاند کو کہا جاتا ہے۔ لیکن انہیں یہ نہیں بھولنا چاہیے

کہ اگر یہ قمر کا لفظ چاند کے لئے بطور اسم جنس استعمال ہوتا ہے۔ لیکن اہل زبان عرب ابتدائی چاند کے لئے بھی قمر کا لفظ استعمال نہیں کرتے۔ خود قرآن مجید میں دوسری جگہ واضح طور پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے **يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْاَهِلَّةِ** کہ وہ تجھ سے ابتدائی چاندوں کے بارے میں دریافت کرتے ہیں۔ ورنہ خدا تعالیٰ یہاں پر کلمہ **الْمَوَاقِدِ** عن القمر بھی کہہ سکتا تھا۔ جبکہ قمر سے ابتدائی چاندوں کی وضاحت نہیں ہوتی اس لئے ہانی کا لفظ استعمال کیا ہے۔ پس اگر اہل بیت میں واقعی رمضان کی پہلی تاریخ بیان کرنا مقصود تھا تو پھر عربی زبان کے مطابق یوں ہوتا۔ یہ یکسلف الھلال لا ذلج لیلۃ۔ مگر قمر کا لفظ استعمال کر کے یہ بتلادیا گیا ہے کہ تین دن یا سات دن کے بعد کے چاند کو ہی گرہن ہوگا۔ اور علم ہیئت کی رو سے چاند گرہن کے لئے ہمیشہ چاند کی ۱۳-۱۲-۱۵ تاریخیں مقرر ہیں۔ انہی تاریخوں میں سے کسی ایک میں چاند گرہن ہوا کرتا ہے جبکہ سورج اور چاند کے درمیان زمین حائل ہو جاتا ہے۔ اور نتیجہ ایک لائن میں ہوں اسی طرح سورج گرہن ہمیشہ چاند کی ۲۷-۲۸-۲۹ تاریخوں میں سے کسی ایک تاریخ کو ہوا کرتا ہے جبکہ زمین اور سورج کے درمیان چاند حال ہو جاتا ہے اور یہ بھی ایک لائن میں ہوتے ہیں پس قانون قدرت کے اس قاعدے کے خلاف کسی اور تاریخوں میں گرہن نہیں ہوا کرتے۔ چنانچہ اس کلی قاعدہ قانون قدرت کو نواب صدیق حسن خان صاحب نے بھی اپنی کتاب حج الکرامہ ص ۳۲۲ میں تسلیم کیا ہے۔ لیکن اس قاعدہ کلمہ کے باوجود یہ اصرار کرنا کہ خارق عادت طور پر یہ گرہن اپنی مقررہ تاریخوں سے ہسٹ کر پہلی رات اور پندرہ رمضان کو ہوں گے تبھی احمد تھکونا مندی خلیق السماوات والارض کی بات پوری ہوگی یہ بھی محض ایجاد بندہ ہے کہ زبردستی قانون قدرت کو اپنے خیال سے تبدیل کرنے کی لالچی کو شمش ہے۔ کیونکہ حدیث میں جوالفاظ لم تھکونا استعمال ہوئے ہیں۔ یہ دراصل آیتین سے متعلق ہیں۔ یعنی یہ دونوں آسمانوں اور زمین کی پیدائش سے کسی مدعی کے لئے ظاہر نہیں ہوئے۔ اگر کسوف و خسوف کا ذکرنا مقصود ہوتا کہ ایسے کسوف و خسوف آسمان و زمین کی پیدائش سے کے کراب تک اس رنگ میں ظاہر نہیں ہوئے ہوں گے تو وہاں پر نہ کر کی خمیر کم نیکونا ہونی چاہیے تھی

پھر یہ بھی عجیب بات ہے کہ اول تو پہلی رات کے چاند کو گرہن لگتا ہی نہیں کیونکہ اس وقت چاند اور سورج کے درمیان زمین کا حائل ہونا قانون قدرت کے منافی ہے۔ اور پھر پہلی رات کا چاند اس قدر ایک ہوتا ہے کہ اگر بشر حال اس کو گرہن لگنا تسلیم ہی کر لیں تو یہ نشان نظر کو آسکتا ہے۔ جبکہ عیدوں کے واقع پر ہی چاند نظر آنے یا نہ آنے کے بارے میں ہمیشہ اختلاف ہوتا ہے تو پھر گھٹنا ہوا ہلال تو دور بینا ہے۔ جسے نظر نہ آئے گا تو پھر یہ صداقت کا نشان کیسے ثابت ہوگا پس نشان کے اپنے وقت پر پہنچتا ہو۔ جس کے بعد حق حق پوشی اور زندگی و جاہلیہ کا غیر معقول و سوسہ پیدا کرنا کہاں کی دیانتداری ہے؟ اس کی مثال تو ایسی ہی ہے۔ جیسے کوئی بزرگ کسی بچہ کے بارے میں یہ پیش گوئی کرے کہ یہ لڑکی پہلی رات میں ہی حاملہ ہو جائیگی تو کوئی عجوبہ پسند مولوی صاحب یہ ضد پکڑ لیں کہ جب یہ لڑکی پیدا ہو تب بھی حاملہ ہونا چاہیے۔ کیونکہ پہلی غارق عادت بات اصل نشان ہے۔ حالانکہ ہر شخص جانتا ہے کہ کہنے والے کا مقصد جو ان لڑکی کی شادی کے بعد کہ پہلی رات ہے۔ اگر کوئی مولوی صاحب اس پر یہ کہنا شروع کر دیں کہ لڑکی کا لفظ تو جوان لڑکی کے لئے ہی استعمل نہیں ہوتا بلکہ چیدالش کے وقت پہلے دن کی بچی کو بھی لڑکی ہی کہا جاتا ہے۔ تو اب ایسے شخص کی عقل پر ماتم کر رہے ہیں سو اور کہا جاسکتا ہے۔ جس حال موجودہ زمانہ کے عجوبہ پسند علماء کو کہ اس اعتراض کا جواب دیتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

”حدیث میں چاند گرہن میں تھرکا لفظ آیا ہے۔ پس اگر یہ مقصود ہوتا کہ پہلی رات میں چاند گرہن ہو گا تو حدیث میں تھرکا لفظ نہ آتا۔ بلکہ ہلال کا لفظ آتا۔ کیونکہ کوئی شخص اہل لغت اور اہل زبان میں سے پہلی رات کے چاند پر تھرکا لفظ اطلاق نہیں کرتا۔ بلکہ وہ بین رات تک ہلال کے نام سے ہی کہتا ہے۔ اور یہ صورت چاہیے تھی۔ ینکسف، الحلال لا یرکب کیلئے۔ صاحب سوچنا چاہیے کہ یہ لفظ اس غایت کے ساتھ مولوی کہلاتے ہیں اب تک

یہ بھی خبر نہیں کہ پہلی رات کے چاند کو عربی زبان میں کیا کہتے ہیں۔ یہ خیال رہے کہ اسی حدیث میں جو یہ فقرہ ہے کہ لم تکونا منذ خلق السماوات والارض اس سے یہ سمجھا جاتا ہے کہ یہ خسوف کسوف بطور غارق ہوگا نہ ایسا خسوف کسوف جو منجھن کے نزدیک معلوم و معروف ہے۔ یہ وہم بھی اس بات پر قطعی دلیل ہے کہ یہ لوگ علم عربی اور غلامانہ بر سے بالکل بے نصیب اور بے بہرہ ہیں۔ اس جگہ لم تکونا کا لفظ آیتین سے متعلق ہے جس کے یہ معنی ہیں کہ یہ دونوں نشان بجز مہدی کے پہلے اس سے اور کسی کو عطا نہیں کئے گئے۔ پس اس جگہ یہ کہاں سے سمجھا گیا کہ یہ کسوف خسوف غارق عادت ہوگا۔ بھلا اس میں وہ کونسا لفظ ہے جس سے غارق عادت سمجھا جائے اور جبکہ مطلوب صرف یہ بات تھی کہ ان تاریخوں میں کسوف خسوف رمضان میں ہونا کسی کے لئے اتفاق نہیں ہوا۔ صرف مہدی موعود کے لئے اتفاق ہوگا۔ تو پھر کیا حاجت تھی کہ خدا تعالیٰ نے اپنے قدیم نظام کے برخلاف چاند گرہن پہلی رات میں جبکہ خود چاند کا عدم ہوتا ہے کہ تا خدا نے قدیم سے چاند گرہن کے لئے ۱۵، ۱۲، ۱۱ اور سورج گرہن کے لئے ۲۸، ۲۷، ۲۶ تاریخیں مقرر کر رکھی ہیں“ (انجام اتھم ص ۳۳)

اسی طرح آپ نے فرمایا:- ”دارقطنی کی حدیث میں تو کہیں نہیں ہے کہ پہلے کسوف خسوف نہیں ہوا۔ بلکہ یہ تصریح سے الفاظ موجود ہیں کہ نشان کے طور پر یہ پہلے کسوف خسوف نہیں ہوا۔ کیونکہ لفظ تکونا لفظ مونث کے صیغہ کے ساتھ دارقطنی میں ہے جس کے یہ معنی ہیں کہ ایسا نشان بھی ظہور میں نہیں آیا۔ اور اگر یہ مطلب ہو تا کہ کسوف خسوف پہلے بھی

ظہور میں نہیں آیا تو لفظ تکونا تکونا مذکر کے صیغہ سے چاہیے تھا نہ کہ لفظ تکونا جو مونث کا صیغہ ہے۔ جس سے صریح معلوم ہوتا ہے کہ اس سے مراد آیتین ہے یعنی دونوں“ (جشن معرفت ص ۲۹)

تیسرے پہلو اعتراضات کا یہ ہے کہ ماہ رمضان میں چاند اور سورج کو ایک ساتھ گرہن لگ چکا ہے۔ اور بعض جھوٹے مدعیان نبوت کے ذمت میں بھی ایسا گرہن لگ چکا ہے۔ بلکہ ان جھوٹے مدعیان کے وقت میں بعینہ رمضان کی تاریخ کو چاند گرہن اور سورج گرہن بھی لگ چکا ہے۔ تو پھر رمضان صاحب کے لئے یہ خاص نشان کیسے بن گیا؟

ہمیں اس بات سے انکار نہیں کہ وقتاً فوقتاً رمضان کے مہینے میں چاند اور سورج کو گرہن لگتے رہتے ہیں۔ بلکہ علم ہیئت کا مطالعہ کرنے والے بتاتے ہیں کہ کم و بیش ہر بائیس سال میں ایک سال یا متواتر دو سال ایسے آتے ہیں جبکہ چاند اور سورج کو رمضان کے مہینے میں دنیا کے کسی نہ کسی حصے پر گرہن لگتا ہے۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش گوئی میں جو نادر و نادر بات بیان کی گئی ہے۔ وہ یہ ہے کہ اول مہدی ہونے کا مدعی موجود ہو جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تابع ہو جیسا کہ الفاظ اٹ لستید تیسرا کے الفاظ سے ظاہر ہے۔ دوسرے چاند اور سورج کو مہینہ تاریخوں میں گرہن لگنا۔ تیسرے رمضان کا مہینہ ہونا۔ اور چوتھے یہ کہ وہ مدعی مہدویت ان گزہن کو اپنے لئے نشان ٹھہرائے۔ اور ظاہر ہے کہ یہ تمام شرائط آدم سے لے کر ابراہیم تک کسی مدعی کے لئے پورے نہیں ہو سکتی۔ اور اس طرح لستید تیسرا کے الفاظ اللہ السماوات والارض کی پیش گوئی سے نہایت وضاحت کے ساتھ پوری ہو گئی۔ اور پھر کسی معین جگہ سے مہینے رمضان کی تاریخوں پر اور زور نہیں لگایا جاتا۔ اور یہ واقعہ کو نیا یا بنا دیتا ہے۔ ورنہ مدعی کہیں ہو کہہ نہیں اور لگتا ہے کہ یہ تو نبی تو نشان

صداقت قرار نہیں پاتا۔ خصوصاً جبکہ کسی جھوٹے مدعی نے اس قسم کے گرہن کو اپنی صداقت کا نشان نہیں ٹھہرایا۔ حالانکہ کسوف و خسوف کی یہ پیش گوئی ایک ہزار سال سے امت محمدیہ میں شائع متعارف اور مشہور ہے لیکن پھر بھی سوائے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی موعود علیہ السلام کے کسی اور شخص نے اس قسم کے گرہنوں کو اپنا نشان نہیں ٹھہرایا۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس تعلق میں فرماتے ہیں:- ”ہمیں اس بات سے بحث نہیں کہ ان تاریخوں میں کسوف خسوف رمضان کے مہینے میں ابتدا سے دنیا سے آج تک کتنی مرتبہ واقع ہوا ہے۔ ہمارا مدعا صرف اس قدر ہے کہ جب سے نسل انسان دنیا میں آئی ہے نشان کے طور پر یہ کسوف خسوف صرف میرے زمانہ میں میرے لئے واقع ہوا ہے اور مجھ سے پہلے کسی کو یہ اتفاق نصیب نہیں ہوا کہ ایک طرف تر اس نے مہدی موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہو اور دوسری

طرف اس کے دعویٰ کے بعد رمضان کے مہینے میں مقرر کردہ تاریخوں میں خسوف کسوف بھی واقع ہو گیا ہو اور اس نے اس کسوف خسوف کو اپنے لئے ایک نشان ٹھہرایا ہو۔ اور دارقطنی کی حدیث میں یہ تو کہیں نہیں ہے کہ پہلے کسوف خسوف نہیں ہوا۔ بلکہ یہ تصریح سے الفاظ موجود ہیں کہ نشان کے طور پر یہ پہلے کسوف خسوف نہیں ہوا۔ پس جو شخص یہ خیال کرتا ہے کہ پہلے ہی کئی دفعہ کسوف خسوف ہو چکا ہے اس کے ذمہ یہ بار ثبوت ہے کہ وہ ایسے مدعی مہدویت کا پتہ دے جس نے اس کسوف خسوف کو اپنے لئے نشان ٹھہرایا ہو۔ اور یہ ثبوت یقینی اور قطعی ہے اور یہ صرف اسی صورت میں ہوگا کہ ایسے مدعی کی کوئی کتاب پیش کی جاسکے جس نے مہدی موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہو اور نیز یہ کہ

خوف کوف جو رمضان میں داخل ہوا
کی مقرر کردہ تاریخوں کے موافق ہوا
ہے وہ میری سچائی کا نشان ہے
غرض کوف خوف خواہ ہزاروں
مرتبہ ہوا اس سے بحث نہیں
نشان کے طور پر ایک مدعی
کے وقت صرف ایک دفعہ پڑا
ہے۔ اور حدیث نے ایک مدعی
مہدویت کے وقت میں اپنے
مضمون کا وقوع ظاہر کر کے اپنی
صحت اور سچائی کو ثابت کر دیا
(مبحث معرفت ص ۲۱۵)

بہکم فہم ملاں نے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی اسی عظیم پیشگوئی کی وقعت
کو کم کرنے کے لئے بعض جھوٹے
تدعیان نبوت کے وقت میں بھی گڑبہوں
کے اجتماع ثابت کرنے کے لئے
نقشہ پیش کئے ہیں۔ ان کی مثال تو
ایسی ہی ہے جیسے کہتے ہیں مدعی
گست اور گواہ چشت۔ جبکہ خود ایسے
کسی مدعی نے بھی ایسے گڑبہوں کو اپنے
لئے نشان قرار نہیں دیا۔ اور اگر کسی نے
نشان قرار دیا ہے تو ان کی اپنی کتاب
سے اس کا ثبوت پیش کریں۔ ورنہ ان
کی تمام تر کادشیں سوائے مغالطہ اور
فریب دہی کے اند کچھ نہیں ہیں۔ جس کا
اصولی جواب ہم نے سطوہ بالا میں پیش
کر دیا ہے۔

مثلاً بعض نے طریف (وفات ۱۱۷۶ھ)
ابو منصور عیسیٰ (۵۲۸ھ قتل ہوا) اور
حارث (دعوی نبوت ۱۲۷ھ) کے وقت
میں چاند سورج کے گڑبہوں کا اجتماع لکھا
ہے حالانکہ یہ لوگ مدعی مہدویت نہیں
تھے بلکہ بعض نے صاحب شریعت، نبی
ہوئے کا دعوی کیا۔ اور دوسروں نے بقول
غیر احمدی علی نبوت کے دعوے
کئے تھے۔ لہذا یہ لوگ تو لہجہ دینا
کی شرط سے باہر ہیں۔ اور دوسرے یہ
لوگ کہیں بھی کوف و خوف کو اپنا
نشان نہیں ٹھہراتے۔ اگر کہیں ثبوت
ہے تو پیش کریں۔ ورنہ خدا اور ہمت
دھرمی چھوڑ دیں۔ تیسرے یہ بھی بار
ثبوت ہمارے مخالفین کے ذمہ ہے۔
کہ مذکورہ تدعیان نبوت کے وقت میں
جو گڑبہ لگے ہیں کیا وہ ان مقرر کردہ تاریخوں
میں ان کے قیام سے نظر میں آئے ہیں
یا دینا کے کسی اور حصے میں ظاہر ہوئے
ہیں؟ اگر وہ گڑبہ ان اُس مقام سے دیکھے
نہیں نہیں گئے تو ان کے لئے نشان
کیسے بن گئے؟
علاوہ ازیں چار تدعیان مزید ایسے ہیں

جن کے زمانہ پیدائش رمضان کے پہلے ہیں
۱۳۸۸ھ کو چاند سورج کو گڑبہ لگا
لیکن ان میں سے کسی نے اس کو اپنا
نشان نہیں ٹھہرایا۔ لہذا وہ بھی ان
لہجہ دینا اپستین کی شرط سے خارج
ہو گئے۔ اور سچے مہدی کے لئے ہی
یہ نشان صداقت قرار پایا۔

(۱)۔ ہامیم بن من اللہ بن حریر:
۲۱۳ھ مطابق ۹۲۶ء میں دعوی کیا
اور ۲۲۹ھ مطابق ۹۴۱ء میں قتل
ہوا۔ جھوٹا مدعی نبوت تھا۔ اس نے
تین نازیہ منسوخ کیں اور صرف
فخر اور مغرب کی ساز کو باقی رکھا۔
رمضان کے ۳ روز سے منسوخ
کئے۔ حج منسوخ کر دیا۔ فرضیت
طہارت داخل منسوخ کر دیا۔ اس
طرح وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی الیعت سے نکل کر مہدینا
کا مصداق ہی نہیں رہا۔ اور نہ اس
نے کوف و خوف کو اپنی صداقت
کا گواہ بنایا اور نہ ہی اس کے کسی
پیروکار نے۔

(۲)۔ ابوالطیب احمد بن الحسین الجعفی
المعروف متنبی۔ (ولادت ۳۰۳ھ
مطابق ۹۱۶ء وفات ۳۵۵ھ)
۳۲۵ھ (۹۳۷ء) میں دعوی نبوت
کیا اور آخر کار تائب ہوا۔ اس کی
توبہ ہی اس کے جھوٹے ہونے کا
ثبوت ہے۔ اس کے زمانہ میں
۳۲۷ھ میں رمضان کی ۱۳ اور ۲۸
کو گڑبہ ہوا۔ مگر اس کے داہمہ
میں بھی نہیں آیا کہ یہ اسکی صداقت
کے گواہ ہیں۔ اس لئے محض گڑبہ
لگنا کافی نہیں بلکہ دعوی مہدویت
اور گڑبہ کو اپنا نشان قرار دینا
بھی شرط تھی جو مفقود ہے۔

(۳)۔ سید مدعی احمد بن عبداللہ شلم ہے
(۶۵۸ھ تا ۷۴۰ھ مطابق ۱۲۶۰ء
تا ۱۳۴۰ء) اس نے ۶۸۹ھ مطابق
۱۲۹۰ء میں دعوی مہدویت کیا۔

اس کے احوال میں ذکر ہے کہ
”وَأُظْهِرَ التَّوْبَةُ مِنْ دَعْوَاهُ
أَنَّهُ الْمَهْدِيُّ“ کہ مہدی ہونے
سے اس نے توبہ کر لی۔ اور تواریخ
میں یہ ذکر ہے کہ اپنے دعوی
سے رجوع کرتے ہوئے اس
نے کہا ہے کہ
۔۔ خدا اور رسول سے ہدایت اور
ہم کلامی میرا داہمہ تھا۔ ۔۔ میں
وہ مہدی نہیں ہوں جس نے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی باتوں کے

مطابق آخری زمانہ میں آنا تھا۔
۔۔ یقیناً تو مہدی ”یہدی الی الحق“
کے معنوں میں ہوں۔ حق کی طرف
بلاتا ہوں۔ (تفصیل کے لئے ملاحظہ
ہو الذرا لکامندہ جلد اول) پس
دعوی مہدویت سے توبہ کر لینا اس
کو مہدینا کی شرط سے خارج
کر دیتا ہے اور پھر اس کے احوال
میں کہیں کوف و خوف کے نشان
کا ذکر نہیں۔ نہ خود دعوی کیا نہ ہی
کسی پیروکار نے ایسا کوئی بیان
دیا

(۴)۔ جو تھے مدعی ہیں سید محمد صاحب
جو نپوری جو علاقہ اتر پردیش (بھارت)
سے تعلق رکھتے تھے (ولادت
۸۴۷ھ مطابق ۱۲۴۴ء اور
وفات ۹۱۰ھ مطابق ۱۵۰۵ء)
روایات کے مطابق انہوں نے
۹۰۱ھ سے ۹۰۵ھ تک کے عرصہ
کے دوران دعوی مہدویت کیا
ان کے زمانہ میں بھی ۹۰۹ھ مطابق
۱۵۰۴ء میں رمضان کی ۱۳ اور
۲۸ کو چاند سورج گڑبہ ہوا
لیکن کوئی شہادت ایسی نہیں
ملتی کہ کسی انہوں نے اس کا ذکر
کیا ہو اور کسی شیع نے بن ان کے
حق یا نشان کوف و خوف کا
ذکر نہیں کیا۔ اس طرح وہ بھی ان
لہجہ دینا اپستین کے نشان
سے خارج ہو گئے۔

یہاں یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ بعض
زادان یہ بھی کہتے ہیں کہ ۹۵۵ھ میں
رمضان کے مقررہ تاریخوں میں امریکہ
میں کوف و خوف کا نشان ظاہر ہوا جبکہ
وہاں پر مدعی ڈاکٹر ایگزیکٹر ڈوئی موجود
تھا۔ تو کیا ہم اُس کو سچا تسلیم کریں
یہ بات محض مغالطہ دہی اور سادہ لوح

اللہم صل علی محمد و آلہ وسلم و آخر دعوانا ان

صدقۃ الفطر اور عید فطر

صدقۃ الفطر جو نماز عید الفطر کے بعد ہر مسلمان مرد و عورت اور بچے کی طرف سے
ادا کیا جانا لازمی ہے کی شرع ایک صاع دہنی اڑھائی کلو غلہ یا حج الوقت یا اس
کے مطابق رتم بنتی ہے۔ جنہیں استطاعت نہ ہو وہ نصف صاع بھی صدقۃ
الفطر ادا کر سکتے ہیں۔

عید فطر: یہ فطر سیدنا حضرت آدم علیہ السلام سے اپنے رب
زبانے میں ایک درہم مبرا نے والے کے لئے نذر فرمایا تھا جو کچھ اس درہم
کی قیمت بہت گر گئی ہے۔ لہذا حسب استطاعت اس فطر علی عمرہ نذر بھی احباب
جنہ ادا کر سکتے ہیں ادا کریں اور ایسی تمام رسوم مرکز میں جموایش۔
ناظر بیت المال آمد قادیان

مسلمانوں کو گواہ کرنے کے لئے نہیں
جاتی ہے جبکہ دوئی عیسائی تھا اور
امرت محمدیہ اور رسول اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم سے اُسے کوئی تعلق نہ تھا
تو پھر وہ مہدینا (ہمارے مہدی) کا
مصداق کیونکر قرار پاسکتا تھا۔ علاوہ ازیں
وہ خدا کے سچے پیغمبر محمدی کے مقابل پر
مشابہ نہیں نہایت ذلت و رسوائی
سے ہلاک ہو کر اسلام کی سچائی پر ہر تصدیق
خیرت کر گیا اور ہمیشہ کے لئے نشان
عبرت بن گیا جس کا اثر ہر دوسری وقت
کے مشہور مفکرین و صحافیوں نے کیا کہ
سچے سچ کے مقابلہ میں جھوٹا مسیح دوئی
ہلاک ہو گیا۔ تو پھر ایسے مرتع عبرت
شخصیت کو زیر بحث لانا سوائے کج
عشق کے اور کیا کہا جاسکتا ہے؟
سیدنا حضرت مسیح موعود مہدی مہمود
علیہ الصلوٰۃ والسلام کوف و خوف کے اس
عظیم نشان کے ظہور پر اپنا حلف فیہ بیان
اس طرح دیتے ہیں کہ:۔

”میں خانہ کعبہ میں کھڑا ہو کر قسم
کھا سکتا ہوں کہ یہ نشان میری
تصدیق کے لئے ہے نہ کسی
ایسے شخص کی تصدیق کے لئے
جس کی ابھی تک ذیبت نہیں ہوئی
اور جس پر یہ شور ٹکفر اور تکذیب
اور تفسیق نہیں پڑا۔ اور ایسا
ہی میں خانہ کعبہ میں کھڑا ہو
کر صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور
اس نشان سے صدقہ کی
تعمین ہو گئی ہے کیونکہ جبکہ یہ
نشان چودھویں صدی میں ایک
شخص کی تصدیق کے لئے ظہور
میں آیا تو متعین ہو گیا تھا حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے مہدی کے ظہور
کے لئے چودھویں صدی ہی قرار
دی تھی“ (تحفہ گواہان ص ۱۲۳)

پیشگوئی چاند سورج گرہن سائنس کی روشنی میں

از مخرم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب بن صدر شعبہ فلکیات عثمانیہ یونیورسٹی حیدر آباد (آندھرا پردیش)

سورج، چاند اور زمین کا نظام

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں انتہائی حسین انداز میں سورج، چاند اور زمین کے نظام کا ذکر فرمایا ہے۔ سورہ یسین کے وسط میں قرآن مجید کی یہ آیات آتی ہیں:-

سُبْحَتِ الَّذِي خَلَقَ الْأَزْوَاجَ
كُلَّهَا مِمَّا تُنْبِتُ الْأَرْضُ وَ
مِنْ أَنْفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا يَعْلَمُونَ
وَ آيَةٌ لَهُمُ اللَّيْلُ لَا تَجِدُ
مِنْهُ النَّهَارَ فَذَا هُمْ مُظْلِمُونَ
وَ الشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَهَا
ذَلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ
وَ الْقَمَرَ قَدَرْنَاهُ مَنَازِلَ
حَتَّىٰ عَادَ كَالْعُرْجُونِ الْقَدِيمِ
لَا الشَّمْسُ يَنْبَغِي لَهَا أَنْ تُدْرِكَ
الْقَمَرَ وَلَا اللَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ
وَ كُلٌّ فِي فَلَكٍ يَسْبَحُونَ
(سورہ یسین آیات ۳۷ تا ۴۱)

ان آیات کریمہ کا ترجمہ (از تفسیر صغیر ازبیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ) حسب ذیل ہے:-

”پاک ہے وہ ذات جس نے ہر قسم کے جوڑے پیدا کئے ہیں۔ اُس سے بھی جس کو زمین اُٹھاتی ہے اور خود اُن کی جانوں میں سے بھی اور اُن چیزوں میں سے بھی جن کو وہ نہیں جانتے۔ اور اُن کے لئے رات میں بھی ایک بڑا نشان ہے جس میں سے کھینچ کر ہم دن نکال لیتے ہیں۔ جس کے بعد وہ اچانک اندھیرے میں رہ جاتے ہیں۔ اور سورج ایک مقررہ جگہ کی طرف چلا جا رہا ہے۔ یہ غالب اور علم والے خدا کا مقرر کردہ قانون ہے۔ اور چاند کو دیکھو کہ ہم نے اس کے لئے بھی منزلیں مقرر کر چھوڑی ہیں یہاں تک کہ وہ ان منزلوں پر چلتے چلتے ایک پُرانی شاخ کے مشابہ ہو کر پھر لوٹ آتا ہے۔ نہ تو سورج کو طاقت ہے کہ وہ اپنے سال کے دورے میں کسی وقت چاند کے قریب جا پہنچے (کیونکہ اگر ایسا ہو تو سارا نظام شمسی تباہ ہو جائے) اور نہ رات کو (یعنی چاند کو) طاقت ہے کہ وہ مُساافت کرتے ہوئے دن

کو (یعنی سورج کو) پھڑلے بلکہ یہ سب کے سب ایک مقدرہ راستہ پر نہایت سہولت سے چلتے چلے جاتے ہیں“

مندرجہ بالا پانچ آیات میں سے پہلی آیت میں یہ عظیم الشان بنیادی حقیقت بیان کی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جوڑے پیدا کئے ہیں۔ دوسری آیت میں رات اور دن کا ذکر ہے۔ جو زمین کی حرکت کا نتیجہ ہے۔ تیسری آیت میں سورج کی حرکت کا ذکر ہے۔ چوتھی آیت میں چاند کی حرکت کا ذکر ہے۔ اور پانچویں آیت میں سورج اور چاند اور رات دن کا اُٹھنے کا ذکر ہے۔

مشاہدات اور سائنس سے معلوم ہوتا ہے کہ زمین اور چاند کا جوڑا ہے۔ دونوں ایک دوسرے کے گرد گھومتے ہیں اور ایک مہینہ میں ایک چکر پورا کرتے ہیں۔ پھر زمین اور چاند دونوں مل کر سورج کے ساتھ ایک جوڑا بنائے ہوئے ہیں۔ زمین اور چاند کا جوڑا سورج کے گرد گھومتا ہے اور ایک سال میں ایک چکر پورا کرتا ہے۔

زمین کی طرح دوسرے سیارے (PLANETS) بھی سورج کے گرد گھومتے ہیں۔ اور اپنے اپنے وقت میں سورج کے گرد ایک چکر پورا کرتے ہیں۔ پھر سورج اپنے تمام سیاروں کو مع اُن کے چاندوں کو لئے ہوئے مرکز کہکشاں کے گرد گھومتا ہے۔ اور ایک چکر کوئی بیس کروڑ سال میں پورا کرتا ہے۔ ہمارے سورج کی طرح بے شمار تارے کہکشاں (GALAXY) میں چکر اپنے اپنے وقت میں لگا رہے ہیں اور سُبْحَتِ الَّذِي خَلَقَ الْأَزْوَاجَ كُلَّهَا کا حسین نظارہ پیش کر رہے ہیں۔

گرہنوں کی وجوہات اور حدود

جیسا کہ قرآن مجید نے بتایا ہے سورج اور چاند اپنے حدود سے باہر نہیں جاتے سائنس اس کی وضاحت کرتی ہے۔

جب چاند زمین کے گرد گھومتے ہوئے سورج اور زمین کے درمیان اس طرح آجاتا ہے کہ سورج کی روشنی کو زمین پر پڑنے سے روک دیتا ہے تو سورج گرہن ہو جاتا ہے اور جب زمین، چاند اور سورج کے درمیان اس طرح آجاتی ہے کہ زمین کا سایہ چاند پر گرنا

ہے تو چاند گرہن ہو جاتا ہے۔ (جیسا کہ ذیل میں دیئے گئے نقشوں سے ظاہر ہے)

علم ہیئت کی اصطلاح میں چاند گرہن FULL MOON کے وقت ہوتا ہے اور سورج گرہن NEW MOON کے وقت۔ چاند گرہن کے وقت چاند مکمل نظر آتا ہے۔ اور سورج گرہن کے وقت چاند بالکل نظر نہیں آتا۔

گرہن ہونے کے لئے ضروری ہے کہ سورج چاند اور زمین تینوں ایک ہی لائن میں ہوں۔ یا قریب قریب ایک لائن میں ہوں۔ چاند اور زمین کے ایک دوسرے کے گرد گھومنے کی سطح میں اور دونوں کے سورج کے گرد گھومنے کی سطح میں کوئی پانچ ڈگری کا فرق ہے۔ اگر یہ فرق نہ ہوتا تو ہر مہینہ گرہن کی شرط پوری ہو جاتی۔ اور چاند گرہن اور سورج گرہن دونوں ہر مہینہ ہوتے۔ لیکن اس فرق کی وجہ سے ایک شمسی سال میں زیادہ سے زیادہ سات گرہن ہو سکتے ہیں۔ (جن میں سے چار یا پانچ سورج گرہن ہوتے ہیں۔ اور تین یا دو چاند گرہن ہوتے ہیں)۔ اور ایک شمسی سال میں کم سے کم دو گرہن ضرور ہوتے ہیں۔ اور یہ دونوں بھی سورج گرہن ہوتے ہیں۔

سورج گرہن کی تعداد چاند گرہن سے زیادہ ہوتی ہے۔ لیکن جب چاند کو گرہن لگتا ہے تو گرہن بہت وسیع علاقے سے نظر آتا ہے۔ لہذا اور سورج گرہن کم علاقے سے نظر آتا ہے۔ لہذا

بر نسبت سورج گرہن کے، کسی معین مقام سے چاند گرہن زیادہ نظر آتے ہیں۔

چاند کی حرکت کافی پیچیدہ ہے۔ چاند اور زمین کے درمیان فاصلے میں اور رفتار میں حدود کے اندر کمی بیشی ہوتی رہتی ہے۔ کبھی چاند کی رفتار اول مہینے میں تیز ہوتی ہے اور کبھی مہینے کے آخری حصے میں تیز ہوتی ہے۔ سورج کے فاصلے اور رفتار میں بھی حدود کے اندر کمی بیشی ہوتی رہتی ہے۔ لیکن سب کچھ حساب سے ہوتا ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید نے فرمایا ہے:-

الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ مُحْسَبَانِ
(سورہ رحمن، آیت ۶)

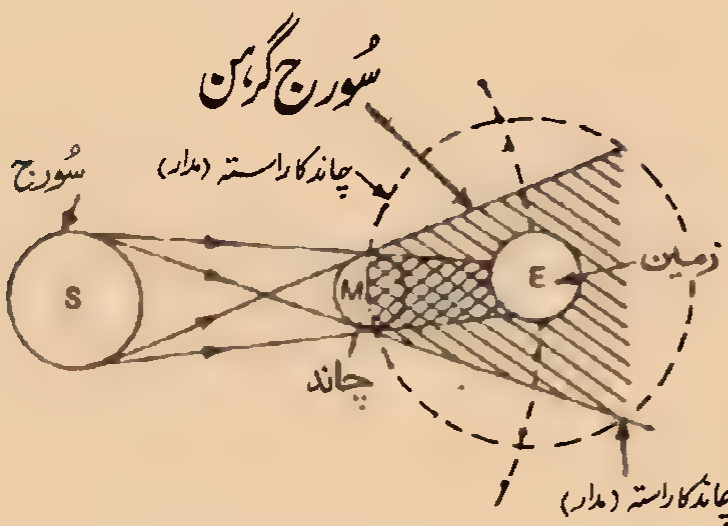
فاصلہ اور رفتار میں کمی بیشی کا اثر گرہن کی تاریخوں پر پڑتا ہے۔ لہذا گرہن کی تاریخوں کے حدود مقرر ہیں:-

ہیئت دان مہینے کی ابتداء NEW MOON سے کرتے ہیں۔ جبکہ سورج اور چاند کے LONGITUDE ایک ہی ہوتے ہیں۔ اُس وقت چاند بالکل نظر نہیں آتا۔ لیکن بحسب قمری مہینے کی ابتداء اُس وقت ہوتی ہے جب چاند اس قدر بڑا ہو جاتا ہے کہ وہ نظر آسکتا ہے۔ لہذا ہیئت دانوں کی تاریخ میں اور بحسب تاریخ میں عموماً ایک روز کا فرق ہو جاتا ہے۔

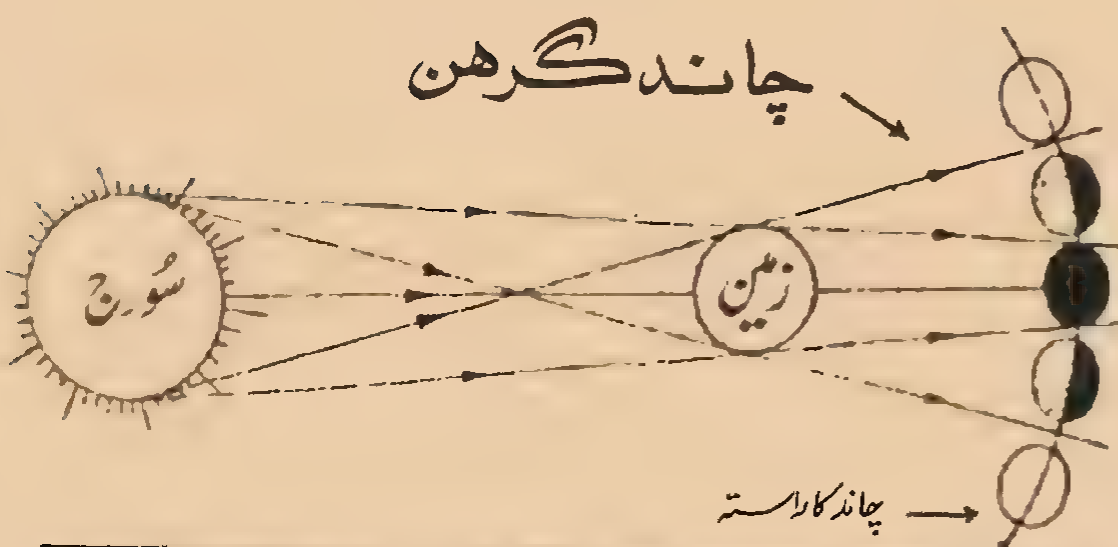
اگر، بحسب کیلنڈر کو استعمال کیا جائے تو چاند گرہن قمری مہینے کی ۱۳-۱۴-۱۵ تاریخوں میں سے کسی بھی ایک تاریخ کو ہو سکتا ہے۔ اور سورج گرہن ۲۷-۲۸-۲۹ تاریخوں میں سے کسی بھی ایک تاریخ کو ہو سکتا ہے۔

گرہن کی تاریخوں کا ذکر نواب صدیق حسن صاحب کی کتاب حَجَّجَ الْكَرَامَ میں پایا جاتا ہے۔ وہ لکھتے ہیں:-

”گویم خسوفِ قمر نزد اہل نجوم



چاند گرہن



بتقابل شمسی برہمیت مخصوص میشود۔
در غیر تاریخ سیزدہم و چہار دہم
و پانزدہم اتفاق می افتد۔ و
بہنجین کسوف شمسی برہمیت بر
شکل خاص در غیر تاریخ بہست
ہفت و بہست و ہشت و بہست
و نہم میشود۔“

(رج الکرامہ صفحہ ۳۴۳)

یعنی میں کہتا ہوں کہ اہل نجوم کے نزدیک
چاند گرہن، سورج کے مقابل آنے سے ایک
خاص حالت میں سوائے تیرہویں، چودھویں
اور پندرہویں اور اسی طرح سورج گرہن بھی
خاص شکل میں سوائے ستائیسویں، اٹھائیسویں
اور انتیسویں تاریخوں کے کبھی نہیں لگتا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک عظیم الشان پیشگوئی

ہمارے سید و مولیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے آخری زمانے میں آنے والے مہدی
موجود کی شناخت کے لئے سورج گرہن چاند گرہن
کے بارے میں ایک عظیم الشان پیشگوئی فرمائی تھی۔
حضرت علی بن عمر البغدادی الدارقطنی
(۳۰۶ھ تا ۳۸۵ھ مطابق ۶۱۸ء تا ۶۹۵ء)
بلند پایہ محدث گزرے ہیں۔ وہ اپنی سنن
دارقطنی میں حضرت امام باقر محمد بن علی
رحمۃ اللہ علیہ کی روایت سے یہ حدیث درج کرتے
ہیں۔

إِنَّ لِمَهْدِيْنَا آيَاتَيْنِ لَمْ تَكُونَا
مُنْذُ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ
يَنْكَسِفُ الْقَمَرُ لِأَوَّلِ لَيْلَةٍ
مِّنْ رَّمَضَانَ وَتَنْكَسِفُ الشَّمْسُ
فِي النِّصْفِ مِنْهُ وَلَمْ تَكُونَا
مُنْذُ خَلَقَ اللَّهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ -

(سنن دارقطنی جلد اول ص ۱۸۵)

مطبع انصاری دہلی)

یعنی ہمارے مہدی کے لئے دو نشان مقرر ہیں۔ اور
جب سے کہ آسمان اور زمین پیدا ہوئے ہیں یہ
نشان کسی اور مامور کے حق میں ظاہر نہیں ہوئے۔ ان
میں سے ایک یہ ہے کہ مہدی موجود کے زمانے میں
رمضان کے مہینے میں چاند کو (اس کی مقررہ راتوں
میں سے) اولے رات کو گرہن لگے گا۔ اور سورج
کو (اس کے مقرر کردہ دنوں میں سے) درمیان میں
گرہن لگے گا۔ اور یہ ایسے نشان ہیں کہ جب سے
کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا، کبھی کسی
مامور کے لئے ظاہر نہیں ہوئے۔

اس حدیث شریف میں یہ بتایا گیا ہے کہ
چاند گرہن اول رات میں ہوگا اور سورج گرہن
درمیان میں۔ لہذا چاند گرہن کے لئے تیرہویں رمضان
اور سورج گرہن کے لئے اٹھائیسویں رمضان مقرر ہوئے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ عظیم الشان
پیشگوئی ہمارے زمانے میں ایمان افروز رنگ میں
پوری ہوئی ہے۔ بانی احمدیہ مسلم جماعت حضرت
مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے
علم پاکر ۱۸۹۱ء میں یہ اعلان فرمایا کہ آپ ہی وہ
مسح موعود اور مہدی موعود ہیں جن کے ذریعہ
اسلام کی نشاۃ ثانیہ مقرر ہے۔ اور ۱۸۹۲ء مطابق
۱۳۱۱ھ کو رمضان کے مہینے میں مقررہ تاریخوں
میں چاند اور سورج کو گرہن لگے۔ چاند گرہن ۱۳
رمضان المبارک کی ابتدائی رات ۲۱ مارچ کو ہوا۔
اور سورج گرہن ۲۸ رمضان المبارک بروز جمعہ
المبارک ۶ اپریل کو ہوا۔ دونوں گرہن قادیان
سے نظر آئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام
نے ان گرہنوں کو بڑی تحدی کے ساتھ اپنی صداقت
کے نشان کے طور پر پیش فرمایا اور آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی اس عظیم الشان پیشگوئی کے پورا ہونے
پر بہت خوشی کا اظہار فرمایا۔ الحمد للہ۔

۱۸۹۲ء کے گرہنوں کی تفصیل کے لئے
دیکھیں :-

THE NAUTICAL ALMANAC
LONDON 1894.

یہ کتاب انگلستان کی
ROYAL GREENWICH OBSERVATORY
CAMBRIDGE U.K. میں موجود ہے۔
ہندوستان کے اخبار THE CIVIL
AND MILITARY GAZETTE
LAHORE نے اپنے ۴ اپریل ۱۸۹۲ء کے
اخبار میں ۶ اپریل کے سورج گرہن کا اس طرح ذکر
کیا تھا۔

"THE ECLIPSE WAS
PERFECTLY OBSERVED
AT LAHORE YESTERDAY
BETWEEN 7-30 AND
9-30 A.M. WHILE IT
LASTED THE SUNLIGHT
WAS SO MUCH REDU-
CED AS TO REMIND
ONE OF THE PLEASANT
SUNSHINE ONLY OF
AN ENGLISH SUMMER'S
DAY."

یعنی گرہن کامل طور پر لاہور سے کل شاہدہ کیا گیا۔ صبح
ساڑھے سات بجے اور ساڑھے نو بجے کے درمیان۔
جب تک گرہن رہا سورج کی روشنی اس قدر کم ہوگئی
تھی کہ انگلستان کے موسم گرما کی سورج کی خوشگوار
روشنی یاد آگئی۔

اعترافات کے جوابات

یہ اعتراف کیا جاتا ہے کہ حدیث شریف میں
اول رات کا ذکر ہے لہذا چاند گرہن یکم رمضان
کو ہونا چاہیے۔ جیسا کہ بیان کیا گیا ہے یکم رمضان

کو گرہن ہونا قانونِ نچس کے خلاف ہے۔ لہذا
اول لیلۃ سے مراد چاند کی تیرہویں تاریخ ہے
ذکر پہلی تاریخ۔ یہ اس طرح بھی ثابت ہے کہ
حدیث شریف میں قمر کا لفظ استعمال ہوا
ہے۔ نہ کہ ہلال کا۔ پہلی۔ دوسری اور تیسری
تاریخ کا چاند عربی زبان میں ہلال کہلاتا ہے۔
چوتھی تاریخ سے آخر تک وہ قمر کہلاتا ہے۔
(اتررب الحوارد)

اللہ تعالیٰ نے اول لیلۃ کے الفاظ
کو ایک اور رنگ میں بھی پورا کیا ہے۔
حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی
کتاب نور الحق حصہ دوم میں الدارقطنی
کی حدیث کا ترجمہ اس طرح فرمایا ہے :-

"ہمارے مہدی کے لئے دو نشان
ہیں۔ وہ کبھی نہیں ہوئے۔ یعنی کبھی
کسی دوسرے کے لئے نہیں ہوئے۔
جب سے کہ زمین آسمان پیدا کیا گیا۔
اور وہ یہ ہے کہ رمضان کی رات
کے اول میں ہی چاند کو گرہن لگتا
شروع ہوگا۔ اور اسی مہینے کے
نصف باقی میں سورج گرہن ہوگا۔"

چنانچہ ۱۳۱۱ھ میں ۱۳ رمضان المبارک کو جو
چاند گرہن ہوا وہ رات کے شروع ہوتے
ہی ہو گیا۔ INDIAN STANDARD
TIME کے مطابق شام کو چھ بج کر پونتیس
منٹ پر چاند طلوع ہوا اور چھ بج کر چھپن منٹ
پر چاند گرہن شروع ہوا اور رات کے آٹھ
بج کر چھپن لیس منٹ تک جاری رہا۔ اس
طرح اول لیلۃ کے الفاظ ایسے ایمان افروز
رنگ میں پورے ہوئے کہ انکار کی گنجائش
نہیں ہے۔

ایک اعتراض یہ کیا جاتا ہے کہ سورج گرہن
چاند گرہن رمضان میں کئی دفعہ ہوئے ہیں۔ لہذا
۱۳۱۱ھ (۱۸۹۲ء) کے گرہن کو اہمیت نہیں
دی جاسکتی۔ یہ درست ہے کہ وقتاً فوقتاً
رمضان کے مہینے میں دونوں گرہن ہوتے ہیں
لیکن حدیث شریف میں معین تاریخوں کا ذکر
ہے۔ اور مدعی کا موجود ہونا ضروری شرط
ہے۔ مُنْذُ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ
کے الفاظ سے یہ مراد نہیں کہ ان تاریخوں میں
گرہن پہلے کبھی نہیں ہوئے۔ بلکہ یہ مراد ہے
کہ ایسے نشان کبھی کسی مدعی کے لئے ظاہر
نہیں ہوئے تھے۔ اِنَّ لِمَهْدِيْنَا
میں لام افادیت کا ہے۔ جس سے ظاہر
ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام
ان دونوں نشانوں سے فائدہ اٹھائیں گے۔
خاکسار نے جو تحقیق اپنے ساتھ

بہست دان DR. GOSWAMI
MOHAN BALLABH
کے ساتھ کی ہے اس سے ہمیں یہ معلوم ہوا
ہے کہ کم و بیش ہر ۲۲ سال میں ایک

سال یا مسلسل دو سال ایسے آتے ہیں جب کہ
چاند اور سورج دونوں کو رمضان کے مہینے
میں کسی نہ کسی جگہ گرہن لگتے ہیں۔ یہ ضروری
نہیں ہوتا کہ ایک ہی مقام پر دونوں گرہن
نظر آئیں۔ کسی معین جگہ سے معین تاریخوں
میں دونوں گرہنوں کا نظر آنا اس واقعہ کو
کافی نایاب بنا دیتا ہے۔ (تفصیل کے لئے
دیکھیں ریویو آف ریلیجنس جون ۱۹۹۲ء)

ایسا صدیوں میں ایک دفعہ ہوتا ہے۔ ہماری
تحقیق کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے وصال سے لے کر اب تک ۱۰۹ دفعہ
سورج گرہن، چاند گرہن دونوں رمضان
کے مہینے میں ہوئے ہیں۔ لیکن ان میں سے
صرف تین یا چار دفعہ ہی ایسا ہوا کہ ۱۳
رمضان اور ۲۸ رمضان کی تاریخوں میں یہ
گرہن قادیان سے نظر آسکتے تھے۔

مزید ایمان افروز بات یہ ہے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد سے
لے کر اب تک صرف ۱۸۹۲ء ہی ایک
ایسا سال تھا جب کہ نہ صرف ۱۳ اور ۲۸
رمضان کو قادیان پر گرہن ہوئے بلکہ اول
لیلۃ کی پیشگوئی کے الفاظ اس طرح بھی
پورے ہوئے کہ چاند گرہن قادیان میں
رات کے شروع ہوتے ہی ہو گیا۔
اَلْحَمْدُ لِلّٰہ۔

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ
سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ
اَللّٰہُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ۔

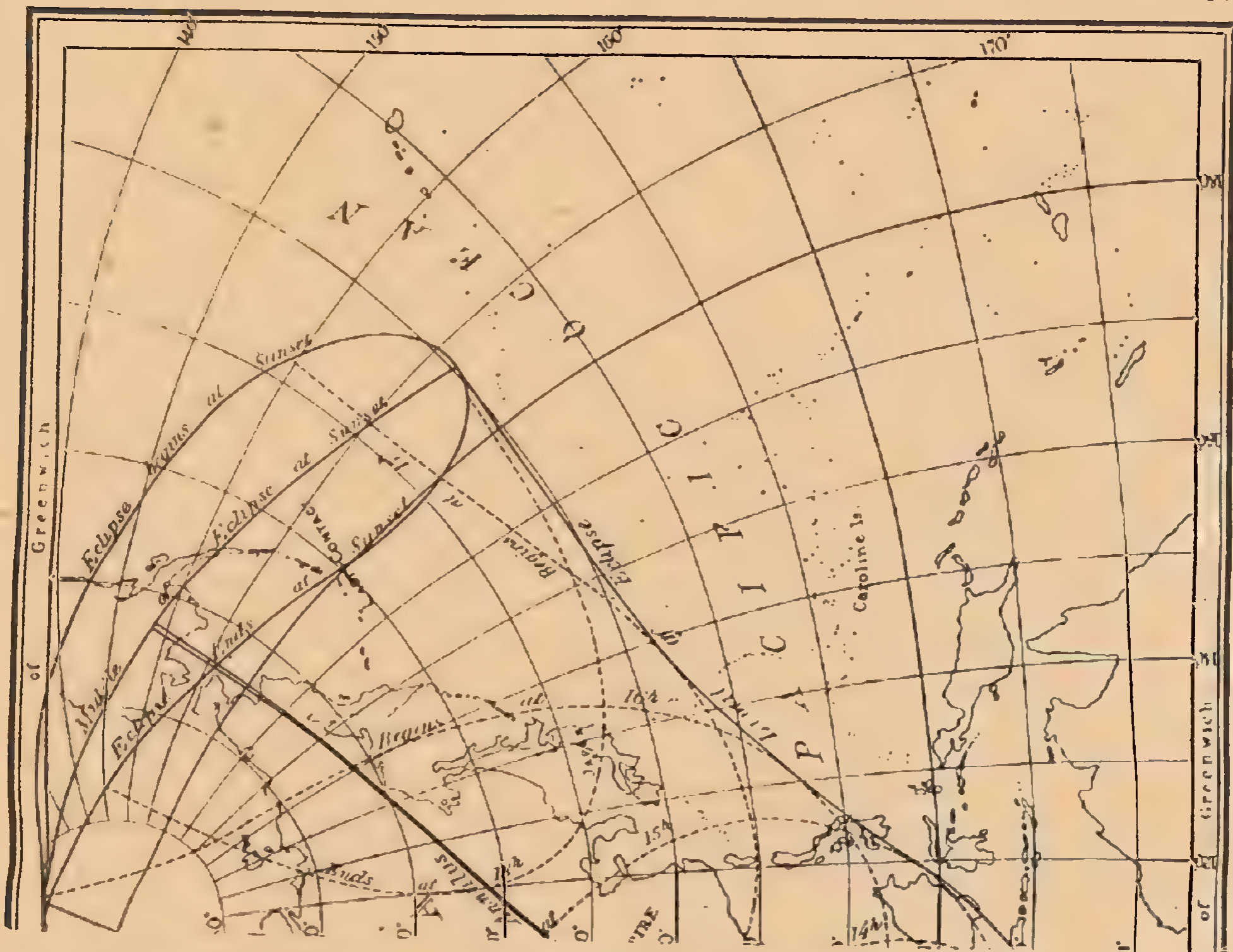
الغرض سیدنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی پیشگوئی بڑی باریکیوں کے ساتھ، بڑی
لطافت کے ساتھ، حسن و جمال کے ساتھ
حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حق میں
پوری ہوگئی۔

ہمارا تو یہ حال ہے کہ کئی دفعہ ہم یکم رمضان
کا تعین بھی قطعی طور پر قبل از وقت نہیں
کر سکتے۔ اور چاند دیکھنے کے بعد اس کا تعین
ہوتا ہے۔ گرہن کی تاریخوں کا تعلق اس بات
سے بھی ہے کہ کس روز چاند نظر آیا۔
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ عظیم
الشان معجزہ ہے کہ آپ نے اللہ تعالیٰ
سے علم پاکر تیرہ سو سال بعد ہونے والے
گرہنوں کی صحیح تاریخیں بتا دیں۔

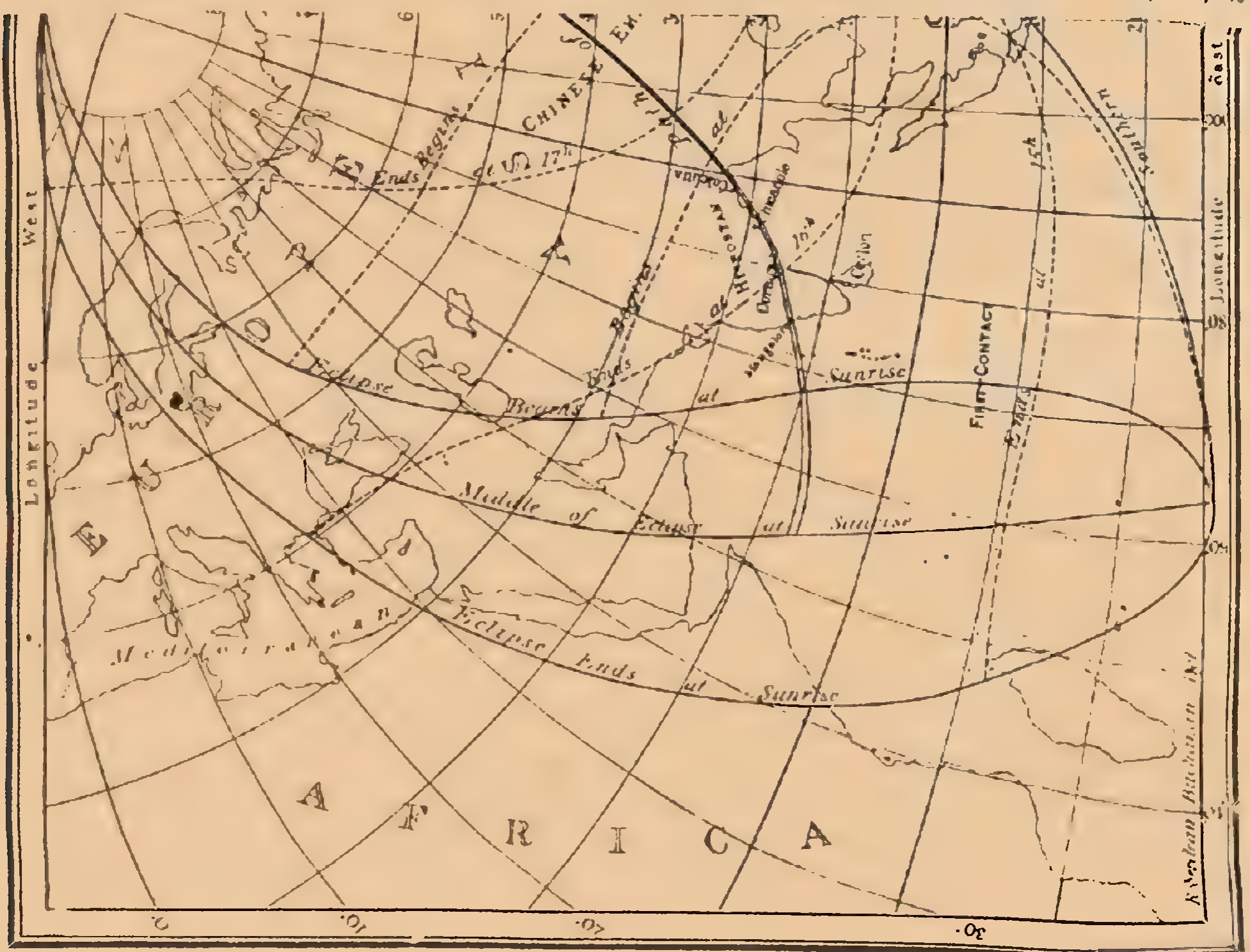
اَللّٰہُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا
وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی
اٰلِ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا
مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

The Map given in the Nautical Almanac and Astronomical Ephemeris, London for the year 1894 for the Meridian of the Royal Observatory at Greenwich, published by the Lords Commissioners of the Admiralty shows that the Solar Eclipse ocured in 1894 was visible in India also.

OF APRIL OF 1894.



ANNUAL ECLIPSE



if are exposed in Greenwich Mean Time

Note - The hours of beginning and end

The Map of the Solar Eclipse occurred in 1895, which was visible in the western side of the world.

PATH OF THE MOON'S PENUMBRA
UPON THE SURFACE OF THE EARTH, DURING
THE PARTIAL ECLIPSE OF THE SUN,
MARCH 25, 1895.

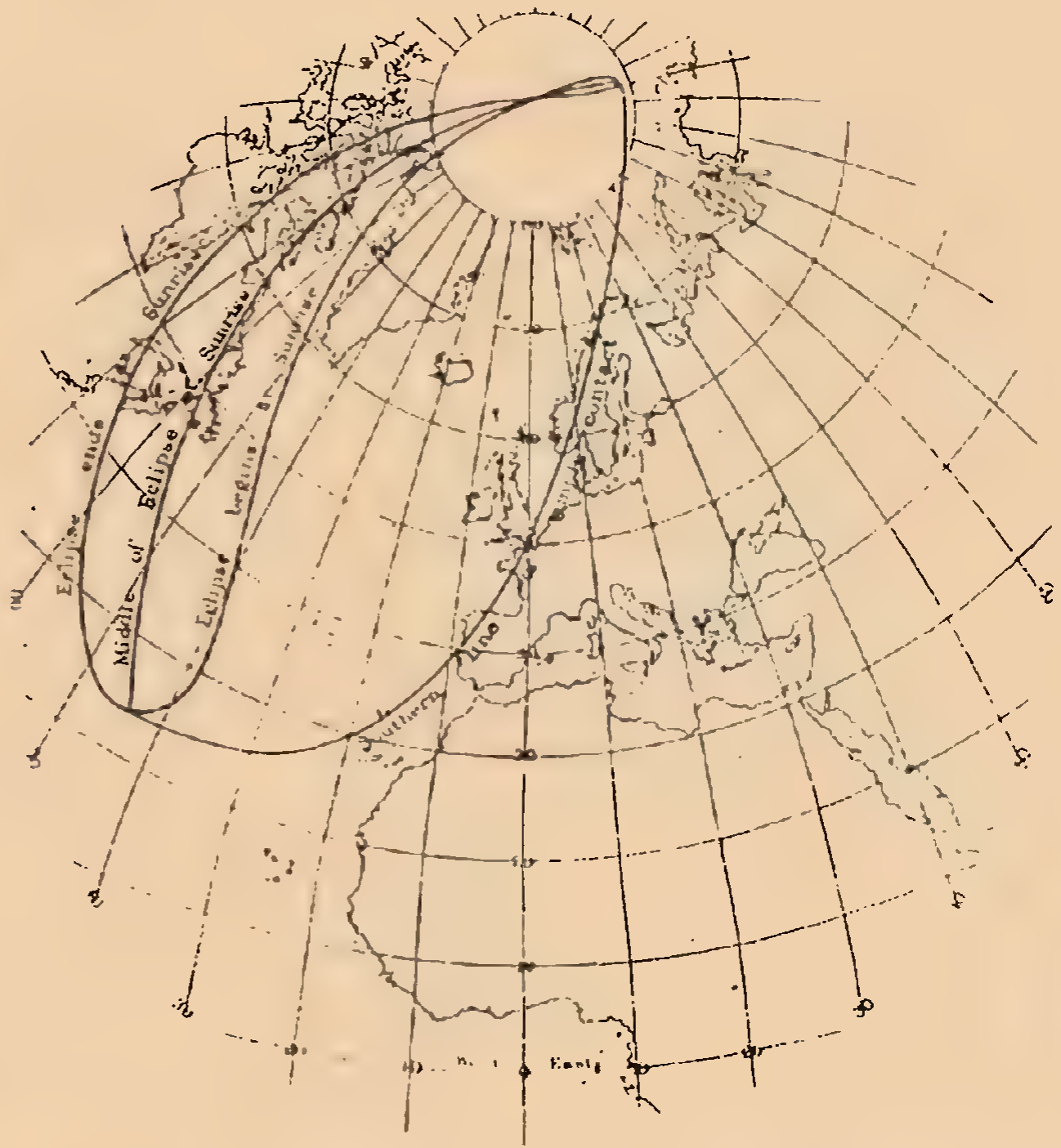
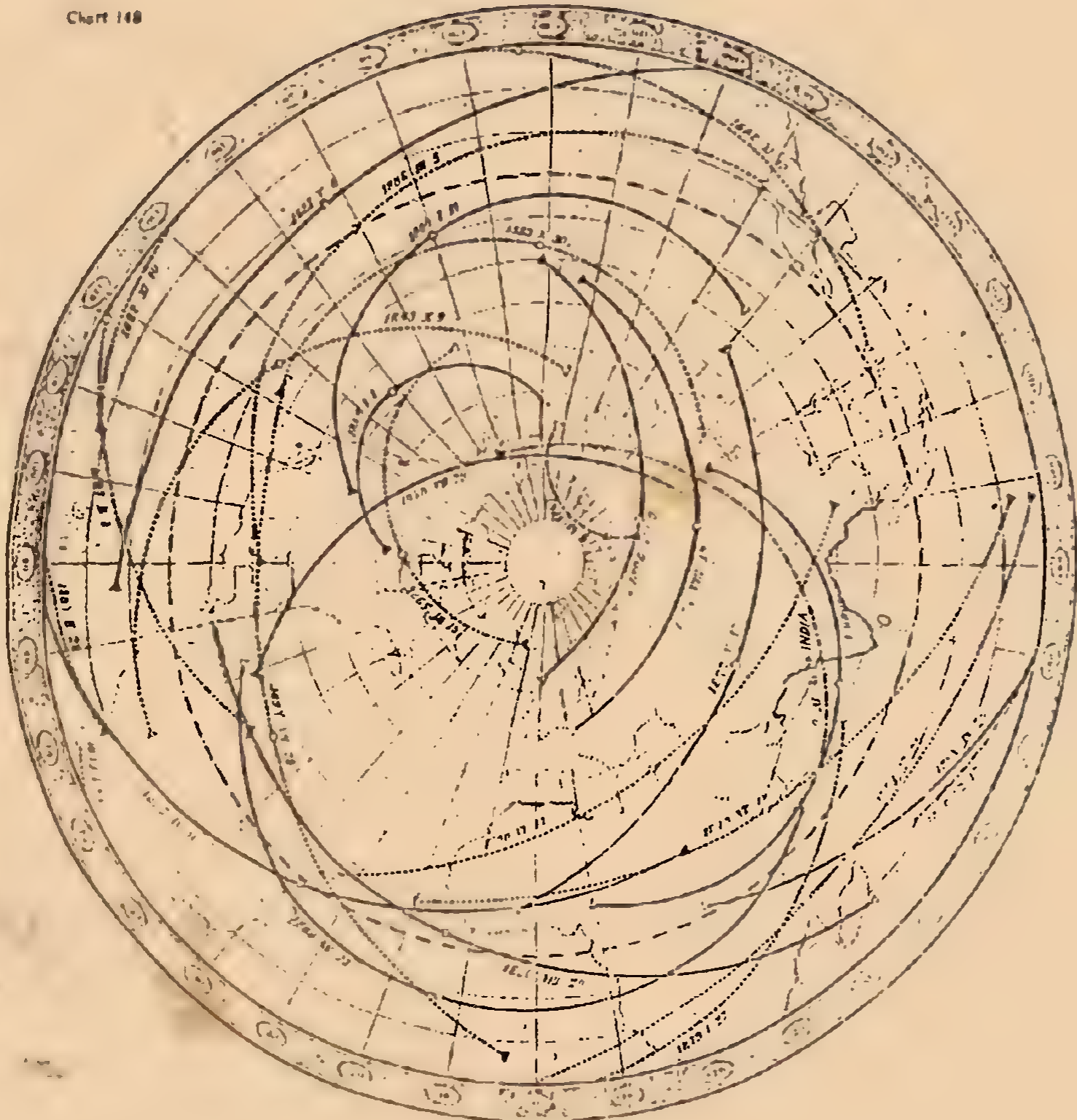


Chart 148



— totale
- - - - - partielle
- - - - - annulaire

Gleichzeitige Eklipse

(1897 III 10 bis 1898 I 1)

• Aufgangspunkt
• Aufgangspunkt west
• Aufgangspunkt
• Aufgangspunkt

The Map given in Canon Der Fisterisse by Hifirath Prof Th. Rittler von Oppolzer shows that the Solar Eclipse occurred in 1894 was visible in India also.

ایک صدی پہلے قادیان افق پر حیرت انگیز نشان کسوف و خسوف

محکم محمد اعظم الکیر صاحب ریلوے پاکستان

عظیم الشان پیشگوئی۔

آج سے ایک صدی پہلے قادیان و اراکان کے افق پر ایک حیرت انگیز نشان آسمانی کا ظہور ہوا۔ وہی نشان جس کا ذکر پرانے صحیفوں میں بھی ہے اور سرور کائنات فخر موجودات حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریباً چودہ سال پہلے فرمایا۔

اِنَّ لِّمَہِدیٰ نِیَایَاتِیْنَ
لَمَّا تَکُونَا مُنْذُ خَلْقِ
السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ
یُکْشِفُ الْقَمَرَ لِأَوَّلِ
لَیْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ
وَتُکْشِفُ الشَّمْسُ فِی
النَّصْفِ مِنْهُ وَلَمَّا
تَکُونَا مُنْذُ خَلْقِ اللّٰهِ

السموات والارض
(سنن دارقطنی مطبوعہ قاہرہ طبع ۱۹۶۶ء) یعنی ہمارے مہدی کے لئے دو نشان مقرر ہیں اور جب سے آسمان اور زمین پیدا ہوئے ہیں یہ نشان اسی طرز پر ظاہر نہیں ہوئے چاند کو ماہ رمضان میں (اس کی مقررہ تاریخوں یعنی ۱۳-۱۴ اور ۱۵ میں سے پہلے رات کو گرہ بن لگے گا جبکہ اسکا رمضان میں سورج کو (اس کی مقررہ تاریخوں یعنی ۲۷-۲۸ اور ۲۹ میں سے) درمیانی تاریخ کو گرہ بن لگے گا۔ جب سے خدا تعالیٰ نے آسمان و زمین پیدا کئے ہیں یہ دونوں نشان ظاہر نہیں ہوئے۔

افق قادیان پر ظہور

کسوف و خسوف قادیان و اراکان کے افق پر ۱۳۱۱ھ مطابق ۱۸۹۲ء کے رمضان المبارک کی ۱۳ اور ۲۸ تاریخ کو ظاہر ہوئے۔ الف۔ چاند گرہ بن سارا رمضان مطابق ۱۴ مارچ بروز چہار شنبہ (بدھ) بروقت ۷ سے ۹ بجے شام ظاہر ہوا۔

ب۔ سورج گرہ بن ۲۸ رمضان مطابق ۱۴ مارچ بروز جمعہ بروقت ۹ سے ۱۱ بجے دن ظاہر ہوا۔ چاند اور سورج کو گرہ بن لگنا قانون قدرت کا حصہ ہے۔ جب بھی ایک دوسرے کے گرد چکر لگاتے ہوئے چاند اور زمین کا چوڑا سورج کے گرد اس حالت میں آجائے کہ مینوں ایک لائن میں ہوں تو چاند یا سورج کا گرہ بن ظاہر ہوتا ہے۔ زمین و درمیان میں ہو تو اس کا سایہ چاند پر پڑتے ہوئے چاند گرہ بن ظاہر کرتا ہے اور جب چاند درمیان میں ہو تو اہل زمین کے لئے سورج کا ایک حصہ نظر نہیں آتا اور اسے سورج گرہ بن کہتے ہیں۔ سائنس اور مشاہدات کی رو سے دنیا ہر کے بیٹھ والوں کا اتفاق ہے کہ چاند گرہ بن چاند کی طرف ۱۲-۱۴ اور ۱۵ تاریخ کو لگتا ہے جب کہ سورج گرہ بن چاند کی ۲۷-۲۸ اور ۲۹ تاریخ کو ہوا لگتا ہے۔ اس وقت شمس کے خلاف کبھی کوئی گرہ بن نہیں لگا اور ہمیشہ ایسا ہی ہوتا رہے گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد چودہ صدیوں میں ایک سو سے زائد مرتبہ چاند اور سورج کو رمضان میں گرہ بن لگا مگر حیرت انگیز بات یہ ہے کہ ۱۸۹۲ء میں یہ ٹھیک انہی تاریخوں پر لگا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی تھیں۔ حالانکہ دنیا جانتی ہے کہ چاند کا آغاز یعنی پہلی تاریخ معلوم کرنا ہی کتنا دشوار ہے پھر یہی از وقت گرہ بن کی معین تاریخیں بیان کر دینا کس قدر عجیب القول ہے!

حیرت انگیز نشانے

حدیث نبوی کے مطابق یہ کسوف و خسوف آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم کے روحانی فرزند جلیل مہدی مہمود کی صداقت پر گواہی کے لئے مقررہ تاریخوں پر ظاہر ہونا مقدر تھے۔ چنانچہ ۱۸۹۱ء میں سرزمین قادیان پر حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ العلوۃ والسلام نے مسیح و مہدی ہونے کا دعویٰ کیا۔ آپ کی تکذیب و تکفیر پر گواہی کی ضرورت پڑی تو ۱۸۹۲ء میں یہ عظیم آسمانی گواہ ظاہر ہو گیا۔ ایسا واقعہ کہ ایک طرف کوئی مذہبی مہدویت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع میں غلبہ اسلام کا نعو بلند کر رہا ہو اور دوسری طرف تکذیب و تکفیر پر اس کی تائید میں بطور نشان آسمانی ماہ رمضان کی مقررہ تاریخوں پر کسوف و خسوف ظاہر ہوا، زمین و آسمان کی تخلیق سے اب تک کبھی نہیں ہوا۔ حضرت مہدی مہمود علیہ العلوۃ والسلام فرماتے ہیں۔

"چونکہ اس گرہ بن کے وقت میں مہدی مہمود ہونے کا دعویٰ کوئی زمین پر بجز میرے نہیں تھے اور نہ کسی نے میری طرح اس گرہ بن کو اپنی مہدویت کا نشان قرار دے کر صدا ہا اشتہار اور رسالے اردو اور فارسی اور عربی میں دنیا میں شائع کئے اس لئے یہ نشان آسمانی میرے لئے متعین ہوا۔"

(حقیقۃ الحق ص ۱۹)

اسی طرز آپ فرماتے ہیں۔ "میں اس بات سے بخت نہیں کہ ان تاریخوں میں کسوف و خسوف رمضان کے مہینہ میں ابتداء دنیا سے آج تک کتنی مرتبہ واقع ہوا ہے ہمارا دعویٰ صرف اس قدر ہے

کہ جب سے اہل انسان دنیا میں آئے ہیں، نشان کے ظہور پر یہ کسوف و خسوف صرف میرے زمانہ میں میرے لئے واقع ہوا ہے۔ مجھے یہ یقین کسی کو یہ اتفاق نصیب نہیں ہوا کہ ایک طرف تو اس نے مہدی مہمود ہونے کا دعویٰ کیا ہو اور دوسری طرف اس کے دعویٰ کے بعد رمضان کے مہینہ میں مقرر کردہ تاریخوں میں کسوف و خسوف بھی واقع ہو گیا ہو اور اس نے اس کسوف و خسوف کو اپنے لئے ایک نشان ٹھہرایا ہو۔ عرض صرف کسوف و خسوف خواہ ہزاروں مرتبہ ہوا اس سے بحث نہیں۔ نشان کے ظہور پر ایک دعویٰ کے وقت صرف ایک دفعہ ہوا ہے۔"

(چشمہ معرفت ص ۲۱۵)

افق قادیان پر ظہور کے شواہد

جہاں تک ۱۸۹۲ء یا ۱۳۱۱ھ کے رمضان میں ظاہر ہونے والے کسوف و خسوف کا افق قادیان پر ظاہر ہونے کا تعلق ہے، اس سلسلہ میں چند امور انتہائی اہم ہیں۔ ۱۔ حضرت مہدی مہمود علیہ العلوۃ والسلام نے کئی اخبارات و رسالوں کے حوالہ جات کے ساتھ فوراً اس نشان کے ظاہر ہونے کا اعلان فرمادیا۔ مثلاً ۱۸۹۲ء کی شائع فرمودہ کتاب نور الحق حصہ دوم اسی نشان کے تذکرہ پر مشتمل ہے اس کتاب میں ایک عربی قصیدہ میں فرماتے ہیں۔

"لے میری قوم امیران نشان رمضان میں ظاہر ہوا۔ خدا نے رحمان اور جبرائیل و میکائیل سے پس اگر تو چاہے تو ہمارے رب کی آیات کو ہر ماہ اور ہر آیت سے کہ نصف القمر اور ظلم سے آگے ہوا، پھر حدیث ال نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قرآن شریف کا آیات کی تشریح میں یہ ہمارے نبی اور حبیب کا کلام ہے۔ پس اس کی طرف متوجہ ہو اور ادنیٰ لوگوں کا ذر چھوڑ دے۔"

آپ نے ایسا ذکر اردو عربی فارسی زبان میں بصورت نظم فرمودہ گیت یہ بھی درج فرمایا ہے۔

۲۔ اہم اخبارات میں سے انگریزی اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ بابت ۱۸۹۴ء (۱۸۹۴ء) اور اخبار بابت ۱۸۹۴ء میں مذکورہ تاریخوں پر اسی صفحہ زمین پر کسوف و خسوف کا نظر آتا درج ہے۔ اسی طرح کئی مختلفانہ کتب و تحریرات میں بھی ۱۸ اور ۲۸ رمضان کو کسوف و خسوف لگنے کا ذکر محفوظ ہے۔

۳۔ حضرت باقی سید احمدی کے ارشاد پر ۲۸ رمضان المبارک کو سورج گرہن لگنے پر قادیان کی مسجد مبارک کی چھت پر مسند نبویؐ کے مطابق نماز کسوف و خسوف باجماعت ادا کی گئی جس کے معاً بعد ایک بزرگ حضرت میر محمد احسن صاحب امر وہی تھے چار صفحات کا ایک اشتہار جسے نشان کے ظاہر ہوئے تھے کہ متعلق نشان کیا اور امت محمدیہ کو آنحضرت علیہ السلام کی پیشگوئی پوری ہوئے تھے مبارکباد دی۔

۴۔ چاند سورج گرہن پر ایک انتہائی قابل قدر کتاب ECLIPSES ہے جس میں آئین نامہ تفکیکات پر مبنی ۱۸۷۸ء کی ۱۱۰۰ تصاویر کے ساتھ ۵۵۰۰ چاند گرہنوں کی تفصیل درج کی ہے۔ غیر معمولی یا خارق عادت کے پڑھنے پر اسی کتاب میں بہت قیمتی بیانات ہیں جو کیمطابق ۱۸۹۲ء کے کسوف و خسوف کا نقشہ دیا گیا ہے اور یہ قادیان کے افق پر دیکھا جاسکتا تھا۔

۵۔ NAUTICAL ALMANAC بابت ۱۸۹۲ء میں دیئے گئے نقشہ کے مطابق یہ کسوف و خسوف قادیان کے افق پر دیکھا جاسکتا تھا۔

۶۔ معروف سکالر محترم پروفیسر ڈاکٹر حافظ صالح محمد الدین صاحب سابق صدر شعبہ فلکیات عثمانیہ یونیورسٹی حیدرآباد نے لمبی ریسرچ کے بعد بیان کیا کہ:

”کسی معین جگہ سے رمضان کی تاریخوں میں دو گرہنوں کا نظر آنا اس واقعہ کو ثابت بنا رہتا ہے۔ ۱۸۹۲ء کے گرہن کا دوسرے گرہنوں سے موازنہ

کرنا بہت ایسا اندر ہے۔ محترم پروفیسر صاحب موضوع نے ۱۸۹۲ء کے کسوف و خسوف کو افق قادیان سے ظاہر ہونا بیان فرمایا ہے۔ (در قادیان ۱۰ اکتوبر ۱۹۹۱ء صفحہ اول)

۷۔ محترم پروفیسر صاحب موضوع کی درخواست پر حکومت ہندوستان کے ادارہ

Alexandria Department postal Astronomical Observatory کے سائنسدانوں نے تحقیق کے بعد بتایا کہ صرف ۱۸۹۲ء کے مائی والے گرہن قادیان سے مقرر کردہ تاریخوں میں نظر آسکتے تھے۔ ان شواہد سے عیاں ہے کہ ۱۸۹۲ء یا ۱۳۱۱ھ کے رمضان المبارک کا سورج اور ۲۸ تاریخ کو ظاہر ہونے والے چاند اور سورج گرہن افق قادیان پر ظاہر ہوئے جہاں ایک مریخ پر اس نشان کے ظہور کے لئے خدا نے قادر کے منظور دعاؤں میں صبر و تحمل

نشان کا پس منظر

فروری ۱۸۹۲ء میں حضرت مرزا غلام احمد اوداہانی علیہ الصلوٰۃ والسلام مبدی مشہور نے اپنی مشہور آفاق تصنیف نور الحق کا حصہ اول شائع فرمایا۔ اس میں اپنے خلاف رد و انحراف فقہ کیغیر و تکرار کے ساتھ آپ کے حضور فریاد کیا ہوئے۔

”اے خدا! کیا میں تیری طرف سے نہیں! اس وقت غیب و کفر کی کثرت ہو گئی۔ چنانچہ بَيِّنَاتٌ مِّنْ قَوْلِ مَنَّا بَاخِرٌ وَأَنْتَ خَيْرُ الْفَاتِحِينَ اے خدا! تو آسمان سے میرے لئے نجات نازل فرما اور نصیب کے وقت اپنے بندے کی مدد کے لئے آ“

(نور الحق حصہ اول مطبوعہ فروری ۱۸۹۲ء)

اس فریاد میں جس نشان کے ظہور کے لئے فریاد ہے اسے اسے خود آپ فرماتے ہیں:

”مجھے اس خدا کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اسی نے میری تصدیق کے لئے آسمان پر یہ نشان ظاہر کیا ہے اور اس وقت ظاہر کیا ہے جب کہ مولویوں نے

میرا نام دیا اور کذاب اور کافر لکھا تھا یہ وہی نشان ہے جس کی نسبت آج سے بیس برس پہلے برائین اجوبہ میں وعدہ دیا گیا تھا اور وہ یہ ہے۔

قُلْ عِنْدِي شَہَادَاتٌ مِّنَ اللّٰهِ فَمَنْ أَتَمُّ مَصْدُقًا

یعنی ان کو کہہ دے کہ میرے پاس خدا کی ایک گواہی ہے کیا تم اسے قبول کر دے گے یا نہیں؟ یاد رہے کہ اگرچہ میری تصدیق کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے بہت گواہیاں ہیں اور ایک سو سے زیادہ پیشگوئی ہے جو پوری ہو چکی ہیں جن کے لاکھوں انسان گواہ ہیں مگر اس الہام میں اسی پیشگوئی کا ذکر محض تخصیص کے لئے ہے یعنی مجھے یہ نشان دیا گیا ہے جو آدم سے لے کر اس وقت تک کسی کو نہیں دیا گیا غرض میں خانہ کعبہ میں کھڑا ہو کر قسم کھا سکتا ہوں کہ یہ نشان میری تصدیق کے لئے ہے۔“

اس طرح ایک الہام ہے: (خود کو توبہ ۲۵)

وَلَقَدْ بَعَدْنَا أَن نُّنَزِّلَ عَلَيْكَ آيَاتٍ مِّنَ السَّمَاءِ لِيُتَيَقَّنَ قُلُوبُهُمْ أَلَمْ يَكُنْ لَّآيَاتُنَا آسَافًا مِّنْ بَيْنِ يَدَيْهِ

انتظار و شوق دید کی مثال

افق قادیان پر ۱۸۹۲ء کے غیر معمولی کسوف و خسوف کے انتظار میں رہیں کہ قدر ہے تاب تھیں۔ اس کو قریب تر محسوس کرنے کے لئے حضرت مرزا ایوب بیگ صاحب آف کلاوا اور ان کے بھائی کا بیان دیکھیں۔

”وہ ان کے مہینہ میں چاند اور سورج کو گرہن لگنے کی پیشگوئی دار قطنی وغیرہ اعلیٰ شہسوار اور بھلاست مہدی بیانی ہوتی ہے۔ مارچ ۱۸۹۲ء میں پہلے چاند اور رمضان میں گھنٹا بیک اس رمضان میں سورج کو گرہن لگنے کے دن قریب آئے تو دونوں ہم الی اس ارادہ سے کہ حضرت مسیح مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ یہ نشان دیکھیں اور کسوف لگے تو انہیں

بجرات کی شام کو لاہور سے روانہ ہو کر قریباً گیارہ بجے رات بمالہ پہنچے۔ اگلے دن علی الصبح (۶ مارچ ۱۸۹۲ء) بروز جمعہ کو گرہن لگنا تھا آندھی چل رہی تھی۔ بادل گر جگے اور بجلی چلتی تھی۔ سوا مخالف تھی اور مٹی آنکھوں میں پڑتی تھی۔ عدم طبع طرح نہیں اٹھتے تھے اور راستہ صرف بجلی کے چمکنے سے نظر آتا تھا۔ ساتھ آپ کے اہل وطن دوست مولوی عبدالعزیز صاحب بھی تھے۔ سب نے ارادہ کیا کہ خواہ کچھ بھی ہو راتوں رات قادیان پہنچنا ہے۔ چنانچہ تینوں نے راستہ میں کھڑے ہو کر نہایت تضرع سے دعا کی کہ اے اللہ! جو زمین و آسمان کا قادر مطلق خدا ہے! ہم تیرے عاجز بندے ہیں۔ تیرے ریح کی زیارت کے لئے جاتے ہیں اور ہم پر رحم فرما، ہمارے لئے راستہ آسان کر دے، اور اس بار مخالف کو دور کر! ابھی آخری لفظ دینا کا منہ میں ہی تھا کہ ہوائے رخ بدلا اور بجائے سامنے کے پشت کی طرف سے چلنے لگی اور ہم مدفون گئی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ہوا میں اڑتے جارہے ہیں۔ تھوڑی دیر میں نہر پر پہنچ گئے۔ اس جگہ کچھ بونڈ باندی شرمندہ ہوئی۔ نہر کے پاس ایک کوٹھا تھا۔ اس میں داخل ہو گئے۔ ان ایام میں گودا سپور کے ضلع کی اکثر سڑکوں پر ڈکیتی کی وارداتیں ہوتی تھیں دیا سدا فی جلد کہ دیکھا تو کوٹھا خالی تھا اور اس میں دو آپلے اور ایک موٹی اینٹ پڑی تھی۔ ہر ایک نے ایک ایک مسرہ لے رکھی اور زمین پر پڑ گئے کچھ دیر بعد آنکھ کھلی، دیکھا تو ستارے نکلے ہوئے تھے اور آسمان صاف تھا اور بادل اور آندھی کا نام و نشان نہ تھا۔

چنانچہ پھر روانہ ہوئے اور سحری حضرت شاہ کے دسترخوان پر کھانی نماز کسوف اے صبح حضرت آدس کے ساتھ کسوف کی نماز پڑھی جو کہ حضرت مولوی سید محمد احسن صاحب امر وہی نے سجدہ

کی چھت پر پڑھائی۔ قریباً تین گھنٹے یہ نماز وغیرہ جاری رہی۔ کئی دوستوں نے شیشے پر سیاہی لگائی ہوئی تھی جس میں سے وہ گرہن دیکھنے میں مشغول تھے۔ ایک خفیف سی سیاہی شیشے پر شروع ہوئی تھی کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سامنے کہا کہ سورج کو گرہن لگ گیا ہے۔ آپ نے اس شیشہ میں سے دیکھا تو نہایت ہی خفیف سی سیاہی معلوم ہوتی ہے۔ حضور نے اظہارِ افسوس کرتے ہوئے فرمایا کہ اس گرہن کو ہم نے تو دیکھ لیا، مگر یہ ایسا خفیف ہے کہ عوام کی نظر سے اوچل رہ جائے گا اور اس طرح ایک عظیم الشان پیشگوئی کا نشان مشتبہ ہو جائے گا حضور نے کئی بار اس کا ذکر کیا تھوڑی دیر بعد سیاہی بڑھتی شروع ہو گئی تھی کہ آفتاب کا زیادہ حصہ تاریک ہو گیا۔ تب حضور نے فرمایا کہ ہم نے آج خواب میں پیاز دیکھا تھا۔ اس کی تعبیر غم ہوتی ہے۔ سورج و مہر میں سیاہی کے خفیف رہنے سے ظہور میں آیا۔

(اصحاب احمد جلد اول ص ۸۰-۸۱)

اسی طرح کے ذوق و شوق اور قلبی انتظار کی حالت میں پنجابی زبان کے معروف ادیب و شاعر حضرت مولوی محمد دلپزیر صاحب جو بہت ساری کتب اور پنجابی زبان میں تفسیر لکھنے کی دہر سے بہت مشہور ہیں۔ اس آسمانی نشان کے انتظار میں تھے اور نشان ظاہر ہوتے ہی قادیان پینے اور بیعت کر لی۔ آپ فرماتے ہیں۔

"۱۸۹۲ء میں کسوف و خسوف کو دیکھ کر جو حضرت امام مہدی کا خاص نشان تھا۔ ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قبول کیا تھا۔"

(بھیرو کی تاریخ احمدیت از فضل الرحمن بسمل صاحب ص ۱۱۱)

بے مثل آسمانی نشان اور ایک جیلنج بندگان خدا! وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اس نشان کی عظمت میں اضافہ ہو رہا ہے۔ ساری دنیا پر حضرت مصلی اللہ علیہ وسلم کی انتہائی غیر معمولی اور

حیرت انگیز پیشگوئی کا پورا ہونا روشن ہو رہا ہے۔ تخلیقِ ارضی و سما سے اب تک اس بے مثل و بے مثال آسمانی نشان پر غور تو کریں۔

۱۔ چودہ صدیوں میں بیسویں صدی میں مہدویت ہوئے جن کے احوال مختلف کتب میں محفوظ ہیں ان میں سے کوئی ایک مدعی ایسا نہیں ہے جس کی تاثیر و تصدیق کے لئے مقررہ تاریخوں پر کسوف و خسوف بطور نشان ظاہر ہوئے۔

حضرت مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس سلسلہ میں ایک تاریخی جیلنج دیتے ہوئے فرمایا۔ "کیا تم اس کی نظیر پہلے زمانوں میں سے کسی زمانہ میں پیش کر سکتے ہو؟ کیا تم کسی کتاب میں پڑھتے ہو کہ کسی شخص نے دعویٰ کیا کہ میں خدا کی طرف سے ہوں اور پھر اس کے زمانہ میں رمضان میں چاند اور سورج گرہن ہوا جیسا کہ اب تم نے دیکھا۔ پس اگر پہنچتے ہو تو بیان کرو اور تمہیں ایک ہزار روپے انعام ملے گا۔ اگر ایسا کر دکھاؤ۔ پس ثابت کرو اور یہ انعام ملے گا۔ اور میں خدا تعالیٰ کو اس عہد پر گواہ ٹھہراتا ہوں اور تم بھی گواہ رہو اور خدا سب گواہوں سے بہتر ہے۔"

(نور الحق حصہ دوم۔ روحانی خزائن جلد ۱۲ ص ۲۱۲)

روئے زمین پر بسنے والا کوئی شخص آج تک اس جیلنج کو قبول نہیں کر سکا اور ہم تحدی سے کہتے ہیں کہ نہ ہی کوئی قیامت تک قبول کر سکتا ہے۔

۲۔ افریقہ قادیان پر ظاہر ہونے والا یہ نشان علمِ میت کی روشنی میں سرزمینِ عرب سے شروع ہوا اور بہت سے ملکوں میں دیکھا جاسکتا تھا۔ اس سے اگلے سال ۱۸۹۵ء مطابق ۱۳۱۳ھ میں یہی کسوف و خسوف دوبارہ ظاہر ہوا۔ مگر امریکہ و یورپ میں۔ تاہم اس دفعہ چاند و سورج کے گرہن والے دنوں کی تاریخیں قادیان میں ۱۳۱۳ھ ہی تھیں۔

افسوس صد افسوس ان نام نہاد دینی راہنماؤں اور مولویوں پر جو سرکارِ دعوام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان فرمودہ اس حیرت انگیز پیش گوئی

کے پورا ہونے پر حیرت و سرشت کی بجائے حدیث نبوی کو ہی۔

ضعیف و غریب قرار دینے پر زور لگا رہے ہیں۔ ایسے تمام اعتراضات کے جواب میں حضرت مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

"یہ حدیث ایک پیشگوئی پر مشتمل تھی جو اپنے وقت پر پوری ہو گئی پس جب کہ حدیث نے اپنی سچائی کو آپ ظاہر کر دیا تو اس کی صحت میں کیا کلام ہے۔۔۔۔۔ اس حدیث کو تو کسی شخص نے دشمنی قرار نہیں دیا اور اہل سنت اور شیعہ دونوں میں پائی جاتی ہے اور اہل حدیث خوب جانتے ہیں کہ محدثین کا فترتی قطعی طعن پر کسی حدیث کے صدق یا کذب کا مدار نہیں ٹھہر سکتا۔ (انجام آتھم ص ۹۴)"

اسی طرح فرمایا۔

"اگر کسی نے اکابرِ مہین میں سے اس حدیث کو موضوع ٹھہرایا ہے تو ان سب میں سے کسی حدیث کا قول پیش تو کرو جس نے لکھا ہو کہ یہ حدیث موضوع ہے۔ اگر کسی جلیل الشان محدث کی کتاب سے اس حدیث کا موضوع ہونا ثابت کر سکو تو ہم فی الفور ایک سو روپیہ بطور انعام تمہاری نذر کریں گے جس طرح چاہو امانت پہلے جمع کرالو۔"

(تحفہ گولڑیہ ص ۴۵ طبع دوم)

۳۔ بعض لوگ فی اول لیلۃ من رمضان سے مراد چاند کی پہلی تاریخ کو گرہن لگنا بیان کرتے ہیں اول تو قانونِ قدرت کے خلاف ممکن نہیں کیونکہ لَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللَّهِ تَبْدِيلًا دوسرے لگ بھگ جاتے تو دیکھ لے گا کون؟ پہلی کا چاند تو ایسے ہی اتنا چھوٹا دکھائی دیتا ہے کہ بسا اوقات نظر ہی نہیں آتا۔

گرہن کے وقت چاند یا سورج کا کوئی حصہ لگ نہیں ہوتا بلکہ جزوی طور پر نظر آنے کی حالت کو گرہن کہتے ہیں اس حوالہ سے ۱۳-۱۴ اور ۱۵ تاریخ کے چاند کے سوا باقی پہلے جزوی طور پر دکھائی نہیں دیتے اس لئے معقول بات یہی ہے کہ گرہن انہی تاریخوں میں لگے جن میں کوئی حصہ

چاند اوچل نہیں ہوتا اس سب لوگوں کو پتہ بھی لگ سکے۔

پھر فی اول لیلۃ من رمضان کا مفہوم اول شب بھی تو ہو سکتا ہے کہ لوگ سوئے نہیں ہوں گے اور شروع ہوتے ہی یعنی اول شب گرہن ظاہر ہو گا۔ عملاً ایسا ہی واقع ہوا۔ اسی طرح سورج کی نسبت فی النصف منہ سے مراد نصف النہار کے وقت گرہن لگنا مراد لیا جاسکتا ہے جیسا کہ واقعہ بھی ظہور میں آیا۔

قبول حق کی دعوت

رمضان کی مقررہ تاریخوں میں افریقہ قادیان پر کسوف و خسوف ایسا حیرت انگیز نشان صداقت ہے کہ مہدی موعود کی صداقت پر مہرِ تقدیق ثبت کرنے کے علاوہ انما الغیب للہ کے مطابق خدا کے قادرِ ہستی پر دلیل ہے قدرت سے اپنی ذات کا بتا رہے ہیں۔

اس بے نشان کی چہرہ نمائی بھی تو ہے اسی طرح محبوبِ خدا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت پر سربانِ قاطع ہے کیونکہ لَا يُظْهِرُ عَلَى غَيْبِهِ أَحَدًا إِلَّا مَنِ ارْتَضَىٰ مِنْ رَسُولٍ يَخْبُرُ رَسُوْلٌ بِغَيْبِ كَيْ بَاتِ خَدَائِعُ عَلَامِ الْغَيْبِ ہی کھولتا ہے۔

پس اسے روئے زمین کے رہنے والے تمام انسانوں پر زندہ خدا اور زندہ رسول کے بیان کردہ اس زندہ جاوید نشان آسمانی کی گواہی سے مہدی موعود علیہ السلام کو قبول کرو جسکی آواز ایک صدی سے دنیا میں گونج رہی ہے "بجہ خدا تعالیٰ کی پاک اور مظہرِ وحی سے اطلاع دی گئی ہے کہ میں اسکی طرف سے مسیح موعود اور مہدی موعود اور اندرونی و بیرونی اختلافات کا حکم ہوں۔" (الرحمن ص ۱۱۱)

آج مصنوعی سیاروں اور ڈش اینٹن کی مدد سے دنیا کے تمام براعظموں میں مسلسل اعلان ہو رہا ہے کہ مختلف مذاہب میں بیان لیکن زمین و آسمان کی تخلیق سے اب تک بے مثل و بے مثال آسمانی نشان کسوف و خسوف ظاہر ہو چکا ہے۔

اور ہر مرد انسان کو دے دو آؤ چکا یہ راز تم کو شمس و قمر ہی بتا چکا

۱۲۵ سالک سے لے کر لاکھوں سالک خدا اس نشان کے ظاہر ہونے کی منادی کر رہے ہیں جس سے ہر مہدی کی صداقت ظہور میں آئے گی جس کے سننے کے کان ہوں سفیہ

اَسْمَعُوا صَوْتَ السَّمَاءِ جَاوِلِجٍ بِالسَّيْحِ نَبِيٍّ شَوَّازٍ فِي أَمَامِ كَا مَكَا

از مکرم حیو بدری خورشید احمد صاحب برکبا کرد درویش قادیان

(۱) مفید بیان جناب احمد خان احمد صاحب
(۲) وزیر احمدی) ولید عبدالحق خان صاحب افغا
خاکوئی - مدائی۔ ان کی شہادت ہے
یہ بیت ولی کا علی ملتان نے پچاس سال قبل

دائمی عالمگیر اور کامل شریعت قرآن مجید کے حامل ہوں گے۔ وہ احمد لغیر جنگ کے لوگوں کے لیے نجات سے جیت لے گا۔

بھجن ہما تھا سورج اس۔ شعرا و کرام میں ہما تھا سورج اس کا مقام تمام شعرا سے بہ سورج کا سانا گیا ہے۔ جب کہ باقی شعراء کو ستاروں سے تشبیہ دی گئی ہے۔ متفقہ طور پر آپ کو کرشن جی کی تعلیم کیا گیا ہے۔

”علم غیب جاننے والے کو کوئی (کھٹک) کہا جاتا ہے۔ جس کا خدا سے قریبی تعلق ہو۔ جو خدا کو اچھی طرح جانتا ہو۔ (نرا شنس اور آخری رسول صلہ از وید پرکاش M.A.)

لغت کی رو سے کوئی۔ برعکس خدا اگلا پچھلا سب جاننے والا کہہ جاتا ہے۔ (وید چنڈر کوش ص ۱۷۱)

ہما تھا سورج اس نے اپنے بھجنوں میں کھلی اوتار حضرت کرشن جی کی بعثت ثانیہ میں ان کا سچائی کا آسمانی نشان چاند سورج گرہن بتایا ہے جو ایک خاص یوگ کے نتیجے میں ۱۸۹۲ء کے بعد وقوع میں آئے گا۔

بھجن ”اے من و میرج کیوں نہ دھرم“ (ویک)

میگھا اور اون کا بیٹا سونو جی جنم دھرم پورہ جی چھم ”اوتار دھرم چل دھرم“ اکل مرتیو جگ پائیں ویاپے پر جا بہت مرے۔ دشت دشت کو ایسا کا میں جیسے کیٹ جسے چنڈر سورج کو راہو گر سے مرتیو بہت بڑے کھائی بھگوان تھے پر کھٹ ہوں واس سدھار کرے ایک سہسرو سو تھے اور ایسا یوگ پڑے سہسرو دشت تک سنت یوگ بیتے دھرم کا میں سورج پھولی پر پھولی پھولی جگ شاعر سے سورج اس یہ ہر کی لیلہ نارسے نہیں ٹرے۔ اے من و میرج کیوں نہ دھرم

ترجمہ:- اس دنیا میں راہوں کے بیٹے سہسرو ماد جیسے ظالم و پاپی صفات لوگ بار بار پیدا ہوتے ہیں گے۔ اس زمانے میں مشرق مغرب شمال جنوب چاروں اطراف میں تھکا پڑے گا۔

ترجمہ:- اس دنیا میں ہر آدمی بے وقت مروت سے پہلک کے لوگ بہت بڑی تعداد میں مارے جائیں گے۔ ششیر بد کردار اور دشت لوگ دوسرے بد اطوار۔ بد کردار ظالم اور ششیر لوگوں کو بے پروا اور ہلاک کیا کریں گے۔ جیسے

کھیرے پتنگے جل مرتے ہیں۔ (رس)۔ چاند اور سورج کو راہو پڑ کر کھانیاں۔ (چاند سورج کو کال گرہن ہوگا) اس دور میں موتا موتی بہت ہوگی۔ اس وقت کل یوگ کے اوتار کرشن جی مبعوث ہو کر لوگوں کی اصلاح کر رہے ہوں گے۔ (۵)۔ ایسا یوگ (اجتماع اجرام فلکی و گرہن) ایک ہزار نو سو ست ۱۹۰۰ بھری (۱۸۹۲ء) گذر جائے کہ بعد واقع ہوگا۔ ایک ہزار سال سنت یوگ گذرنے کے بعد تک سچے دھرم کی بیل خوب پھیلے پھولے اور پھیلے گی۔

(۵)۔ اس زمانہ میں سونے کے پھول زمین پر اپنی سدا بہار شان دکھاتے رہیں گے۔ اور دنیا کی دوبارہ نئے سرے سے کھیا پلٹ ہو جائے گی۔ ہما تھا سورج اس جی چھتے ہیں کہ یہ باقی قادر مطلق عالم الغیب خدا کا لیلہ (کرمت و معجزہ) ہیں۔ جو زمانے سے میں نہیں مل سکتیں۔ پس اے دل! تو صبر کر! کہ یہ باتیں اپنے وقت پر بلاشبہ ضرور پوری ہو کر رہیں گی۔

نوٹ:- اعداد پر مشتمل پیشگوئیوں کے اصول کے مطابق ہما تھا سورج اس کی پیشگوئی بابت گرہن کا ظہور ۱۸۹۲ء کے بعد لیکن سن ۱۹۰۰ء (۲۔ ۳۔ ۴۔ ۵۔ ۶۔ ۷۔ ۸۔ ۹۔ ۱۰۔ ۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔ ۳۱۔ ۳۲۔ ۳۳۔ ۳۴۔ ۳۵۔ ۳۶۔ ۳۷۔ ۳۸۔ ۳۹۔ ۴۰۔ ۴۱۔ ۴۲۔ ۴۳۔ ۴۴۔ ۴۵۔ ۴۶۔ ۴۷۔ ۴۸۔ ۴۹۔ ۵۰۔ ۵۱۔ ۵۲۔ ۵۳۔ ۵۴۔ ۵۵۔ ۵۶۔ ۵۷۔ ۵۸۔ ۵۹۔ ۶۰۔ ۶۱۔ ۶۲۔ ۶۳۔ ۶۴۔ ۶۵۔ ۶۶۔ ۶۷۔ ۶۸۔ ۶۹۔ ۷۰۔ ۷۱۔ ۷۲۔ ۷۳۔ ۷۴۔ ۷۵۔ ۷۶۔ ۷۷۔ ۷۸۔ ۷۹۔ ۸۰۔ ۸۱۔ ۸۲۔ ۸۳۔ ۸۴۔ ۸۵۔ ۸۶۔ ۸۷۔ ۸۸۔ ۸۹۔ ۹۰۔ ۹۱۔ ۹۲۔ ۹۳۔ ۹۴۔ ۹۵۔ ۹۶۔ ۹۷۔ ۹۸۔ ۹۹۔ ۱۰۰۔ ۱۰۱۔ ۱۰۲۔ ۱۰۳۔ ۱۰۴۔ ۱۰۵۔ ۱۰۶۔ ۱۰۷۔ ۱۰۸۔ ۱۰۹۔ ۱۱۰۔ ۱۱۱۔ ۱۱۲۔ ۱۱۳۔ ۱۱۴۔ ۱۱۵۔ ۱۱۶۔ ۱۱۷۔ ۱۱۸۔ ۱۱۹۔ ۱۲۰۔ ۱۲۱۔ ۱۲۲۔ ۱۲۳۔ ۱۲۴۔ ۱۲۵۔ ۱۲۶۔ ۱۲۷۔ ۱۲۸۔ ۱۲۹۔ ۱۳۰۔ ۱۳۱۔ ۱۳۲۔ ۱۳۳۔ ۱۳۴۔ ۱۳۵۔ ۱۳۶۔ ۱۳۷۔ ۱۳۸۔ ۱۳۹۔ ۱۴۰۔ ۱۴۱۔ ۱۴۲۔ ۱۴۳۔ ۱۴۴۔ ۱۴۵۔ ۱۴۶۔ ۱۴۷۔ ۱۴۸۔ ۱۴۹۔ ۱۵۰۔ ۱۵۱۔ ۱۵۲۔ ۱۵۳۔ ۱۵۴۔ ۱۵۵۔ ۱۵۶۔ ۱۵۷۔ ۱۵۸۔ ۱۵۹۔ ۱۶۰۔ ۱۶۱۔ ۱۶۲۔ ۱۶۳۔ ۱۶۴۔ ۱۶۵۔ ۱۶۶۔ ۱۶۷۔ ۱۶۸۔ ۱۶۹۔ ۱۷۰۔ ۱۷۱۔ ۱۷۲۔ ۱۷۳۔ ۱۷۴۔ ۱۷۵۔ ۱۷۶۔ ۱۷۷۔ ۱۷۸۔ ۱۷۹۔ ۱۸۰۔ ۱۸۱۔ ۱۸۲۔ ۱۸۳۔ ۱۸۴۔ ۱۸۵۔ ۱۸۶۔ ۱۸۷۔ ۱۸۸۔ ۱۸۹۔ ۱۹۰۔ ۱۹۱۔ ۱۹۲۔ ۱۹۳۔ ۱۹۴۔ ۱۹۵۔ ۱۹۶۔ ۱۹۷۔ ۱۹۸۔ ۱۹۹۔ ۲۰۰۔ ۲۰۱۔ ۲۰۲۔ ۲۰۳۔ ۲۰۴۔ ۲۰۵۔ ۲۰۶۔ ۲۰۷۔ ۲۰۸۔ ۲۰۹۔ ۲۱۰۔ ۲۱۱۔ ۲۱۲۔ ۲۱۳۔ ۲۱۴۔ ۲۱۵۔ ۲۱۶۔ ۲۱۷۔ ۲۱۸۔ ۲۱۹۔ ۲۲۰۔ ۲۲۱۔ ۲۲۲۔ ۲۲۳۔ ۲۲۴۔ ۲۲۵۔ ۲۲۶۔ ۲۲۷۔ ۲۲۸۔ ۲۲۹۔ ۲۳۰۔ ۲۳۱۔ ۲۳۲۔ ۲۳۳۔ ۲۳۴۔ ۲۳۵۔ ۲۳۶۔ ۲۳۷۔ ۲۳۸۔ ۲۳۹۔ ۲۴۰۔ ۲۴۱۔ ۲۴۲۔ ۲۴۳۔ ۲۴۴۔ ۲۴۵۔ ۲۴۶۔ ۲۴۷۔ ۲۴۸۔ ۲۴۹۔ ۲۵۰۔ ۲۵۱۔ ۲۵۲۔ ۲۵۳۔ ۲۵۴۔ ۲۵۵۔ ۲۵۶۔ ۲۵۷۔ ۲۵۸۔ ۲۵۹۔ ۲۶۰۔ ۲۶۱۔ ۲۶۲۔ ۲۶۳۔ ۲۶۴۔ ۲۶۵۔ ۲۶۶۔ ۲۶۷۔ ۲۶۸۔ ۲۶۹۔ ۲۷۰۔ ۲۷۱۔ ۲۷۲۔ ۲۷۳۔ ۲۷۴۔ ۲۷۵۔ ۲۷۶۔ ۲۷۷۔ ۲۷۸۔ ۲۷۹۔ ۲۸۰۔ ۲۸۱۔ ۲۸۲۔ ۲۸۳۔ ۲۸۴۔ ۲۸۵۔ ۲۸۶۔ ۲۸۷۔ ۲۸۸۔ ۲۸۹۔ ۲۹۰۔ ۲۹۱۔ ۲۹۲۔ ۲۹۳۔ ۲۹۴۔ ۲۹۵۔ ۲۹۶۔ ۲۹۷۔ ۲۹۸۔ ۲۹۹۔ ۳۰۰۔ ۳۰۱۔ ۳۰۲۔ ۳۰۳۔ ۳۰۴۔ ۳۰۵۔ ۳۰۶۔ ۳۰۷۔ ۳۰۸۔ ۳۰۹۔ ۳۱۰۔ ۳۱۱۔ ۳۱۲۔ ۳۱۳۔ ۳۱۴۔ ۳۱۵۔ ۳۱۶۔ ۳۱۷۔ ۳۱۸۔ ۳۱۹۔ ۳۲۰۔ ۳۲۱۔ ۳۲۲۔ ۳۲۳۔ ۳۲۴۔ ۳۲۵۔ ۳۲۶۔ ۳۲۷۔ ۳۲۸۔ ۳۲۹۔ ۳۳۰۔ ۳۳۱۔ ۳۳۲۔ ۳۳۳۔ ۳۳۴۔ ۳۳۵۔ ۳۳۶۔ ۳۳۷۔ ۳۳۸۔ ۳۳۹۔ ۳۴۰۔ ۳۴۱۔ ۳۴۲۔ ۳۴۳۔ ۳۴۴۔ ۳۴۵۔ ۳۴۶۔ ۳۴۷۔ ۳۴۸۔ ۳۴۹۔ ۳۵۰۔ ۳۵۱۔ ۳۵۲۔ ۳۵۳۔ ۳۵۴۔ ۳۵۵۔ ۳۵۶۔ ۳۵۷۔ ۳۵۸۔ ۳۵۹۔ ۳۶۰۔ ۳۶۱۔ ۳۶۲۔ ۳۶۳۔ ۳۶۴۔ ۳۶۵۔ ۳۶۶۔ ۳۶۷۔ ۳۶۸۔ ۳۶۹۔ ۳۷۰۔ ۳۷۱۔ ۳۷۲۔ ۳۷۳۔ ۳۷۴۔ ۳۷۵۔ ۳۷۶۔ ۳۷۷۔ ۳۷۸۔ ۳۷۹۔ ۳۸۰۔ ۳۸۱۔ ۳۸۲۔ ۳۸۳۔ ۳۸۴۔ ۳۸۵۔ ۳۸۶۔ ۳۸۷۔ ۳۸۸۔ ۳۸۹۔ ۳۹۰۔ ۳۹۱۔ ۳۹۲۔ ۳۹۳۔ ۳۹۴۔ ۳۹۵۔ ۳۹۶۔ ۳۹۷۔ ۳۹۸۔ ۳۹۹۔ ۴۰۰۔ ۴۰۱۔ ۴۰۲۔ ۴۰۳۔ ۴۰۴۔ ۴۰۵۔ ۴۰۶۔ ۴۰۷۔ ۴۰۸۔ ۴۰۹۔ ۴۱۰۔ ۴۱۱۔ ۴۱۲۔ ۴۱۳۔ ۴۱۴۔ ۴۱۵۔ ۴۱۶۔ ۴۱۷۔ ۴۱۸۔ ۴۱۹۔ ۴۲۰۔ ۴۲۱۔ ۴۲۲۔ ۴۲۳۔ ۴۲۴۔ ۴۲۵۔ ۴۲۶۔ ۴۲۷۔ ۴۲۸۔ ۴۲۹۔ ۴۳۰۔ ۴۳۱۔ ۴۳۲۔ ۴۳۳۔ ۴۳۴۔ ۴۳۵۔ ۴۳۶۔ ۴۳۷۔ ۴۳۸۔ ۴۳۹۔ ۴۴۰۔ ۴۴۱۔ ۴۴۲۔ ۴۴۳۔ ۴۴۴۔ ۴۴۵۔ ۴۴۶۔ ۴۴۷۔ ۴۴۸۔ ۴۴۹۔ ۴۵۰۔ ۴۵۱۔ ۴۵۲۔ ۴۵۳۔ ۴۵۴۔ ۴۵۵۔ ۴۵۶۔ ۴۵۷۔ ۴۵۸۔ ۴۵۹۔ ۴۶۰۔ ۴۶۱۔ ۴۶۲۔ ۴۶۳۔ ۴۶۴۔ ۴۶۵۔ ۴۶۶۔ ۴۶۷۔ ۴۶۸۔ ۴۶۹۔ ۴۷۰۔ ۴۷۱۔ ۴۷۲۔ ۴۷۳۔ ۴۷۴۔ ۴۷۵۔ ۴۷۶۔ ۴۷۷۔ ۴۷۸۔ ۴۷۹۔ ۴۸۰۔ ۴۸۱۔ ۴۸۲۔ ۴۸۳۔ ۴۸۴۔ ۴۸۵۔ ۴۸۶۔ ۴۸۷۔ ۴۸۸۔ ۴۸۹۔ ۴۹۰۔ ۴۹۱۔ ۴۹۲۔ ۴۹۳۔ ۴۹۴۔ ۴۹۵۔ ۴۹۶۔ ۴۹۷۔ ۴۹۸۔ ۴۹۹۔ ۵۰۰۔ ۵۰۱۔ ۵۰۲۔ ۵۰۳۔ ۵۰۴۔ ۵۰۵۔ ۵۰۶۔ ۵۰۷۔ ۵۰۸۔ ۵۰۹۔ ۵۱۰۔ ۵۱۱۔ ۵۱۲۔ ۵۱۳۔ ۵۱۴۔ ۵۱۵۔ ۵۱۶۔ ۵۱۷۔ ۵۱۸۔ ۵۱۹۔ ۵۲۰۔ ۵۲۱۔ ۵۲۲۔ ۵۲۳۔ ۵۲۴۔ ۵۲۵۔ ۵۲۶۔ ۵۲۷۔ ۵۲۸۔ ۵۲۹۔ ۵۳۰۔ ۵۳۱۔ ۵۳۲۔ ۵۳۳۔ ۵۳۴۔ ۵۳۵۔ ۵۳۶۔ ۵۳۷۔ ۵۳۸۔ ۵۳۹۔ ۵۴۰۔ ۵۴۱۔ ۵۴۲۔ ۵۴۳۔ ۵۴۴۔ ۵۴۵۔ ۵۴۶۔ ۵۴۷۔ ۵۴۸۔ ۵۴۹۔ ۵۵۰۔ ۵۵۱۔ ۵۵۲۔ ۵۵۳۔ ۵۵۴۔ ۵۵۵۔ ۵۵۶۔ ۵۵۷۔ ۵۵۸۔ ۵۵۹۔ ۵۶۰۔ ۵۶۱۔ ۵۶۲۔ ۵۶۳۔ ۵۶۴۔ ۵۶۵۔ ۵۶۶۔ ۵۶۷۔ ۵۶۸۔ ۵۶۹۔ ۵۷۰۔ ۵۷۱۔ ۵۷۲۔ ۵۷۳۔ ۵۷۴۔ ۵۷۵۔ ۵۷۶۔ ۵۷۷۔ ۵۷۸۔ ۵۷۹۔ ۵۸۰۔ ۵۸۱۔ ۵۸۲۔ ۵۸۳۔ ۵۸۴۔ ۵۸۵۔ ۵۸۶۔ ۵۸۷۔ ۵۸۸۔ ۵۸۹۔ ۵۹۰۔ ۵۹۱۔ ۵۹۲۔ ۵۹۳۔ ۵۹۴۔ ۵۹۵۔ ۵۹۶۔ ۵۹۷۔ ۵۹۸۔ ۵۹۹۔ ۶۰۰۔ ۶۰۱۔ ۶۰۲۔ ۶۰۳۔ ۶۰۴۔ ۶۰۵۔ ۶۰۶۔ ۶۰۷۔ ۶۰۸۔ ۶۰۹۔ ۶۱۰۔ ۶۱۱۔ ۶۱۲۔ ۶۱۳۔ ۶۱۴۔ ۶۱۵۔ ۶۱۶۔ ۶۱۷۔ ۶۱۸۔ ۶۱۹۔ ۶۲۰۔ ۶۲۱۔ ۶۲۲۔ ۶۲۳۔ ۶۲۴۔ ۶۲۵۔ ۶۲۶۔ ۶۲۷۔ ۶۲۸۔ ۶۲۹۔ ۶۳۰۔ ۶۳۱۔ ۶۳۲۔ ۶۳۳۔ ۶۳۴۔ ۶۳۵۔ ۶۳۶۔ ۶۳۷۔ ۶۳۸۔ ۶۳۹۔ ۶۴۰۔ ۶۴۱۔ ۶۴۲۔ ۶۴۳۔ ۶۴۴۔ ۶۴۵۔ ۶۴۶۔ ۶۴۷۔ ۶۴۸۔ ۶۴۹۔ ۶۵۰۔ ۶۵۱۔ ۶۵۲۔ ۶۵۳۔ ۶۵۴۔ ۶۵۵۔ ۶۵۶۔ ۶۵۷۔ ۶۵۸۔ ۶۵۹۔ ۶۶۰۔ ۶۶۱۔ ۶۶۲۔ ۶۶۳۔ ۶۶۴۔ ۶۶۵۔ ۶۶۶۔ ۶۶۷۔ ۶۶۸۔ ۶۶۹۔ ۶۷۰۔ ۶۷۱۔ ۶۷۲۔ ۶۷۳۔ ۶۷۴۔ ۶۷۵۔ ۶۷۶۔ ۶۷۷۔ ۶۷۸۔ ۶۷۹۔ ۶۸۰۔ ۶۸۱۔ ۶۸۲۔ ۶۸۳۔ ۶۸۴۔ ۶۸۵۔ ۶۸۶۔ ۶۸۷۔ ۶۸۸۔ ۶۸۹۔ ۶۹۰۔ ۶۹۱۔ ۶۹۲۔ ۶۹۳۔ ۶۹۴۔ ۶۹۵۔ ۶۹۶۔ ۶۹۷۔ ۶۹۸۔ ۶۹۹۔ ۷۰۰۔ ۷۰۱۔ ۷۰۲۔ ۷۰۳۔ ۷۰۴۔ ۷۰۵۔ ۷۰۶۔ ۷۰۷۔ ۷۰۸۔ ۷۰۹۔ ۷۱۰۔ ۷۱۱۔ ۷۱۲۔ ۷۱۳۔ ۷۱۴۔ ۷۱۵۔ ۷۱۶۔ ۷۱۷۔ ۷۱۸۔ ۷۱۹۔ ۷۲۰۔ ۷۲۱۔ ۷۲۲۔ ۷۲۳۔ ۷۲۴۔ ۷۲۵۔ ۷۲۶۔ ۷۲۷۔ ۷۲۸۔ ۷۲۹۔ ۷۳۰۔ ۷۳۱۔ ۷۳۲۔ ۷۳۳۔ ۷۳۴۔ ۷۳۵۔ ۷۳۶۔ ۷۳۷۔ ۷۳۸۔ ۷۳۹۔ ۷۴۰۔ ۷۴۱۔ ۷۴۲۔ ۷۴۳۔ ۷۴۴۔ ۷۴۵۔ ۷۴۶۔ ۷۴۷۔ ۷۴۸۔ ۷۴۹۔ ۷۵۰۔ ۷۵۱۔ ۷۵۲۔ ۷۵۳۔ ۷۵۴۔ ۷۵۵۔ ۷۵۶۔ ۷۵۷۔ ۷۵۸۔ ۷۵۹۔ ۷۶۰۔ ۷۶۱۔ ۷۶۲۔ ۷۶۳۔ ۷۶۴۔ ۷۶۵۔ ۷۶۶۔ ۷۶۷۔ ۷۶۸۔ ۷۶۹۔ ۷۷۰۔ ۷۷۱۔ ۷۷۲۔ ۷۷۳۔ ۷۷۴۔ ۷۷۵۔ ۷۷۶۔ ۷۷۷۔ ۷۷۸۔ ۷۷۹۔ ۷۸۰۔ ۷۸۱۔ ۷۸۲۔ ۷۸۳۔ ۷۸۴۔ ۷۸۵۔ ۷۸۶۔ ۷۸۷۔ ۷۸۸۔ ۷۸۹۔ ۷۹۰۔ ۷۹۱۔ ۷۹۲۔ ۷۹۳۔ ۷۹۴۔ ۷۹۵۔ ۷۹۶۔ ۷۹۷۔ ۷۹۸۔ ۷۹۹۔ ۸۰۰۔ ۸۰۱۔ ۸۰۲۔ ۸۰۳۔ ۸۰۴۔ ۸۰۵۔ ۸۰۶۔ ۸۰۷۔ ۸۰۸۔ ۸۰۹۔ ۸۱۰۔ ۸۱۱۔ ۸۱۲۔ ۸۱۳۔ ۸۱۴۔ ۸۱۵۔ ۸۱۶۔ ۸۱۷۔ ۸۱۸۔ ۸۱۹۔ ۸۲۰۔ ۸۲۱۔ ۸۲۲۔ ۸۲۳۔ ۸۲۴۔ ۸۲۵۔ ۸۲۶۔ ۸۲۷۔ ۸۲۸۔ ۸۲۹۔ ۸۳۰۔ ۸۳۱۔ ۸۳۲۔ ۸۳۳۔ ۸۳۴۔ ۸۳۵۔ ۸۳۶۔ ۸۳۷۔ ۸۳۸۔ ۸۳۹۔ ۸۴۰۔ ۸۴۱۔ ۸۴۲۔ ۸۴۳۔ ۸۴۴۔ ۸۴۵۔ ۸۴۶۔ ۸۴۷۔ ۸۴۸۔ ۸۴۹۔ ۸۵۰۔ ۸۵۱۔ ۸۵۲۔ ۸۵۳۔ ۸۵۴۔ ۸۵۵۔ ۸۵۶۔ ۸۵۷۔ ۸۵۸۔ ۸۵۹۔ ۸۶۰۔ ۸۶۱۔ ۸۶۲۔ ۸۶۳۔ ۸۶۴۔ ۸۶۵۔ ۸۶۶۔ ۸۶۷۔ ۸۶۸۔ ۸۶۹۔ ۸۷۰۔ ۸۷۱۔ ۸۷۲۔ ۸۷۳۔ ۸۷۴۔ ۸۷۵۔ ۸۷۶۔ ۸۷۷۔ ۸۷۸۔ ۸۷۹۔ ۸۸۰۔ ۸۸۱۔ ۸۸۲۔ ۸۸۳۔ ۸۸۴۔ ۸۸۵۔ ۸۸۶۔ ۸۸۷۔ ۸۸۸۔ ۸۸۹۔ ۸۹۰۔ ۸۹۱۔ ۸۹۲۔ ۸۹۳۔ ۸۹۴۔ ۸۹۵۔ ۸۹۶۔ ۸۹۷۔ ۸۹۸۔ ۸۹۹۔ ۹۰۰۔ ۹۰۱۔ ۹۰۲۔ ۹۰۳۔ ۹۰۴۔ ۹۰۵۔ ۹۰۶۔ ۹۰۷۔ ۹۰۸۔ ۹۰۹۔ ۹۱۰۔ ۹۱۱۔ ۹۱۲۔ ۹۱۳۔ ۹۱۴۔ ۹۱۵۔ ۹۱۶۔ ۹۱۷۔ ۹۱۸۔ ۹۱۹۔ ۹۲۰۔ ۹۲۱۔ ۹۲۲۔ ۹۲۳۔ ۹۲۴۔ ۹۲۵۔ ۹۲۶۔ ۹۲۷۔ ۹۲۸۔ ۹۲۹۔ ۹۳۰۔ ۹۳۱۔ ۹۳۲۔ ۹۳۳۔ ۹۳۴۔ ۹۳۵۔ ۹۳۶۔ ۹۳۷۔ ۹۳۸۔ ۹۳۹۔ ۹۴۰۔ ۹۴۱۔ ۹۴۲۔ ۹۴۳۔ ۹۴۴۔ ۹۴۵۔ ۹۴۶۔ ۹۴۷۔ ۹۴۸۔ ۹۴۹۔ ۹۵۰۔ ۹۵۱۔ ۹۵۲۔ ۹۵۳۔ ۹۵۴۔ ۹۵۵۔ ۹۵۶۔ ۹۵۷۔ ۹۵۸۔ ۹۵۹۔ ۹۶۰۔ ۹۶۱۔ ۹۶۲۔ ۹۶۳۔ ۹۶۴۔ ۹۶۵۔ ۹۶۶۔ ۹۶۷۔ ۹۶۸۔ ۹۶۹۔ ۹۷۰۔ ۹۷۱۔ ۹۷۲۔ ۹۷۳۔ ۹۷۴۔ ۹۷۵۔ ۹۷۶۔ ۹۷۷۔ ۹۷۸۔ ۹۷۹۔ ۹۸۰۔ ۹۸۱۔ ۹۸۲۔ ۹۸۳۔ ۹۸۴۔ ۹۸۵۔ ۹۸۶۔ ۹۸۷۔ ۹۸۸۔ ۹۸۹۔ ۹۹۰۔ ۹۹۱۔ ۹۹۲۔ ۹۹۳۔ ۹۹۴۔ ۹۹۵۔ ۹۹۶۔ ۹۹۷۔ ۹۹۸۔ ۹۹۹۔ ۱۰۰۰۔ ۱۰۰۱۔ ۱۰۰۲۔ ۱۰۰۳۔ ۱۰۰۴۔ ۱۰۰۵۔ ۱۰۰۶۔ ۱۰۰۷۔ ۱۰۰۸۔ ۱۰۰۹۔ ۱۰۱۰۔ ۱۰۱۱۔ ۱۰۱۲۔ ۱۰۱۳۔ ۱۰۱۴۔ ۱۰۱۵۔ ۱۰۱۶۔ ۱۰۱۷۔ ۱۰۱۸۔ ۱۰۱۹۔ ۱۰۲۰۔ ۱۰۲۱۔ ۱۰۲۲۔ ۱۰۲۳۔ ۱۰۲۴۔ ۱۰۲۵۔ ۱۰۲۶۔ ۱۰۲۷۔ ۱۰۲۸۔ ۱۰۲۹۔ ۱۰۳۰۔ ۱۰۳۱۔ ۱۰۳۲۔ ۱۰۳۳۔ ۱۰۳۴۔ ۱۰۳۵۔ ۱۰۳۶۔ ۱۰۳۷۔ ۱۰۳۸۔ ۱۰۳۹۔ ۱۰۴۰۔ ۱۰۴۱۔ ۱۰۴۲۔ ۱۰۴۳۔ ۱۰۴۴۔ ۱۰۴۵۔ ۱۰۴۶۔ ۱۰۴۷۔ ۱۰۴۸۔ ۱۰۴۹۔ ۱۰۵۰۔ ۱۰۵۱۔ ۱۰۵۲۔ ۱۰۵۳۔ ۱۰۵۴۔ ۱۰۵۵۔ ۱۰۵۶۔ ۱۰۵۷۔ ۱۰۵۸۔ ۱۰۵۹۔ ۱۰۶۰۔ ۱۰۶۱۔ ۱۰۶۲۔ ۱۰۶۳۔ ۱۰۶۴۔ ۱۰۶۵۔ ۱۰۶۶۔ ۱۰۶۷۔ ۱۰۶۸۔ ۱۰۶۹۔ ۱۰۷۰۔ ۱۰۷۱۔ ۱۰۷۲۔ ۱۰۷۳۔ ۱۰۷۴۔ ۱۰۷۵۔ ۱۰۷۶۔ ۱۰۷۷۔ ۱۰۷۸۔ ۱۰۷۹۔ ۱۰۸۰۔ ۱۰۸۱۔ ۱۰۸۲۔ ۱۰۸۳۔ ۱۰۸۴۔ ۱۰۸۵۔ ۱۰۸۶۔ ۱۰۸۷۔ ۱۰۸۸۔ ۱۰۸۹۔ ۱۰۹۰۔ ۱۰۹۱۔ ۱۰۹۲۔ ۱۰۹۳۔ ۱۰۹۴۔ ۱۰۹۵۔ ۱۰۹۶۔ ۱۰۹۷۔ ۱۰۹۸۔ ۱۰۹۹۔ ۱۱۰۰۔ ۱۱۰۱۔ ۱۱۰۲۔ ۱۱۰۳۔ ۱۱۰۴۔ ۱۱۰۵۔ ۱۱۰۶۔ ۱۱۰۷۔ ۱۱۰۸۔ ۱۱۰۹۔ ۱۱۱۰۔ ۱۱۱۱۔ ۱۱۱۲۔ ۱۱۱۳۔ ۱۱۱۴۔ ۱۱۱۵۔ ۱۱۱۶۔ ۱۱۱۷۔ ۱۱۱۸۔ ۱۱۱۹۔ ۱۱۲۰۔ ۱۱۲۱۔ ۱۱۲۲۔ ۱۱۲۳۔ ۱۱۲۴۔ ۱۱۲۵۔ ۱۱۲۶۔ ۱۱۲۷۔ ۱۱۲۸۔ ۱۱۲۹۔ ۱۱۳۰۔ ۱۱۳۱۔ ۱۱۳۲۔ ۱۱۳۳۔ ۱۱۳۴۔ ۱۱۳۵۔ ۱۱۳۶۔ ۱۱۳۷۔ ۱۱۳۸۔ ۱۱۳۹۔ ۱۱۴۰۔ ۱۱۴۱۔ ۱۱۴۲۔ ۱۱۴۳۔ ۱۱۴۴۔ ۱۱۴۵۔ ۱۱۴۶۔ ۱۱۴۷۔ ۱۱۴۸۔ ۱۱۴۹۔ ۱۱۵۰۔ ۱۱۵۱۔ ۱۱۵۲۔ ۱۱۵۳۔ ۱۱۵۴۔ ۱۱۵۵۔ ۱۱۵۶۔ ۱۱۵۷۔ ۱۱۵۸۔ ۱۱۵۹۔ ۱۱۶۰۔ ۱۱۶۱۔ ۱۱۶۲۔ ۱۱۶۳۔ ۱۱۶۴۔ ۱۱۶۵۔ ۱۱۶۶۔ ۱۱۶۷۔ ۱۱۶۸۔ ۱۱۶۹۔ ۱۱۷۰۔ ۱۱۷۱۔ ۱۱۷۲۔ ۱۱۷۳۔ ۱۱۷۴۔ ۱۱۷۵۔ ۱۱۷۶۔ ۱۱۷۷۔ ۱۱۷۸۔ ۱۱۷۹۔ ۱۱۸۰۔ ۱۱۸۱۔ ۱۱۸۲۔ ۱۱۸۳۔ ۱۱۸۴۔ ۱۱۸۵۔ ۱۱۸۶۔ ۱۱۸۷۔ ۱۱۸۸۔ ۱۱۸۹۔ ۱۱۹۰۔ ۱۱۹۱۔ ۱۱۹۲۔ ۱۱۹۳۔ ۱۱۹۴۔ ۱۱۹۵۔ ۱۱۹۶۔ ۱۱۹۷۔ ۱۱۹۸۔ ۱۱۹۹۔ ۱۲۰۰۔ ۱۲۰۱۔ ۱۲۰۲۔ ۱۲۰۳۔ ۱۲۰۴۔ ۱۲۰۵۔ ۱۲۰۶۔ ۱۲۰۷۔ ۱۲۰۸۔ ۱۲۰۹۔ ۱۲۱۰۔ ۱۲۱۱۔ ۱۲۱۲۔ ۱۲۱۳۔ ۱۲۱۴۔ ۱۲۱۵۔ ۱۲۱۶۔ ۱۲۱۷۔ ۱۲۱۸۔ ۱۲۱۹۔ ۱۲۲۰۔ ۱۲۲۱۔ ۱۲۲۲۔ ۱۲۲۳۔ ۱۲۲۴۔ ۱۲۲۵۔ ۱۲۲۶۔ ۱۲۲۷۔ ۱۲۲۸۔ ۱۲۲۹۔ ۱۲۳۰۔ ۱۲۳۱۔ ۱۲۳۲۔ ۱۲۳۳۔ ۱۲۳۴۔ ۱۲۳۵۔ ۱۲۳۶۔ ۱۲۳۷۔ ۱۲۳۸۔ ۱۲۳۹۔ ۱۲۴۰۔ ۱۲۴۱۔ ۱۲۴۲۔ ۱۲۴۳۔ ۱۲۴۴۔ ۱۲۴۵۔ ۱۲۴۶۔ ۱۲۴۷۔ ۱۲۴۸۔ ۱۲۴۹۔ ۱۲۵۰۔ ۱۲۵۱۔ ۱۲۵۲۔ ۱۲۵۳۔ ۱۲۵۴۔ ۱۲۵۵۔ ۱۲۵۶۔ ۱۲۵۷۔ ۱۲۵۸۔ ۱۲۵۹۔ ۱۲۶۰۔ ۱۲۶۱۔ ۱۲۶۲۔ ۱۲۶۳۔ ۱۲۶۴۔ ۱۲۶۵۔ ۱۲۶۶۔ ۱۲۶۷۔ ۱۲۶۸۔ ۱۲۶۹۔ ۱۲۷۰۔ ۱۲۷۱۔ ۱۲۷۲۔ ۱۲۷۳۔ ۱۲۷۴۔ ۱۲۷۵۔ ۱۲۷۶۔ ۱۲۷۷۔ ۱۲۷۸۔ ۱۲۷۹۔ ۱۲۸۰۔ ۱۲۸۱۔ ۱۲۸۲۔ ۱۲۸۳۔ ۱۲۸۴۔ ۱۲۸۵۔ ۱۲۸۶۔ ۱۲۸۷۔ ۱۲۸۸۔ ۱۲۸۹۔ ۱۲۹۰۔ ۱۲۹۱۔ ۱۲۹۲۔ ۱۲۹۳۔ ۱

عظیم النظیر نشان کسوف و خسوف سائنسدانوں کی نظر میں

حجی موهن ولہ۔ صالح محمد الہ دین۔ شعبہ فلکیات عثمانیہ یونیورسٹی حیدرآباد

نوٹ: یہ تحقیقی مقالہ نیشنل سمپوزیم پنجابک منعقدہ فروری ۱۹۹۲ء بمقام حکومتی پیش کیا گیا تھا!

ترجمہ: بلال احمد شمیم قادیان

FREQUENCY OF ECLIPSES IN THE MONTH OF RAMAZAN

SALEH MOHAMMED ALLADIN AND G. MOHAN BALLABH

Centre of Advanced Study in Astronomy, Osmania Univeristy, Hyderabad-500 007

Abstract : Astronomy has its contact with various branches of science on one hand and religion on the other. The present paper has been motivated by a prophecy found in Islamic literature according to which lunar and solar eclipses on particular dates of Ramazan will serve as signs for a great Religious Reformer. It is found that in a period of about 22 years, we generally have two consecutive years in which both lunar and solar eclipses occur in the month of Ramazan over some part of the world or the other. But the occurrence of both the eclipses on the specified dates of Ramazan from a given place is quite rare.

The study of the frequency of eclipses dates back to ancient times. The ancient Babylonians noted that eclipses occur in the same sequence after a period of about 18 years; known as the Saros. The sequence of eclipses recurs after 18 years and 10 and 1/3 days or 11 and 1/3 days depending upon the number of leap years these contain. This period corresponds to nearly 243 lunations (a lunation is the interval between one new moon to the next new moon and nearly 242 draconic months (a draconic month is the time taken by the moon to go from one node to the same node again). Resonance between these two periods produces the Saros period, after which the moon and the sun return very nearly to the same relative position. It also turns out that this interval is nearly equal to 239 anomalistic months (an anomalistic month is the interval between moon's two successive crossing of the perigee).

We appreciate the statement made by Professor Das Gupta in the Inaugural Session that astronomy is a link between science and spirituality. We have been motivated to study the frequency of the eclipses in the month of Ramazan by a well known prophecy found in Islamic literature according to which lunar and solar eclipses on particular dates of Ramazan would serve as signs of a great Religious Reformer. Darqutani, an eminent authority on Hadees, i.e. Sayings of the Holy Prophet Muhammad (may peace and blessing of God be on him), who lived from 918 to 995 of the Christian Era (C.E.) had recorded that the Holy Prophet (peace and blessing of God be on him) said :

"For our Mahdi (Spiritual Reformer) there are two signs which have never appeared before since the creation of the heavens and the earth, namely, the moon will be eclipsed in the first night in Ramazan (i.e. on the first of the nights on which lunar eclipses can occur) and the sun will be eclipsed on the middle day of Ramazan (i.e. on the middle one of the days on which solar eclipse can occur); and these signs have not appeared since the creation of the heavens and the earth."

There are prophecies in other religions also that eclipses will serve as signs for a great

spiritual reformer (1).

A lunar eclipse occurs at full moon and a solar eclipse at new moon. The month of the Islamic Calendar begins with the sighting of the lunar crescent and not from the new moon as given in astronomical almanacs. Hence the dates of the Islamic Calendar may differ from place to place. If the Hijri Calendar is used, the dates on which a lunar eclipse can occur are 13, 14, and 15; and the dates on which a solar eclipse can occur are 27, 28, and 29 (2). The prophecy thus requires that the lunar eclipse should occur on the 13th Ramazan and the solar eclipse on the 28th Ramazan.

Hazrat Mirza Ghulam Ahmad, the Holy Founder of the Ahmadiyya Muslim community (peace be on him) claimed to be the Promised Divine Reformer in the year 1891 in Qadian, Punjab, on the basis of Divine revelations which he received. The prophesied eclipses in 1894 and he declared on oath that the lunar and solar eclipses were Divine Signs for him. The lunar and solar eclipses both occurred in the month of Ramazan on the specified dates at Qadian in 1894 (1411 Hijri).

It should be noted that the prophecy does not say that lunar and solar eclipses never occurred on the specified dates of Ramazan in the past, but it does clearly say that such eclipses never occurred earlier as Signs. Nevertheless it is of interest to study how rare is the occurrence of the lunar and solar eclipses on the specified dates.

We have investigated the following questions :-

- How often do lunar and solar eclipses both occur in Ramazan?
- How often do these eclipses occur on the specified dates of Ramazan at Qadian (75° 23' E, 31° 49' N)?

We have studied the eclipses of the two centuries 1800-2000. We used Prof. T.R. von Oppolzer's Canon of Eclipses (3) to obtain the lunar and solar eclipses that occurred in Ramazan. The Moon Tracker and the Sun Tracker Software of Zephyr Services (4) were used to obtain maps indicating the regions from which eclipses could be seen. The times of the new moon preceding Ramazan were

خلاصہ علم فلکیات کا تعلق ایک طرف جہاں سائنس کے مختلف شعبہ جات سے ہے

وہاں دوسری طرف مذہبی عقائد سے بھی ہے۔ اسلامی کتب میں یہ پیش گوئی درج ہے کہ ماہ رمضان کی مخصوص تاریخوں میں کسوف و خسوف کا وقوع پذیر ہونا ایک عظیم روحانی مصلح کے ظہور کے نشان کے طور پر ہوگا۔ شاہد یہ آیا ہے کہ تقریباً بائیس سال کے عرصہ کے بعد لگاتار دو سالوں میں دنیا کے کسی نہ کسی حصہ میں ماہ رمضان میں سورج اور چاند کو گرہن لگتا ہے۔ لیکن ماہ رمضان کی مقررہ تاریخوں میں سورج اور چاند دونوں کو گرہن لگنے کا واقعہ شاذ و نادر ہی ظہور میں آتا ہے۔

زمانہ قدیم سے ہی اس بات کی تحقیق جاری ہے کہ کسوف و خسوف کی تکرار کتنے عرصہ بعد ظاہر ہوتی ہے۔ اہل بابل نے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ تقریباً ۱۸ سال بعد سورج اور چاند کا گرہن دوبارہ پہلے والی ترتیب میں ظاہر ہوتا ہے۔ ایسا تقریباً ۱۸ سال پہلے ۱۰ دن بعد اور سال کیسے کی صورت میں ۱۸ سال پہلے ۱۱ دن بعد ہوتا ہے۔ یہ عرصہ ۲۳۳ قمری مہینوں کے برابر ہوتا ہے۔ سمپوزیم کی افتتاحی تقریب میں پروفیسر داس گپتا نے بہت خوب کہا ہے کہ سائنس اور مذہب کے درمیان علم فلکیات رابطہ پیدا کرتا ہے۔ رمضان کے مہینوں میں کسوف و خسوف کی تکرار کی تحقیق کرنے کی تحریک ہمیں اسلامی کتب میں موجود اس پیش گوئی سے ہوتی کہ ماہ رمضان کی مخصوص تاریخوں میں کسوف و خسوف کا ظاہر ہونا ایک عظیم روحانی مصلح الزمان کے ظہور کے نشان کے طور پر ہوگا۔ ایک معتبر محدث دارقطنی (۹۱۸-۹۵۵) سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :-

”ہمارے مہدی کے لئے دو نشان مقرر ہیں۔

اور جب سے زمین اور آسمان پیدا ہوئے ہیں یہ

نشان کسی اور مامور کے حق میں ظاہر نہیں ہوئے

ان میں سے ایک یہ ہے کہ مہدی موعود کے

زمانے میں چاند کو اس کی مقررہ راتوں میں سے

اولی رات کو گرہن لگے گا اور سورج کو (اس کے

مقرر کردہ دنوں میں سے) درمیان میں گرہن لگے

گا۔ اور یہ نشان ایسے ہیں کہ جب سے اللہ تعالیٰ

نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا کبھی کسی مامور کے

لئے ظاہر نہیں ہوئے“

دوسرے مذاہب میں بھی ایسی پیش گوئیاں موجود ہیں

جن سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ کسوف و خسوف ایک روحانی

مصلح کی سچائی کے نشان کے طور پر ظاہر ہوں گے۔ لہ

چاند گرہن چودھویں کے چاند کے دن اور سورج گرہن

چاند کی پہلی رات کو لگتا ہے۔ اسلامی قمری مہینہ ہلال

taken from the U.S. Naval Observatory Circulars (5). These were used to estimate the dates of Ramazan at eclipses at Qadian.

Our results are given in Table 1. It may be noted from the Table that in a period of about 22 years, we generally have two consecutive years in which both lunar and solar eclipses occur in the month of Ramazan over some part of the earth or the other. In the two centuries 1800-2000 C.E., both lunar and solar eclipses occurred in the month of Ramazan 17 times. Out of these, 9 times neither the lunar eclise nor the solar eclipse was visible from Qadian, 6 times the lunar eclipse was visible but the solar eclipse was not visible. Once the solar eclipse was visible but the lunar eclipse was not visible. Only in the year 1894, both the eclipses were visible from Qadian and these also occurred at Qadian on the prophesied dates.

Our study thus shows that although eclipses are phenomena that occur frequently, the occurrence of lunar and solar eclipses on the

specified dates of the Islamic Calendar at a specified place on the Earth is quite a rare event. The Holy Prophet (peace and blessings of God be on him) made such a marvelous prophecy which was exactly fulfilled in our age.

References

1. Saleh Mohammed Alladin, The Review of Religions (London) Vol. 86 No. 11, November 1989, pp. 3-24.
2. Saleh Mohammed Alladin and G. Mohan Ballabh, Mahavisva (Calcutta) Vol. 2 No. 1, 1989, pp. 8-11.
3. T. R. Von Oppolzer, Cannon of Eclipses, Dover Publications, New York, 1962.
4. The Moon Tracker and the Sun Tracker Software of Zephyr Services, 1900 Murray Ave, Dept. A, Pittsburgh, Pa 15217, U. S. A.,
5. U. S. Naval Observatory Circulars No. 112 (dated April 8, 1966) and No. 119 (dated February 23, 1968).

کے ظاہر ہونے پر شرمندہ ہوتا ہے نہ کہ اُس دن سے جو کہ فیکاتی تقویم میں بتائی گئی ہلال کے ظہور کی تاریخ ہے۔ لہذا اسلامی مہینہ کی تاریخوں میں خطہ ارض کے اعتبار سے فرق ہو سکتا ہے۔ ہجری قمری تقویم کے مطابق ۱۳-۱۴-۱۵ میں سے کسی بھی تاریخ کو چاند گرہن اور ۲۴-۲۸-۲۹ میں سے کسی بھی تاریخ کو سورج گرہن لگ سکتا ہے بلکہ پیشگوئی کے مطابق چاند گرہن رمضان کی ۱۳ تاریخ کو اور سورج گرہن ۲۸ تاریخ کو لگنا قرار پاتا ہے۔

غالب گرجا جماعت احمدیہ کے بانی حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام نے ۱۸۹۱ء میں اللہ تعالیٰ سے الہام پاک کر کے موعود ہونے کا دعویٰ فرمایا۔ ۱۸۹۴ء (۱۳۱۱ھ) میں دارقطنی کی مروی حدیث کے مطابق ماہ رمضان کی مقرر شدہ تاریخوں میں جب سورج اور چاند گرہن لگتا تو آپ نے خدا کی قسم کھا کر یہ دعویٰ کیا کہ یہ دونوں گرہن میری سچائی کے نشان کے طور پر ظاہر ہوئے ہیں۔ یہ بات قابل غور ہے کہ پیشگوئی میں یہ نہیں کہا گیا کہ ماضی میں ماہ رمضان کی مقررہ تاریخوں میں کبھی گرہن نہیں لگا بلکہ واضح طور پر یہ بیان کیا گیا ہے کہ ایسے گرہن کبھی ماضی میں اللہ کی سچائی کی تائید میں ظاہر نہیں ہوئے۔

اس سلسلہ میں ہم نے درج ذیل امور کی تحقیق کی ہے:

- (۱) - ماہ رمضان میں کسوف خسوف کتنی مرتبہ ہوا؟
- (۲) - قادیان (75° 23' E, 31° 49' N) میں ماہ رمضان میں کسوف خسوف کتنی مرتبہ ظاہر ہوا؟

ہم نے ۱۸ ویں اور ۲۰ ویں صدی کے درمیان ظاہر ہونے والے گرہنوں کا جائزہ لیا جس کا نقشہ ساتھ ہی دیا جا رہا ہے۔ ہم نے ماہ رمضان میں ظاہر ہونے والے کسوف خسوف کی تعداد معلوم کرنے کے لیے پروڈیوسر ٹی۔ آر۔ وون اپولزر کی (3) Canon of Eclipses سے استفادہ کیا۔ اور یہ دیکھنے کے لئے کہ دنیا کے کس کس حصہ میں کسوف خسوف صاف طور پر دکھائی دیے۔ ہم نے The Moon Tracker and the Sun Tracker Software of Zephyr Services (4) سے مدد لی۔ اور قادیان میں رمضان کی تاریخوں کی تعیین کے لئے U.S. Naval Observatory Circulars (5) سے استفادہ کیا۔

اس نقشہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ تقریباً ۲۲ سال کے عرصہ کے بعد دنیا کے کسی نہ کسی حصہ میں لگاتار دو سال ماہ رمضان میں سورج اور چاند گرہن لگتا ہے۔ ۱۸ ویں اور ۲۰ ویں صدی کے عرصہ میں ۱۷ بار ماہ رمضان میں یہ واقعہ پیش آیا۔ اس میں ۹ مرتبہ قادیان سے کوئی بھی گرہن دکھائی نہیں دیا۔ ۶ مرتبہ صرف چاند گرہن دکھائی دیا مگر سورج گرہن نظر نہیں آیا۔ ایک مرتبہ سورج گرہن دکھائی دیا مگر چاند گرہن نظر نہیں آیا۔ صرف ۱۸۹۴ء میں ہی سورج اور چاند گرہن دونوں قادیان سے دکھائی دیئے جو کہ پیشگوئی کے مطابق مقررہ تاریخوں میں ظاہر ہوئے۔ مشاہدہ سے یہ بات واضح طور پر عیاں ہوتی ہے کہ اگرچہ گرہن لگنا ایک عام سی بات ہے اور اکثر یہ واقعہ ہوتا رہتا ہے لیکن سورج اور چاند دونوں کو زمین کے ایک مخصوص خطہ میں اور اسلامی مہینہ کی

لے یہ ہوا لکھا گیا ہے اصل ۱۳۱۱ھ ہے۔

FREQUENCY OF ECLIPSES IN THE MONTH OF RAMAZAN

47

Table 1.

Pairs of Eclipses Occurring in the Month of Ramazan During 1800-2000 C.E.

S. No.	Eclipse Date & type	Date & time (IST) of New Moon Preceding Ramazan Month	First Ramazan at Qadian after sun set	Whether visible From Qadian	Hijri Date of Eclipse if Visible
1.	1807 Nov 15 L P Nov 29 S T	1807 Oct 31 05 : 56		No No	
2.	1808 Nov 03 L T Nov 18 S P	1808 Oct 19 22 : 11		No No	
3.	1829 Mar 20 L P Apr 24 S T	1829 Mar 05 18 : 17	Mar 06	Yes No	1244, 15 R
4.	1830 Mar 09 L T Mar 24 S P	1830 Feb 23 10 : 19	Feb 24	Yes No	1245, 14 R
5.	1851 Jul 13 L P Jul 28 S T	1851 Jun 29 11 : 54		No No	
6.	1872 Nov 15 L P Nov 30 S P	1872 Nov 01 10 : 57		No No	
7.	1873 Nov 04 L T Nov 20 S P	1873 Oct 21 16 : 25	Oct 22	Yes No	1290, 14 R
8.	1894 Mar 21 L P Apr 06 S T (A)	1894 Mar 07 19 : 47	Mar 09	Yes Yes	1311, 13 R 1311, 28 R
9.	1895 Mar 11 L T Mar 26 S P	1895 Feb 24 22 : 12		No No	
10.	1916 Jul 14 L P Jul 30 S A	1916 Jun 30 16 : 13		No No	
11.	1917 Jul 05 L T Jul 19 S P	1917 Jun 19 18 : 31	Jun 21	Yes No	1335, 14 R
12.	1937 Nov 18 L P Dec 02 S A	1937 Nov 03 09 : 45		No No	
13.	1938 Nov 07 L T Nov 22 S P	1938 Oct 23 14 : 11	Oct 24	Yes No	1357, 15 R
14.	1959 Mar 25 L P Apr 08 S	1959 Mar 09 16 : 21	Mar 10	Yes No	1378, 15 R
15.	1960 Mar 13 L T Mar 27 S P	1960 Feb 26 11 : 44		No No	
16.	1981 Jul 17 L P Jul 31 S T	1981 Jul 02 00 : 33	Jul 03	No Yes	1401, 28 R
17.	1982 Jul 06 L T Jul 20 S P	1982 Jun 21 17 : 22		No No	

Abbreviations : L : Lunar ; S : Solar ; T : Total ; P : Partial ; A : Annular ; R : Ramazan

✽ مقررہ تاریخوں میں گرہن لگنے کا واقعہ شاذ کے طور پر ہی ظہور میں آتا ہے۔ اس لحاظ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک عظیم الشان پیشگوئی ہمارے دور میں بڑی شان کے ساتھ پوری ہو گئی۔

خسوف و کسوف کے نشان کا اندازہ پہنچاؤ

تحریر: محکمہ سیکرٹریٹ، احمدیہ سوسائٹی، سکریٹری، احمدیہ جمنیہ پورہ بہار

خبر اتنے اچانک کی طرف سے نازل ہوئے
دائے مامور جو معمولی بشر نظر آتے ہیں۔ مگر
درحقیقت وہ اپنے اندر ایک امتیاز رکھتے
ہیں اور انسان کامل ہوتے ہیں۔ اور
”چونکہ انسان کا منظر اتم تمام عالم
کا ہوتا ہے اس لئے تمام عالم اُس کی
طرف وقتاً فوقتاً کھینچا جاتا ہے۔
وہ روحانی عالم کا ایک غنکبوت
ہوتا ہے اور تمام عالم اُس کی تاریں
ہوتی ہیں“

(برکات الیقین ص ۲۳ حاشیہ طبع چہارم ۱۹۴۲ء)
اس لئے ایسے نادار روزگار شخصیتوں
کے لئے فرشتہ صفت لوگ مسجدے کریں۔
اور طوفان نوح کے ذریعہ کذبین غرق کر دیئے
جائیں، ہتک کرے کا ارادہ کرنے والے
اصحاب قبیل تباہ کر دیئے جائیں تمام دشمنان
اثر ہو کر ان کی نفسوں کا انقطاع ہو جائے
تو کوئی تعجب نہیں نیز ان ہی کے لئے زمین
و آسمان کے پُرانے نظام تبدیل کر دیئے جائیں
اور ان کی جگہ نئی زمین اور نیا آسمان بنا
دیئے جائیں۔ چاند تاریک ہو جائے اور سورج
روشنی دینا چھوڑ دے تو ہرگز کوئی تعجب
نہ ہوگا۔

چنانچہ امر واقعہ یہ ہے کہ ایسی ہستی
(جس کے متعلق حدیث قدسی کے مطابق
اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اگر تجھے پیدا نہ
کرتا تو یہ زمین و آسمان بھی پیدا نہ کرتا)
نے اپنے ایک نائب کے لئے پیار سے ”ہمارا“
لفظ مترجم کے استعمال کے ساتھ فرمایا تھا
کہ اس کے لئے ایک امتیازی آسمانی نشان
ظاہر ہوگا۔ چنانچہ اس نائب (امام مہدیؑ)
نے بڑی دردمندی کے ساتھ فرمایا: (ترجمہ
از عربی عبارت)

”مردار قطنی نے امام محمد باقرؑ سے
روایت کی ہے کہ ہمارے مہدی کے
دو نشان ہیں جب سے کہ زمین و
آسمان پیدا کیے گئے کبھی ظہور میں
نہیں آئے یعنی یہ کہ قمر کی پہلی
رات تین اس کی بین راتوں میں
سے جو خسوف کے لئے مقرر ہیں
خسوف ہوگا اور سورج کے تین
دنوں میں سے جو اس کے کسوف
کے لئے مقرر ہیں بیچ کے دن میں
کسوف ہوگا۔ اور یہ بھی اسی

رمضان میں ہوگا۔ اور یہ بھی
جاننا چاہیے کہ قرآن شریف نے
کسوف و خسوف کے نشان کو قرب
قیامت کے نشانوں میں سے لکھا
ہے اور اگر تو چاہے تو اس آیت
کو پڑھ کہ **بِحَقِّ الْبُصُوفِ خُفِّفَ
الْقُدُورُ وَ جُمِعَ الشَّمْسُ وَ الْقَمَرُ**
اور یہ نہیں سمجھنا چاہیے کہ یہ
نشان قیامت کے واقعات میں سے
ہے کیونکہ میں خسوف اور کسوف کا اس
جگہ ذکر ہے وہ اس دنیوی پریشانی
پر موقوف ہے وجہ یہ کہ خسوف کسوف
اوضاعت مقررہ منظمہ سے پیدا ہوتا
ہے اور اوقات معینہ اور ایام
معلومہ میں اس کا ظہور ہوتا ہے
اور خسوف کسوف میں یہ امر ضروری
ہے کہ آفتاب اور قمر بعد اس کے
کہ اس حالت سے باہر آویں اپنی
پہلی حالت کی طرف رجوع کریں۔
مگر وہ نشان جو قیامت کے قائم
ہونے کے وقت ظہور میں آئیں گے
وہ اُس وقت ظاہر ہوں گے جب
کہ دنیا کا سلسلہ بکلی درہم برہم
ہو جائے گا کیونکہ وہ ایسی حالتیں
ہیں کہ ان کے بعد دنیا نہیں رہے گی
اور نہ اہل دنیا رہیں گے اور کسوف
و خسوف اس دنیا کے نظام سے
تعلق رکھتے ہیں اور ابتداء سے
اس میں بنائے گئے ہیں پس
ثابت ہوا کہ وہ کسوف و خسوف
جس کا ذکر قرآن شریف میں ہے
وہ قیامت کے لئے آثار مقدمہ
ہیں نہ یہ کہ قیامت کے قائم ہوجانے
کی علامتیں ہیں۔ (ترجمہ الحدیث ص ۱۱)

سچ ہے کہ
جس بات کو کہہ کر کروں گا یہ میں ضرور
ملتی نہیں وہ بات خدائی ہی تو ہے
چنانچہ ۱۸۹۵ء میں مشرقی گمرہ ارض
میں اور پھر ۱۸۹۵ء میں مغربی گمرہ ارض
میں یہ موعود آسمانی نشان اُس موعود
جدی کے لئے ظاہر ہوا جس نے کہا:
”مجھے ایسا نشان دیا گیا ہے جو آدم
سے لے کر اس وقت تک کسی کو نہیں
دیا گیا غرض میں خانہ کعبہ میں کھڑا ہوں

کر قسم کھا سکتا ہوں کہ یہ نشان
میری تصدیق کے لئے ہے“
(تقدیر کو یہ صلی علیہ وسلم)
بہر حال یہ ایک آسمانی نشان تھا ہی
اور آسمان کی طرف دیکھنے کے لئے اوپر
کی طرف آن نظر ڈالی جاتی ہے۔ چنانچہ
اہل بعثت نے نیز سعادت مندوں نے
اسے دیکھا اور امتداد فنا میں
لگا کر۔
”جس کی گردن کے پیچھے بہت بڑا
بیوڑا ہو اور اس وجہ سے وہ ہمیشہ
زمین کی طرف جھکا رہے آسمان کی
طرف نظر نہ اٹھا سکے آسمانی انوار
سے محروم“

(ضمیمہ برائین احمدیہ جلد پنجم ص ۱۱۱ طبع
۱۹۵۷ء) اور بلعم باغور کی طرح **أَخْلَدَ إِلَى
الْأَرْضِ (الاعراف ص ۲۲ آیت ۲۷)**
کی ادا ظاہر کرے تو وہ بعد کیسے خطرہ
سے بچ سکتا ہے۔ کیونکہ جو بد نصیب حقیقی
”عاقبت کے حصار“ سے گنہار کرتا ہے
اُسے لازمی طور پر دردوں کی درندگی کا
شکار بھی ہونا پڑتا ہے اور اخلاذ ارضی
الارض ہونے سے یہ ”ارض“ اُسے سکون
تو کیا دیتا ہے بلکہ دابۃ من الارض
(النمل ص ۸۳ آیت ۸۳) اُس کے لئے
آفت جان بن جائیں گے۔ اس طرح خدا
کے مامور کے لئے آسمانی اور زمینی
نشان دونوں ظاہر ہو جانے پر اسے
متاثر ہونے سے کسی کو مفر نہیں۔

آسمان میرے لئے تو نے بنایا اک گواہ
چاند اور سورج ہر لمحہ میرے لئے تارکینِ ناز
تو نے طاعون کو بھی بھیجا میری نصرت کیلئے
تا وہ پورے اہل نشان جو ہیں سچا کا ملامت
اتفاق کی بات ہے کہ خسوف و کسوف
کے اس نشان کو ظاہر ہو چکے پر اب
اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک سو سال گذر
چکے ہیں اور اس سو سال کی تاریخ کا مطالعہ
کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ خسوف و کسوف
کے نشان کے ظہور کے بعد طاعون، بھڑکنا
و اندازی نشان بڑے ہولناک طرز پر
ظاہر ہوا۔ جنہوں نے اُن لوگوں کے لئے
جنہوں نے اس آسمانی نشان سے اعراض
کیا۔ اور اعراض و انکار کی نوعیت عجوبہ
طور پر دو طرح کی تھیں (اولیٰ حضرت

امام مہدی کے دعویٰ کی صداقت کے لئے
کسوف و خسوف کے نشان کا مطالعہ کرنے
والے حیرت و استعجاب کا اظہار کرتے
ہوئے اور (دوم) دوسرے سے اس حدیث
کا اور بزرگانِ سلف کی بیعت گمراہی کے
وجود کا انکار کرتے ہوئے۔ چنانچہ اولیٰ
قسم کے منکرین میں سے ایک کا نمونہ ایک
گجراتی مولوی نے پیش کیا۔ واقعہ یوں
ہے کہ:

”میں ایک مخالف مولوی جو غالباً جرات
کا رہنے والا تھا ہمیشہ لوگوں سے
کہتا رہتا تھا کہ مرزا صاحب کے دعویٰ
سے بالکل دھوکا نہ کھانا۔ حدیثوں
میں صاف لکھا ہے کہ مہدی کی
خلافت یہ ہے کہ اُس کے زمانہ میں
سورج اور چاند کو رمضان کے مہینہ
میں گرہن لگے گا۔ جب تک یہ پیشگوئی
پوری نہ ہو اور سورج اور چاند کو
رمضان کے مہینہ میں گرہن نہ لگے۔
اُن کے دعویٰ کو ہرگز سچا نہیں سمجھا
جاسکتا۔ اتفاق کی بات ہے وہ اہل
زندہ ہی تھا کہ سورج اور چاند کے گرہن
کی پیشگوئی پوری ہو گئی اُس کے ہمسائے
میں ایک احمدی رہتا تھا اُس نے سنایا
کہ جب سورج کو گرہن لگا تو اُس نے
گھبراہٹ میں اپنے مکان کی چھت پر
چڑھ کر ٹھہنا شروع کر دیا وہ ٹھہرتا
جاتا تھا اور کہتا جاتا تھا ”میں لوگ
گمراہ ہوں گے۔“ ”میں لوگ گمراہ ہوں
گے“ یعنی اب لوگ گمراہ ہو جائیں گے
اُس نے یہ نہ سمجھا کہ جب پیشگوئی
پوری ہو گئی ہے تو لوگ حضرت مرزا
صاحب کو مان کر ہدایت پائیں گے
گمراہ نہیں ہوں گے۔“

(منقول از تفسیر کبیر جلد پنجم ص ۱۱۱)
اور (دوم) دوسرے قسم کے منکرین
کی مثال اس محمدیہ پیر میں غوث پاک
تخریب کی شکل میں سامنے آتی ہے
جس کا بیان یعنی وہ حدیث خسوف و
کسوف) اور وہ شہادتیں جہاں جہاں
تھیں انہیں یا تو نکال دیا گیا یا ایسی کتابوں
کی اشاعت روک دی گئی اور اس طرح
ان کے وجود سے ہی انکار کر دیا ان کے
نزولیت آسان ہو گیا یہ اس لئے کہ شہادے
بالنس اور نہ جیسے بالشری
خدا تعالیٰ کے مامور صرف بشیر ہی
نہیں بلکہ اس کے ساتھ نذیر (بقرہ ص ۲)
آیت غلہ) بھی ہوتے ہیں چنانچہ اس
ہو موعود آسمانی نشان کے انکار کرنے پر طاعون
کے اندازی نشان کا شکار بننا پڑا۔ اس
اندازی نشان کا کسی قدر علم تاریخ احمدیہ

اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ لاہور کا عکس

ذیل میں اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ لاہور (THE CIVIL AND MILITARY GAZETTE LAHORE) مطبوعہ مارچ ۱۸۹۴ء کے اس صفحے کا عکس شائع کیا جا رہا ہے جس میں اخبار مذکور نے سیدنا حضرت مسیح پاک علیہ السلام کے دور میں سورج چاند گرہن لگنے کی خبر شائع کی۔

The Civil & Military Gazette LAHORE
APRIL 7, 1894

THE CIVIL AND MILITARY GAZETTE

LAHORE:—APRIL 7, 1894

LORD ROSEBERY'S PROSPECTS.

Tact is no doubt a very useful gift, but it is quite possible for a statesman to have too much of it. Indeed it is probable that the possession is more pleasant to the owner than useful to his party or conducive to his continuance in power. This is the rock from which Lord Rosebery must steer, warily like to avoid shipwreck. For tact is the art of making people think that you agree with them more completely than is really the case, or that you sympathise with their claims and wishes more than it is quite discreet to say, or that you esteem and like them better than you really do. And very probably at first the man who produces these impressions does gain the good wishes and the support of many who would otherwise not have spoken for him, or voted for him. Yet the strength given to a statesman by such methods as these is for the most part only temporary. For, however much the man in power may desire to conciliate others, he must act sooner or later, and he is sure to do more or less than is expected of him. It is of the essence of tact to smooth objections without confuting opinions, or removing prejudices, and to obtain support by raising expectations that are never fulfilled. Besides a great portion of the efforts of the man of tact are devoted to making people imagine that he is personally much more inclined to agree with them, or to like them than is in fact the case. By degrees the expectations raised are disappointed, as it is impossible to conceal his true feeling, especially if that feeling is one of indifference or contempt. Thus he is gradually surrounded by a number of men who are disappointed, and a still larger and more dangerous company of those who are secretly of opinion that they have been slighted or insulted.

The really great man has little need of tact. He leads by force of character and, which is perhaps much the same thing, by strength of will, and he gathers round him a following who are attracted and subdued by that gift of personal influence which is so powerful and so difficult to define. We mean such an influence as John Henry Newman exercised at Oxford or, in a greater sphere, Mr. Gladstone exercised in politics. In the case of the late Prime Minister this force was marvellously exhibited. We have been told, and our own experience confirms the fact, that it was impossible to resist the magic of his eloquence, or the charm of his company, and that opponents often felt it difficult to retain a mental attitude of opposition and criticism while they listened to the speeches which were not so much exhibitions of oratory as revelations of a great and prevailing personal character. If those who regarded Mr. Gladstone's policy as disastrous, and his influence as injurious, felt this charm, we cannot wonder that his followers gave him a devotion which has only been paralleled by that

with which Mr. Gladstone was wont to adorn his political career. A Ministry of making things pleasant all round will not last long, unless Lord Rosebery depended on the gifts and talents of soft speech and judicious compromise, which are so useful to an arbitrator, they would scarcely be found sufficient to sustain even the most superior person in the office of Prime Minister. Events move quickly, men come and go with wonderful rapidity, and it is not impossible that a Minister, of whom all men say all kinds of good things should, fall, into an irrecoverable position of respectable mediocrity—some even now predict that Lord Rosebery is more likely to end his career as a Duke than as Premier.

BY THE WAY.

Sir Dennis Fitzpatrick will give a dinner party on Tuesday, the 10th, to meet Sir Meredith and Lady Plowden.

Sir Dennis Fitzpatrick has accepted a *honorarium* presented by His Highness the Raja of Faridkot as a thanksgiving for His Honour's lucky escape in his late tonga accident. The money has been divided between the Mayo Hospital and the Lahore Poor House.

The Maharaja of Benares will call on the Lieutenant-Governor at 4.30 P. M. on the 9th instant, and His Honour will pay a return visit at 10 A. M. on the 10th. His Highness will stop in the Kapurthala House. The visit will be public ones with the usual ceremonies.

The eclipse was perfectly observed at Lahore yesterday between 7.30 and 9.30 P. M. The moon was so much obscured as to remind one of the pleasant sunshine only of an English summer's day.

The orders of the Deputy Commissioner at Thanesar, issued at the suggestion of the Sanitary Commissioner, prohibiting all new arrivals from entering the town for the purpose of taking up their abode there, is, of course, causing some inconvenience to those who had previously arranged to put up with their friends and relations, and others who are said to have hired houses for the occasion; but obviously it is undesirable to overcrowd the city, the space in which is but limited.

It is admitted that this year's is the largest gathering that has ever taken place at the Eclipse Fair. It is curious to note the excess of women over men at the fair, quite three to one. There is the usual gathering of beggars and *fishers* of all descriptions, exhibiting the sacred cow with additional horns, legs, pieces of flesh &c. protected from various parts of the animal's body. These exhibitors seem to be doing a good business judging from the number of pice and silver pieces that are continually pouring in. The Brahmans, too, are having an excellent time of it; as the offerings made are both large and rich. Not a few of the contributors to the latter are petty Chiefs and Rajas from the Punjab, North Western Provinces, Bengal and elsewhere.

The British Viceroy's birthday is given an honour at the Chawra Masjid at noon on Monday next on the Viceroy's arrival. Major Hunter commands in the absence of the

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲	۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰	۸۱	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰	۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶	۹۷	۹۸	۹۹	۱۰۰
۱۰۱	۱۰۲	۱۰۳	۱۰۴	۱۰۵	۱۰۶	۱۰۷	۱۰۸	۱۰۹	۱۱۰	۱۱۱	۱۱۲	۱۱۳	۱۱۴	۱۱۵	۱۱۶	۱۱۷	۱۱۸	۱۱۹	۱۲۰	۱۲۱	۱۲۲	۱۲۳	۱۲۴	۱۲۵	۱۲۶	۱۲۷	۱۲۸	۱۲۹	۱۳۰	۱۳۱	۱۳۲	۱۳۳	۱۳۴	۱۳۵	۱۳۶	۱۳۷	۱۳۸	۱۳۹	۱۴۰	۱۴۱	۱۴۲	۱۴۳	۱۴۴	۱۴۵	۱۴۶	۱۴۷	۱۴۸	۱۴۹	۱۵۰	۱۵۱	۱۵۲	۱۵۳	۱۵۴	۱۵۵	۱۵۶	۱۵۷	۱۵۸	۱۵۹	۱۶۰	۱۶۱	۱۶۲	۱۶۳	۱۶۴	۱۶۵	۱۶۶	۱۶۷	۱۶۸	۱۶۹	۱۷۰	۱۷۱	۱۷۲	۱۷۳	۱۷۴	۱۷۵	۱۷۶	۱۷۷	۱۷۸	۱۷۹	۱۸۰	۱۸۱	۱۸۲	۱۸۳	۱۸۴	۱۸۵	۱۸۶	۱۸۷	۱۸۸	۱۸۹	۱۹۰	۱۹۱	۱۹۲	۱۹۳	۱۹۴	۱۹۵	۱۹۶	۱۹۷	۱۹۸	۱۹۹	۲۰۰
۲۰۱	۲۰۲	۲۰۳	۲۰۴	۲۰۵	۲۰۶	۲۰۷	۲۰۸	۲۰۹	۲۱۰	۲۱۱	۲۱۲	۲۱۳	۲۱۴	۲۱۵	۲۱۶	۲۱۷	۲۱۸	۲۱۹	۲۲۰	۲۲۱	۲۲۲	۲۲۳	۲۲۴	۲۲۵	۲۲۶	۲۲۷	۲۲۸	۲۲۹	۲۳۰	۲۳۱	۲۳۲	۲۳۳	۲۳۴	۲۳۵	۲۳۶	۲۳۷	۲۳۸	۲۳۹	۲۴۰	۲۴۱	۲۴۲	۲۴۳	۲۴۴	۲۴۵	۲۴۶	۲۴۷	۲۴۸	۲۴۹	۲۵۰	۲۵۱	۲۵۲	۲۵۳	۲۵۴	۲۵۵	۲۵۶	۲۵۷	۲۵۸	۲۵۹	۲۶۰	۲۶۱	۲۶۲	۲۶۳	۲۶۴	۲۶۵	۲۶۶	۲۶۷	۲۶۸	۲۶۹	۲۷۰	۲۷۱	۲۷۲	۲۷۳	۲۷۴	۲۷۵	۲۷۶	۲۷۷	۲۷۸	۲۷۹	۲۸۰	۲۸۱	۲۸۲	۲۸۳	۲۸۴	۲۸۵	۲۸۶	۲۸۷	۲۸۸	۲۸۹	۲۹۰	۲۹۱	۲۹۲	۲۹۳	۲۹۴	۲۹۵	۲۹۶	۲۹۷	۲۹۸	۲۹۹	۳۰۰
۳۰۱	۳۰۲	۳۰۳	۳۰۴	۳۰۵	۳۰۶	۳۰۷	۳۰۸	۳۰۹	۳۱۰	۳۱۱	۳۱۲	۳۱۳	۳۱۴	۳۱۵	۳۱۶	۳۱۷	۳۱۸	۳۱۹	۳۲۰	۳۲۱	۳۲۲	۳۲۳	۳۲۴	۳۲۵	۳۲۶	۳۲۷	۳۲۸	۳۲۹	۳۳۰	۳۳۱	۳۳۲	۳۳۳	۳۳۴	۳۳۵	۳۳۶	۳۳۷	۳۳۸	۳۳۹	۳۴۰	۳۴۱	۳۴۲	۳۴۳	۳۴۴	۳۴۵	۳۴۶	۳۴۷	۳۴۸	۳۴۹	۳۵۰	۳۵۱	۳۵۲	۳۵۳	۳۵۴	۳۵۵	۳۵۶	۳۵۷	۳۵۸	۳۵۹	۳۶۰	۳۶۱	۳۶۲	۳۶۳	۳۶۴	۳۶۵	۳۶۶	۳۶۷	۳۶۸	۳۶۹	۳۷۰	۳۷۱	۳۷۲	۳۷۳	۳۷۴	۳۷۵	۳۷۶	۳۷۷	۳۷۸	۳۷۹	۳۸۰	۳۸۱	۳۸۲	۳۸۳	۳۸۴	۳۸۵	۳۸۶	۳۸۷	۳۸۸	۳۸۹											

[illegible][illegible][illegible]

MUSLIM TELEVISION AHMADIYA

PROGRAMME TIMINGS

ASIA AND MIDDLE EAST
7.00 am to 7.00 pm [London, U.K.]

EUROPE

Monday to Thursday 1.30 pm to 4 pm
Friday to Sunday 1.00 pm to 4 pm

TELEPHONE AND FAX NUMBERS FOR INFORMATION
COMMENTS OR MESSAGE

Tel: + 44 - 81 - 870 0922 Fax: + 44 - 81 - 871 0684

LIVE TRANSMISSION FROM UNITED KINGDOM

Tilawat Manzoor Kalam Malfoozat

VARIETY OF PROGRAMMES INCLUDING

Majlis Irfan Speeches

Hazur replying to letters and messages of viewers

مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ

اوقات اور زاویے

Satellite	EUTELSAT 11 F3	STATSONAR 21	STATSONAR 4	GALAXY 2
Area	Europe, North Africa	Asian, Middle East, Eastern Europe, East Africa Regions	South America, Africa and European Regions	North America, Canada
Position	16° East	103° East	14° West	74° West
Transponder	37	7 (C-Band)	9 (C-Band)	11
Frequency	11.575 GHz	3725 MHz	3825 MHz	36 MHz
Polarity	Vertical	Right Hand circular	Right Hand circular	Horizontal
Format	625 Lines PAL Colour	625 Lines PAL Colour	625 Lines PAL Colour	NTSC
Audio Sub-Carriers				
Urdu	6.5 MHz	6.5 MHz	6.5 MHz	6.2 MHz
English	7.02 MHz	7.02 MHz	7.02 MHz	
Arabic	7.20 MHz	7.20 MHz	7.20 MHz	
French	7.92 MHz	7.92 MHz	7.92 MHz	
Timings (London Time)	13.30 - 16.00	10.00 - 16.00	13.30 - 14.30	13.30 - 14.30

Radio = Short Wave Band Radio, 25 Meter Band, Digital Frequency 11695.
Timings: 13.30 - 14.30 London Time

روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ

شرف جہولرز

اقصى روڈ - ریسول - پاکستان

PHONE: 04524 - 649.

پروپرائیٹریز:-
حفیف احمد کامران
حاجی شریف احمد

ارشاد نبوی

السلام قبل الكلام
(بات کرنے سے پہلے سلام کر لیا کرو)

:- (منجانب):-
یکے از اراکین جماعت احمدیہ بمبئی

طالبان دعا:-

آٹو ٹریڈرز

AUTO TRADERS

۱۶- مینگولین کلکتہ-۷۰۰۰۱

C.K. ALAVI

RABWAH WOOD INDUSTRIES

MAHDI NAGAR, VANIYAMBALAM - 679339.
(KERALA)

TIMBER LOGS SAWN SIZE

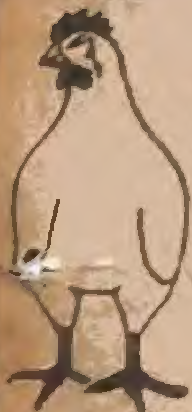
TEAK POLES & WOODEN FURNITURE.



روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ

لکھنؤ جہولرز

M/S PARVESH KUMAR S/O GIRDHARI LAL
GOLDSMITH, MAIN BAZAR, QADIAN - 143516.



Poultech Consultant & Distributors

DEALERS IN: DAY OLD BROILER CHICKS
POULTRY FEED,
MEDICINES & ALL TYPES OF
POULTRY EQUIPMENTS

Office/Residence :-

58 - ISHRAT MANZIL

Near Police Station,

Wazirganj, Lucknow - 226 018

Phone : 245880



خانص اور معیاری زیورات کا مرکز

الرحیم جہولرز

پروپرائیٹریز:-
سید شوکت علی اینڈ سنز { پتہ:- خورشید کلاتھ مارکیٹ، حیدری
نارنگھ ناظم آباد - کراچی - فون:- ۶۲۹۴۲۳

NEVER BEFORE

GUARANTEED PRODUCT

THIS COMFORT THIS DURABILITY AND SO LIGHT

SONIKY

HAWAII

A treat for your feet

NEW INDIA RUBBER WORKS (P) LTD.

34 A, DEBENDRA CHANDRA DEY ROAD, CALCUTTA-15

YUBA

QUALITY FOOT WEAR

بانی پولیمیرز

کلکتہ - ۷۰۰۰۲۶

ٹیلیفون نمبرز:-

43-4028-5137-5206